جواہرِ مجددیہ



تصنیف

حضرت فقیہ احمد حسین خان

مکتبہ صبحِ نور

جواہرِ مُجدّدیہ

تصنیف

حضرت فقیر احمد حسین خان سُنّی حنفی

ناشر

مکتبہ صُبحِ نُور

جامعہ ریاض العلوم تبلیغ الاسلام مسجد حضرا،
پیپلز کالونی۔ ڈی بلاک۔ فیصل آباد۔

ضابطہ

نام کتاب	....	جواہر مجددیہ
مصنف	....	حضرت فقیر احمد حسین خان
ناشر	....	مکتبہ صبح نور
کمپوزنگ	....	فراز کمپوزنگ سنٹر' لاہور
سرورق	....	احسان اللہ ظفر
سن اشاعت	....	1998ء
قیمت	....	

ملنے کا پتہ

مکتبہ صبح نور

جامع ریاض العلوم' تبلیغ الاسلام مسجد خضراء'

پیپلز کالونی' ڈی بلاک' فیصل آباد فون 041-730833

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
1۔	جواہر مجدیہ	1
2۔	پہلا جوہر	3
3۔	حضرت مجددؒ کے ابتدائی اور خاندانی حالات	3
4۔	آپ کا نسب	4
5۔	خاندانی حالات	5
6۔	فرخ شاہ کابلی کے حالات	6
7۔	امام رفیع الدین کے حالات	7
8۔	تعمیر قلعہ	8
9۔	آپ کے والد ماجد اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی سے بیعت	
10۔	خلافت	
11۔	جناب مجدد کی حضرت شاہ کمال کیتھلی سے خلافت	
12۔	جناب مخدوم کا بعض شوخ سے استفادہ	14
13۔	خوارق و کمالات	14
14۔	تصانیف	14
15۔	عقائد اور ان کی تعلیم	15
16۔	نظم	15
17۔	جریدبن و تلامذہ	16
18۔	نظم	16
19۔	وفات	17
20۔	اولاد	17
21۔	دوسرا جواہر	19
22۔	ولادت	19
23۔	اولیاء سابقین کی بشارتیں	21
24۔	حضرت شیخ احمد جام کا ارشاد	22
25۔	حضرت مولانا جامی کا ارشاد	23
26۔	حضرت داؤد قیصری کا ارشاد	23

27۔	حضرت جلیل اللہ بدخشی کا الہام	23
28۔	دیگر مشائخ کرام کے الہام	24
29۔	شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد	24
30۔	منجمین کی پیشین گوئی	25
31۔	ارکان سلطنت کی خوابیں	25
32۔	حضرت مخدوم کا کشف	25
33۔	اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت	
34۔	نظم	27
35۔	نظم	29
36۔	نظم	30
37۔	اثنائے اولاد کے واقعات	31
38۔	آپ کا زمانہ طفولیت	33
39۔	آپ کا علم شریعت	34
40۔	آپ کے دیگر اساتذہ	34
41۔	سند مصافحہ	35
42۔	آپ کا علم طریقت	36
43۔	آپ کے والد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا	
44۔	نظم	38
45۔	آپ کا سفر دہلی	39
46۔	طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت	40
47۔	آپ کے بعض حالات	42
48۔	تعلیم ذکر اسم ذات	43
49۔	مدہوشی و فناء	43
50۔	مقام ظلال و فناء	43
51۔	مرتبہ علمی	44
52۔	مقام حیرت	44
53۔	مقام فنا حقیقی	45
54۔	مقام حق الیقین	45
55۔	مرتبہ فرق بعد	47

56۔	نسبت مرویت	48
57۔	آپ کے متعلق حضرت خواجہ کے خیالات	49
58۔	حضرت خواجہ کے جناب میں آپ کی عقیدت	50
59۔	حضرت خواجہ کی آپ پر عنایت	51
60۔	آپ کو حضرت خواجہ سے خلافت	52
61۔	آپ کا دوسرا سفر	53
62۔	آپ کی سرہند شریف کو واپسی	56
63۔	حضرت غوث پاک کے فرقہ کی حوالگی	57
64۔	ارواح اولیاء کی آمد	59
65۔	سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم	60
66۔	سب طریقوں کی نسبت کا طریقہ	61
67۔	تعلیم نسبت قادریہ	62
68۔	آپ کا تیسرا سفر دہلی	63
69۔	آپ کے نام حضرت خواجہ کے بعض خطوط	64
70۔	اصل مکتوب	68
71۔	آپ کی سرہند شریف کو واپسی	69
72۔	حضرت خواجہ کی خبر وصال	70
73۔	غلطیوں کی توبہ	71
74۔	خاطیوں کی معافی	72
75۔	آپ کے شیوخ اور سلاسل	79
76۔	تیسرا جواہر	79
77۔	کمالات	82
78۔	آپ کی کرامتیں	93
79۔	آپ کے متفرق کمالات	101
80۔	آپ کا حلیہ شریف	102
81۔	آپ کے اخلاق عادت اور وضع	102
82۔	آپ کے عقائد	105
83۔	آپ کے شبانہ روز اعمال	
84۔	آپ کے آداب بیت الخلاء	105

85۔	آپ کے آداب وضو	106
86۔	آپ کی نماز تہجد و تراور مراقبہ	109
87۔	آپ کی نماز فجر	111
88۔	آپ کا حلقہ ذکر و توبہ	111
89۔	آپ کی نماز اشراق	112
90۔	آپ کی خلوت اور صحبت	114
91۔	آپ کی نماز چاشت	116
92۔	آپ کا طعام و قیلولہ	116
93۔	آپ کی نماز ی الزوال	118
94۔	آپ کی نماز ظہر	119
95۔	آپ کا حلقہ ذکر	120
96۔	آپ کی نماز مغرب	120
97۔	آپ کی نماز عشاء	121
98۔	آپ کے اوراد	121
99۔	عام مسائل نماز	122
100۔	آپ کی نماز جمعہ و عیدین	124
101۔	چوتھا جوہر	127
102۔	آپ کے مکتوبات شریف	128
103۔	اصل عبارت	130
104۔	مکتوبات شریف کی تردیدات	132
105۔	تردیدات کے جوابات	133
106۔	آپ کی طریق کی تعلیم	135
107۔	آپ کی فرض الموت	136
108۔	آپ کا وصال	138
109۔	آپ کا مدفن	139
110۔	آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں	140
111۔	آپ کے خلفاء	143
112۔	قصیدہ	145

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

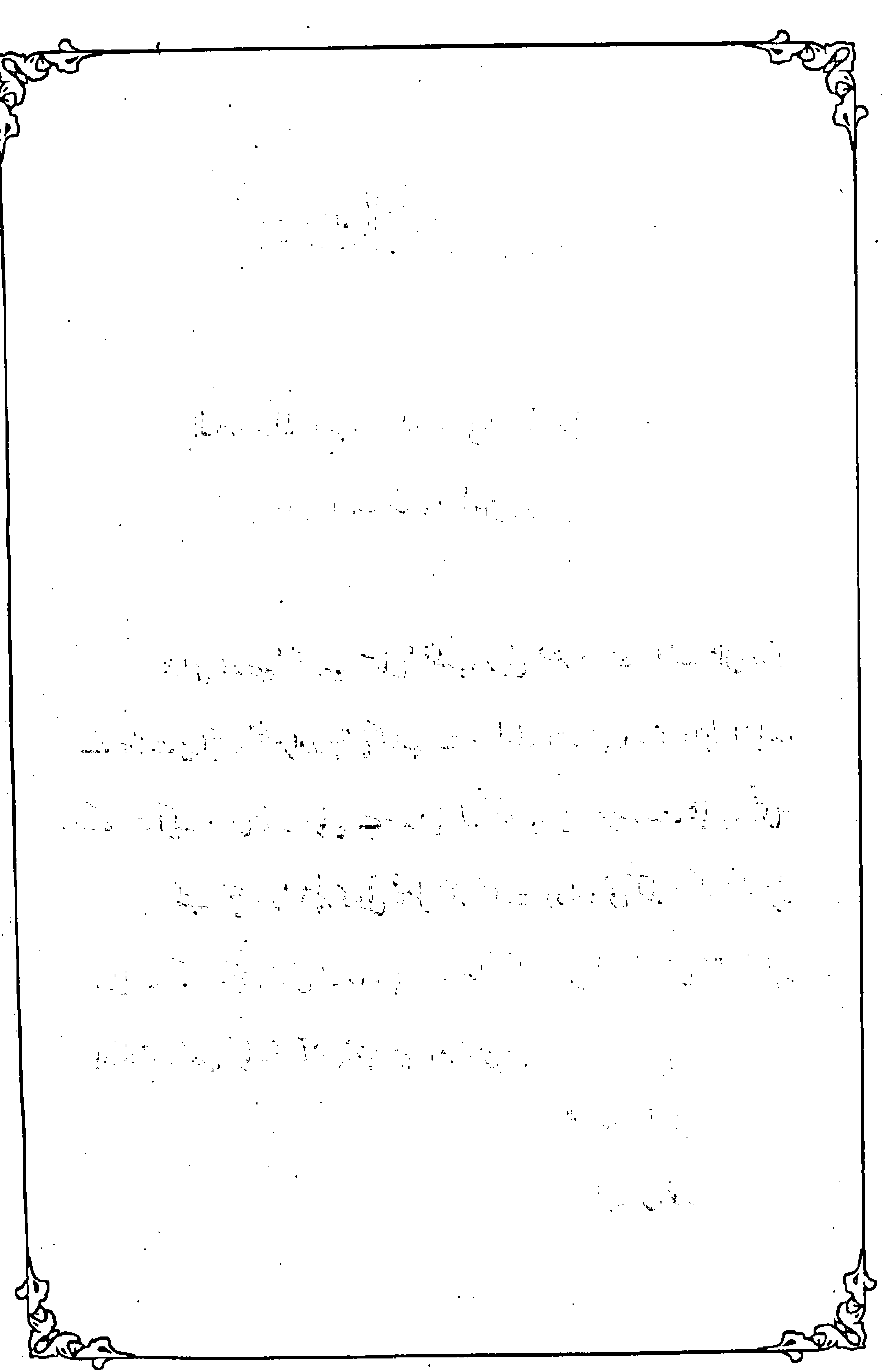
الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ السلام

علی سید المرسلین ﷺ

جواہر مجددیہ' محبوب سبحانی' قطب ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر ایک مختصر اور جامع کتاب ہے۔ سلسلہ عالیہ مجددیہ سے رابطہ احباب کے لیے ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ یہ مبارک کتاب ایک عرصہ سے نایاب تھی۔ مکتبہ صبح نور' پیپلز کالونی فیصل آباد' اسے دوبارہ نئی کتابت کروا کر اپنی روایات کے مطابق شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مکتبہ صبح نور کی اس سعی کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین' بجاہ سید المرسلین ﷺ

محمد طاہر سلطانی

مکتبہ صبح نور



جواہر مجددیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی زان البشر
بالعلوم الخاص کالدرر الغرر
فاصطفے منهم حبیبا واله
بالتحیات التی لا تحصر

بعد حمد شریف حضرت خالق الموجودات و نعت لطیف جناب سید الکائنات احقر البریات متوسل سلسلہ بہیہ طریقہ مجددیہ کمترین بندگان فقیر احمد حسین خان سنی حنفی امروہی ثم الحیدر آبادی سجادہ نشین والدی قطب زمان حضرت حافظ محمد عباس 1 علی خان قادری نقشبندی مجددی امروی قدس سرہ العزیز اولاد خاص صاحب الطریقت سید شمس الدین امیر کلال" عرض پرداز ہے کہ بفجواء عند ذکر الابرار تنزل الرحمه اور بمصداق حکایات المشائخ جند من جنود الله مقربان بارگاہ الٰہی کے حالات کا تذکرہ باعث نزول رحمت اور سبب حفظان ایمان ہے اور پیران طریقت کی یادگاری مریدان باعقیدت کے لیے روح و ریحان

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ
ھو المسک ماکررتہ یتضوع

(یعنی بار بار نعمان (امام اعظم) کا ذکر کرو۔ کہ ان کا ذکر مثل مشک کی ہے۔ جس قدر کروگے خوشبو آئے گی)

بالخصوص اشاعت تصانیف بزرگان دین کے موقع پر ضرور ہے۔ کہ ان کے حالات کی بھی صراحت کی جائے۔ کہ ناظرین باتمکین کو کماحقہ واقفیت اور معرفیت تام اور استفادۂ عام حاصل ہو۔ لہٰذا فقیر عفی عنہ نے ترجمہ مکتوبات قدسی آیات کلام معارف نظام سلطان طریقت برہان حقیقت کاشف اسرار سبع مثانی بحر مواج ہمہ دانی شمع بزم عرفانی مقتدائے ارباب معانی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الروحانی کے ساتھ آپ کے صحیح اور مختصر اردو زبان میں جمع کرکے اور نام اس کا جواہر مجددیہ رکھا کہ طالبان خدا و سالکان راہ صفا مستفید ہوں اور اس ناچیز کو دعا خیر سے یاد فرمائیں پس یہ مجموعہ منقسم ہے چار جوہروں پر۔

پہلا جوہر آپ کے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں دوسرا جوہر آپ کی ولادت آپ کے علم شریعت اور علم طریقت کے بیان میں تیسرا جوہر آپ کے مخصوص کمالات اخلاق اور اعمال کے بیان میں چوتھا جوہر آپ کی تصانیف تعلیم۔ وصال صاجزادگان اور خلفاء کے بیان میں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کے ابتدائی اور خاندانی حالات کے بیان میں۔

آپ کا نام' لقب' مذہب اور طریقہ

کسے قدرت جو لکھے نام نامی شاہ والا کا
قلم بال ہما کا ہو کہ شاخ پاک طوبیٰ کا
وہ نور حق نما احمد ۔ احد سے ہے ظہور اس کا
محیط بحر عرفاں ہے رنگین ہے عرش اعلیٰ کا

آپ کا نام نامی احمد لقب بدر الدین کنیت ابوالبرکات منصب خزینتہ الرحمتہ قیوم زمان مجدد الف ثانی اور عرف امام ربانی محبوب صمدانی' مذہب آپ کا حنفی ہے طریقہ آپ کا مجددیہ۔ جامع کمالات جمیع طرق قادریہ۔ سہروردیہ ۔ کبرویہ ۔ قلندریہ ۔ مداریہ ۔ نقشبندیہ ۔ چشتیہ ۔ نظامیہ وصابریہ ہے۔

آپ کا نسب

نسب تحریر کیا ہو اس شہ گردوں مقامی کا
شرف خورشید پاسکتا نہیں جس کی غلامی کا
شہنشاہوں کے دل ہیبت سے جس کے ہوگئے پانی
وہی فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نام ہے جد گرامی کا

آپ کا نسب عالی 27 واسطوں سے امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے اس طرح متصل ہے:

1۔ حضرت شیخ احمد بن مخدوم 2۔ عبدالاحد بن شیخ 3۔ زین العابدین بن شیخ 4۔ عبدالحیٔ بن شیخ 5۔ حبیب اللہ بن امام 6۔ رفیع الدین بانی قلعہ سرہند شریف بن شیخ 7۔ نصیرالدین بن شیخ 8۔ سلیمان بن شیخ 9۔ یوسف بن شیخ 10۔ اسحاق بن شیخ 11۔ عبداللہ بن شیخ 12۔ شعیب بن شیخ 13۔ احمد بن شیخ 14۔ یوسف بن شیخ 15۔ شہاب الدین معروف بہ فرخ شاہ کابلی بن شیخ 16۔ نصیرالدین بن شیخ 17۔ محمود بن شیخ 18۔ سلیمان بن شیخ 19۔ مسعود بن شیخ 20۔ عبداللہ واعظ اصغر بن شیخ 21۔ عبداللہ واعظ اکبر بن شیخ 22۔ ابوالفتح بن شیخ 23۔ اسحاق بن شیخ 24۔ ابراہیم شیخ 25۔ ناصر بن شیخ 26۔ عبداللہ بن سیدنا 27۔ عمر بن 28۔ الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن 29۔ نفیل بن 30۔ عبدالعزیٰ بن 31۔ رباح بن 32۔ عبداللہ بن قرط 33۔ بن زراح 34۔ بن عدی 35۔

بن کعب بن لوی۔

کعب کا نسب حضرت ابونا آدم تک بتوسط 40 واسطوں کے منتہی ہوتا ہے اور آنحضرتؐ کا نسب مبارک 7 واسطوں سے کعب تک اس طرح منتہی ہوتا ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدمناف بن قصی بن کلاب بن مرۃ بن کعب۔

کعب کا زمانہ ظہور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے 560 سال پہلے اور رفع حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے 75 سال بعد تھا کعب کی یہ عادت تھی کہ ہمیشہ قریش کو جمع کر کے وعظ اور پند کیا کرتے اور اپنے فصیح و بلیغ نظموں سے ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا مشتاق بناتے تھے منجملہ اس کے ایک شعر یہ بھی ہے

علی غفلہ یاتی النبی محمد

فیخبر اخبارا صدوقا خبیر ھا

ترجمہ: تم غفلت ہی میں رہ جاؤ گے اور نبی محمدؐ آجائیں گے اور ایسی سچی خبر سنائیں گے جن سے ان کی سچائی کی تصدیق ہوگی۔

آپ کے خاندانی حالات

آپ کے جملہ بزرگ چرخ ولایت و عرفان کے آفتاب برج ہدایت ایمان کے ماہتاب تھے۔ چنانچہ امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم خلیفہ رسول اللہ ہیں اور عبداللہ جلیل القدر صحابی ہیں جن کی شادی

حضرت فاطمہ بنت امام حسن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔

بقول ابو جعفر محدث آپ کی اولاد داخل سادات ہے۔ شیخ ناصر اور ابراہیم تابعین اسحق اور ابراہیم تبع تابعین سے ہیں۔

واعظ اصغر تک یہ خاندان ملک حجاز میں ہی رہا۔ شیخ مسعود خلفائے عباسیہ کے اصرار سے دارالخلافہ بغداد شریف میں آکر مقیم ہوئے۔ شیخ سلیمان نے اپنے خاندانی علوم تحصیل کر کے حضرت سری سقطی سے بھی بغداد کہنہ میں خلافت پائی۔ اس سلسلہ کا نام سری سقطیہ ہے۔

فرخ شاہ کابلی کے حالات

آپ حضرت فرید الدین مسعود گنج شکر کے بھی جد اعلیٰ ہیں۔ یعنی فرید الدین بن شیخ جمال الدین سلیمان بن قاضی شعیب بن محمد احمد بن محمد یوسف بن شیخ محمد بن فرخ شاہ آپ اعاظم وزرائے سلاطین کابل سے تھے۔ مسلمان حکمرانوں میں آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوستان پر حملہ کیا ہے بت خانے منہدم کئے۔ مسجدیں تعمیر کرائیں۔ بت پرستوں کو ذلیل اور کفار و مشرکین کو تہ و تیغ کیا سرکش جوگیوں رکھیوں کو قتل کیا۔ اس کے بعد آپ نے ممالک ایران ۔ توران ۔ بدخشان اور خراسان کو مسخر کیا۔ تخت گاہ کابل میں افغانوں اور مغلوں میں زمینداری تقسیم کی اور مستحکم حدود قائم کئے جو اب 1331ھ تک

حسب حال برقرار ہیں۔ آخر العمر آپ نے امارت ترک فرما کے ایک درہ میں جو شہر کابل سے تھوڑے فاصلہ پر تھا۔ عزلت اختیار فرمائی۔ اب وہ درہ فرخ شاہ کے نام سے مشہور ہے۔

شیخ یوسف اپنے والد بزرگوار حضرت فرخ شاہ کابلی کے بعد جانشین ہوئے اور آخر عمر میں انہوں نے بھی سب جاہ و جلال دنیاوی ترک کر دیا اور گوشہ نشین ہو گئے تھے۔

احمد بن یوسف بن فرخ شاہ نے علاوہ تعلیم خاندانی حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے بھی خلافت پائی ان کے بعد ان کے فرزند شیخ شعیب خلیفہ و جانشین ہوئے ان کے بعد ان کے فرزند شیخ عبداللہ جانشین ہوئے اور انہوں نے حضرت بہاؤ الدین زکریا سے بھی خلافت پائی بعد' خلافت خاندانی تلاش سہروردیہ یکے بعد دیگرے خاندان ہی میں منتقل ہوتی رہی۔ حتی کہ حضرت امام رفیع الدینؒ خلیفہ ہوئے۔

امام رفیع الدینؒ کے حالات

آپ جامع علوم ظاہر و باطن تھے اپنے والد ماجد کے خلیفہ اتم ہوئے بعدہ بہت سے مشائخ کبار سے استفادہ کیا جن کی تعداد قریب (400) کے کتب تواریخ میں درج ہے بالاخر آپ بمقام اوچ علاقہ ملتان میں سید جلال الدین بخاری مخدوم جہانیاں کے خلیفہ اکمل ہوئے اور بلحاظ تقدس مخدوم صاحب نے آپ ہی کو اپنا امام نماز مقرر فرمایا۔

قلعہ کی بنیاد رکھ دی جو چند مدت میں تیار ہو گیا شہر آباد اور پر رونق ہوا

سرہند مگو کہ رشک چین است
خلدیست بریں کہ بر زمین ست

سرہند شریف میں شاہجہان بادشاہ نے جو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اور آپ کی اولاد کا مرید اور نہایت معتقد تھا۔ 1044ھ میں ایک عالی شان محل اور باغ تعمیر کرایا۔ 1077ھ تک شہر کی آبادی اور ترقی رہی۔ بعدہ' جب سلطان اورنگ زیب تسخیر ممالک دکن میں مصروف ہو گیا یہاں سکھوں نے موقع پا کر شہر کو لوٹ مار کر کے اجاڑ دیا۔ شہر سرہند کلیہ خراب۔ تاریخ ویرانی ہے اب کچھ کچھ آبادی باقی ہے۔ ہر سال 26 صفر سے 28 صفر تک حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز کا عرس ہوتا ہے۔ ہزار ہا برگزیدہ بزرگ جمع ہو کر فیض حاصل کرتے ہیں اس عرس میں شرع شریف کی پابندی ملحوظ رکھی جاتی ہے صبح شام صرف کلام اللہ شریف کا ختم ہوتا ہے بعض صاحب نعتیہ عمدہ عمدہ قصیدے بھی پڑھتے ہیں۔ یہ شہر دہلی کے شمال و مغرب میں 37 فرسنگ اور لاہور سے بجانب مشرق 33 فرسنگ اور کابل سے 125 فرسنگ واقع ہے۔

آپ کے والد ماجد اور حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہیؒ سے بیعت

قدوۃ العارفین مخدوم عبدالاحد قدس سرہ آپ کے والد ماجد

اور پیر طریقت ہیں عین عالم شباب میں آپ کو جاذبہ الٰہی و عشق خداوندی نے حضرت قطب العالم شیخ عبدالقدوس گنگوہی چشتی کی خدمت میں پہنچایا ان سے بیعت کی تلقین اذکار اور اوراد ضروری پائے آپ کے آستانہ عالیہ پر قیام کر کے کسب سلوک کی درخواست کی۔ شیخ نے یہ ارشاد فرمایا کہ پہلے آپ علوم دینیہ حاصل کریں بعدہ' اس علم کے حاصل کرنے کے لیے کمر ہمت باندھیں تو مناسب ہے کہ درویش بے علم مثل طعام بے نمک کے ہے۔ تب آپ نے عرض کیا مجھے اپنی زیست کا اعتبار نہیں ہے۔ انہوں نے فرمایا اس کا وقت ابھی بہت دور ہے۔ اللہ پاک کو آپ سے ایک خاص کام لینا ہے۔ آپ کی پیشانی مین ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے۔ اس کا ظہور ہونا ضروری ہے اگر میں زندہ رہا تو اس کو وسیلہ قرب الٰہی گردانوں گا اس کے بعد آپ نے شیخ کی کبر سنی کی طرف خیال کیا۔ فوراً ہی شیخ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اگر میں خود تمہارے علوم دینیہ کی تکمیل کرنے کے وقت تک بقید حیات نہ رہا تو ہمارا صاجزادہ موجود ہے۔ آپ یہ مصرعہ پڑھتے ہوئے وہاں سے رخصت ہوئے

صبر ے کنیم تا کرم اوچہا کند

آپ تحصیل علوم دینیہ سے فارغ ہونے نہ پائے تھے کہ شیخ کے وصال کی خبر ملی۔ بہت کچھ حسرت و افسوس کیا۔ پھر بعد تکمیل تحصیل آپ مختلف شہروں کی سیاحت کرتے ہوئے کئی سال کے بعد شیخ

قدس سرہ العزیز کے آستانہ پر حاضر ہوئے۔

جناب مخدوم کی حضرت صاحبزادہ شیخ رکن الدین سے خلافت

صاحبزادہ شیخ رکن الدین قدس سرہ العزیز سجادہ نشین کو حضرت شیخ قدس سرہ جناب مخدوم کی تعلیم کے متعلق ہدایت فرما گئے تھے انہوں نے اس کے بموجب آپ کا کمال اعزاز کیا۔ بہت جلد فوائد اور برکات سے بہرہ یاب کر کے 979ھ میں آپ کو طریقہ قادریہ اور چشتیہ صابریہ کا خرقہ خلافت عنایت فرمایا۔ فصیح و بلیغ عربی عبارات میں خلافت نامہ عطا کیا اس موقع پر تمینا اس کے شروع کا ایک شعر نقل کیا جاتا ہے

بشری لقد انجز الا قبال ماوعدا
وکوکب المجد بالا فق العلی صعدا

ترجمہ منظوم

بشری ترا کہ دولت و اقبال رو نمود
انجاز وعدہ کرد و نقاب زرخ کشود
در آسمان رفعتے شمسے برآمدہ
نور ے ازاں بتافتہ اندر جہاں نمود

جناب مخدوم کی حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری سے خلافت

شاہ صاحب اکثر قصبہ پائل میں سرہند شریف سے جو چار فرسنگ پر ہے مقیم رہتے تھے حضرت مخدوم نے وہیں ان کی خدمت میں حاضر رہ کر سلوک طریقہ قادریہ طے کیا اور فوائد و برکات بالخصوص نسبت فردیت حاصل کی۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ' العزیز نے شاہ صاحب کی نسبت اپنی کتاب مبدء و معاد میں الفاظ صاحب جذبات قویہ و خوارق عظیمہ تحریر فرمائے ہیں آپ بحالت جذبہ رات دن جنگل و بیابانوں میں پھرا کرتے تھے جب رات ہو جاتی تھی۔ اکثر صحرالق و دق میں شہر ظاہر ہو جاتا۔ آپ وہاں چلے جاتے اس شہر کے باشندے آپ کی خدمت کرتے کھلاتے پلاتے آرام سے رکھتے جب صبح ہوتی وہ شہر نظروں سے غائب اور باشندے نادارد ہو جاتے۔

حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز یہ بھی فرماتے ہیں کہ ہم کو جب خاندان قادریہ کے مشائخ کا کشف ہوتا ہے تو بعد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے شاہ صاحب جیسا کوئی بزرگ نظر نہیں آتا بتاریخ 19 جمادی الثانی 921ھ بعمر 80 سال شاہ صاحب نے وصال فرمایا قصبہ کیتھل مضافات سرہند شریف میں دفن ہوئے۔

جناب مخدوم کا بعض شیوخ سے استفادہ

آپ نے کابل سے بنگالہ تک سیاحت فرمائی شہر رہتاس میں حضرت شیخ الہ داد سے اور جونپور میں حضرت سید علی قوام نظامی اور دیگر مشائخ کرام سے استفادہ فرمایا۔

جناب مخدوم کی خوارق و کمالات

اکثر آدمی آپ سے فرماتے تھے کہ ہم نے آپ سے مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ یا بغداد شریف میں ملاقات کی تھی آپ انکسار کر کے فرماتے بھائی میں تو وہاں کبھی نہیں گیا ایک مرتبہ کا واقع ہے کہ رات کو کوئی شخص اتفاقاً آپ کے حجرہ میں چلا گیا اور آپ کے ہر عضو کو علیحدہ علیحدہ پڑا ہوا پایا۔ باہر نکلا اوروں سے بیان کیا لوگ اندر گئے دیکھا تو آپ کو ذکر و شغل میں مصروف زیب مسند پایا آپ سے واقعہ عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا ذکر کسی سے نہ آنے پائے۔

جناب مخدوم صاحب کی تصانیف

علم شریعت و طریقت میں کئی رسالے آپ کے تصنیف ہیں۔ ان میں سے اسرار شہد اور کنوز الحقائق مشہور ہیں' ان کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو کچھ اسرار و حقائق آپ نے ان میں لکھے ہیں۔ سب الہامی ہیں۔

جناب مخدوم کے عقائد اور ان کی تعلیم

آپ اصولاً و فروعاً حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے متبع اور انہیں کے عقائد کے مقلد تھے اور ان کے کلام کے دقائق اور اسرار کے بیان میں آپ ید طولیٰ رکھتے تھے۔ کتاب تصوف میں سے عوارف المعارف و فصوص الحکم اور مواقع النجوم و دیگر تصانیف شیخ نہایت ہی عمدگی سے پڑھاتے تھے مسئلہ وحدت الوجود کی تفہیم وجودی طریقہ سے کرتے اور فرماتے تھے کہ ہمارا حال و مشرب یہ ہے کہ جو کچھ نظر آرہا ہے واحد حقیقی ہے کہ بعنوان کثرت نمودار ہوا ہے اور اپنے شیخ گنگوہی علیہ الرحمتہ کا واقعہ بیان فرماتے تھے کہ آپ نے ایک روز ارشاد فرمایا کہ اس عالم میں رویت و مشاہدہ حق سبحانہ و تعالیٰ سے خواہ وہ بچشم تر ہو یا بچشم سر بلا ایقان فائدہ نہیں آپ سے حضرت امام ربانی قدس سرہ نے ایقان کے معنی دریافت کئے تو فرمایا کہ "اتحاد" یعنی شاہد و مشہود میں اعتباری اثنینیت بھی باقی نہ رہے۔ قال شیخ عبداللہ بلیانی سہروردی المتوفے 687ھ

نظم

حقیقت جز خدا دیدن روانیست
کہ بیشک در دو عالم جز خدا نیست
نمے گویم کہ عالم ادشدہ نہ

کہ این نسبت باد کر دن روانیست
نہ او عالم شد و نے عالم اوشد
ہمہ راہ ایں چنیں دیدن خطا نیست

آپ ارشاد فرماتے تھے کہ امور خلاف شرع اور بدعات سے مجھ کو دلی نفرت ہے کسی درویش کو جب خلاف شرع پاتا ہوں اس کی صحبت ترک کردیتا ہوں۔ جب مجھ پر کسی امر کا انکشاف ہوتا ہے تو قرآن و حدیث دو شاہد عدل کے روبرو اس کو پیش کرتا ہوں۔ اگر ان سے مطابقت ہو جاتی ہے۔ تو قبول کرلیتا ہوں۔ ورنہ رد کردیتا ہوں۔

جناب مخدوم کے مریدین و تلامذہ

آپ کے ہزاروں مرید اور صدہا شاگرد تھے۔ علم شریعت اور طریقت کی تعلیم جاری تھی۔ قدوۃ المشائخ شیخ میرک لاہوری مصنف شطحیات و سفینتہ الاولیاء وغیرہ استاد ظاہر و باطن شاہزادہ داراشکوہ آپ کے مرید اور تلمیذ تھے بعض اوقات آپ لوگوں سے ایسے ایسے اسرار و معارف عالیہ بیان فرماتے تھے کہ بڑے بڑے علماء فحول اس کے سمجھنے میں حیران و ششدر رہ جاتے اور بہت ہی خوض و غور کے بعد سمجھتے تھے۔

نظم

ارباب بقا زندہ بجان د گراند

بیروں زود کون دور جہانے د گراند
کس پے بزبان حال ایشاں بزد
ابن طائفہ گویا بزبان د گراند

جناب مخدوم کی وفات

جب آپ کا اخیر وقت ہوا۔ آپ نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا۔ "بات وہی ہے جو شیخ بزرگوار (شیخ عبدالقدوس) نے فرمائی تھی۔ آپ کے صاحبزادہ حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز حاضر تھے۔ انہوں نے آپ سے دریافت فرمایا کہ حضور وہ کیا بات ہے۔ فرمایا درحقیقت حق سبحانہ تعالیٰ ہستی مطلق ہے۔ لیکن لباس کونیہ محجوبوں کی آنکھ پر ڈال کر انہیں دور و مہجور رکھتا ہے۔" آپ نے عرض کیا کہ مجھ کو کچھ وصیت فرمایئے۔ فرمایا بس تمہیں یہی وصیت کرتا ہوں اور میں محبت اہل بیت میں سرشار ہوں۔ اور نعمت کے دریا میں مستغرق ہوں

الٰہی بحق بنی فاطمہؓ
کہ برقول ایماں کنی خاتمہ

تاریخ 17۔ رجب 1007ھ بعمر 80 سال وصال فرمایا۔ مزار شریف سرہند میں بجانب شمال ایک میل پر واقع ہے۔

جناب مخدوم کی اولاد

آپ کی شادی ایک بزرگ زادی سے بمقام سکندن جو اب

ضلع بلند شہر میں ایک قصبہ ہے ہوئی تھی۔ ان کے بطن سے سات صاجزادے تولد ہوئے۔

1۔ شیخ شاہ محمد۔ انہوں نے حضرت مخدوم سے ظاہری و باطنی تعلیم و خلافت پائی۔

2۔ شیخ مسعود۔ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے مرید ہوئے۔

3۔ آپ کا نام اور کوئی کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

4۔ شیخ احمد (امام ربانی) آپ کے حالات جوہر دوم میں مفصل مندرج ہیں۔

5۔ شیخ غلام محمد اور

6۔ شیخ فواد :۔ دونوں صاجبوں کے حالات مکتوبات شریف جلد اول میں درج ہیں)۔

7۔ آپ کا نام و کیفیت معلوم نہ ہو سکی۔

....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا جوہر

حضرت مجددؒ کی ولادت اور آپ کے علم شریعت اور طریقت کے بیان میں

آپ کے ظہور کے متعلق آیات واحادیث سے اشارہ

کوئی نص صریح تو ہماری نظر سے آپ کے ظہور کی نسبت نہیں گذری لیکن بفحوائے آیہ شریفہ **ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین** غور کرنے سے آپ کے وجود باوجود کی طرف اشارت ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ آیت شریف **ثلة من الاولین و قلیل من الاخرین** پتہ دے رہی ہے کہ آخر زمان میں بھی تھوڑے بزرگ مقربین بارگاہ الٰہی مثل اولین کے ہوں گے اور آپ اور آپ کے خلفاء متاخرین اولیاء سے ہیں اور بسبب اتباع سنتِ سنیہ آپ کا طریق مماثل

طریقہ اولین یعنی اصحاب کبار رضی اللہ عنہ کے ہے چنانچہ حضرت شاہ عبدالقادر اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی وغیرہ مفسرین نے لفظ آخرین سے آپ کی ذات اور آپ کے خلفاء مراد لیے ہیں اور بعض احادیث بھی اس تفسیر کی موید موجود ہیں جیسا کہ سنن ترمذی میں مروی ہے کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **مثل امتی کمثل المطر لا یدری اولھا خیرام اخرھا** (ترجمہ) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت مثل بارش کی ہے نہیں معلوم کہ اس کا پہلا حصہ بہتر ہے یا آخر کا۔

جامع الدر میں ہے **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعث فی ھذہ الامت علی راس کل مائہ سنہ من یجد دلھا امر دینھا** (ترجمہ) ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صدی کے شروع میں اس امت سے اللہ تعالیٰ ایک مجدد کو بھیجتا رہے گا جو دین کو نئے سرے سے درست کرتا رہے گا۔

جمع الجوامع میں امام سیوطی نے نقل کیا ہے کہ **قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکون رجل فی امتی یقال لہ صلہ یدخل الجنہ بشفاعتہ کذا وکذا** (ترجمہ) ارشاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت میں ایک شخص صلہ ہو گا۔ (یعنی مخلوق کو خالق سے ملانے والا یا شریعت کو طریقت کے ساتھ جمع کرنے والا) جس کی شفاعت سے اتنے اتنے یعنی بے شمار آدمی جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ

تو معنی کے لحاظ سے آپ کی ذات بابرکات صلہ اور مصداق حدیث ہے۔

دوسری حدیث روضہ قیومیہ میں وارد ہے کہ یبعث رجل علے احد عشر مائہ سنہ ھو نور عظیم اسمہ اسمی بین السلطانین الجابرین و یدخل الجنہ الونا (ترجمہ) گیارہویں صدی کے شروع میں دو جابر بادشاہوں کے درمیان ایک شخص بھیجا جائے گا وہ میرا ہم نام اور نور عظیم الشان ہوگا اور ہزاروں آدمیوں کو اپنے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔

آپ کی نسبت اولیاء سابقین کی بشارتیں

حضرت غوث پاک کا ارشاد

جناب غوث اعظم نے خبر دی ان کی آمد کی
ظہور ہو جائے گا اک دن مجدد الف ثانی کا

چنانچہ روضہ قیومیہ میں دیگر کتب معتبرہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کسی جنگل میں مراقبہ فرما رہے تھے یکایک ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا اس سے تمام عالم منور ہوگیا اور القاء ہوا کہ آپ سے پانچ سو سال کے بعد جبکہ عالم میں شرک و بدعت پھیل جائے گی ایک بزرگ وحید امت پیدا ہوگا وہ دنیا سے شرکت و الحاد کے نام کو نابود کردے گا۔ دین محمدی کو نئے سرے سے تازگی بخشے گا اس کی صحبت کیمیائے سعادت ہوگی اس کے صاحبزادہ اور خلفاء بارگاہ احدیت

کے صدر نشین ہوں گے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے خرقہ خاص کو اپنے کمالات سے مملو کر کے اپنے صاجزادہ سید تاج الدین عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کے تفویض کیا اور ارشاد فرمایا کہ جب ان بزرگ کا ظہور ہو یہ ان کے حوالہ کرنا اس وقت سے صاجزادہ صاحب کی اولاد میں وہ خرقہ یکے بعد دیگرے اسی طرح سپرد ہوتا رہا۔ حتی کہ 1013ھ میں حضرت پیران پیر آپ کے پوتے سید شاہ سکندر قادری نے آپ کے حوالہ کیا جس کا مفصل بیان انشاء اللہ آگے آئے گا۔

حضرت شیخ احمد جام کا ارشاد

مقامات شیخ السلام احمد جام قدس سرہ العزیز میں مذکور ہے کہ شیخ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا "میرے بعد سترہ آدمی میرے ہم نام پیدا ہوں گے ان سب سے آخر کے صاحب جو مجھ سے 400 سو سال بعد پیدا ہوں گے سب سے افضل ہوں گے۔

شیخ کے فرزند شیخ ظہور الدین قدس سرہ العزیز نے اپنی کتاب رموز العاشقین میں لکھا ہے کہ اخیر عمر تک میرے باپ کے ہاتھ پر چھ لاکھ آدمیوں نے بیعت کی تھی میں نے ان سے عرض کیا کہ اکثر مشائخ کبار کے حالات کتابوں میں مرقوم ہیں مگر آپ کے حالات سب سے ممتاز ہیں آپ نے فرمایا اب سے چار سو سال بعد ایک بزرگ میرا ہمنام پیدا ہوگا اس کے حالات مجھ سے کہیں افضل اور مثل اصحاب کبار ہوں گے۔

حضرت مولانا جامیؒ کا ارشاد

نفحات الانس میں مولانا جامیؒ نے بھی شیخ احمد جامؒ کا مقولہ مذکورہ بالا نقل کیا ہے اور شیخ کی سنہ وفات 600ھ تحریر کی ہے چونکہ حضرت امام ربانی کا ظہور 1000ھ میں ہوا جو زمانہ شیخ سے پورے چار سو سال بعد ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ وہ بزرگ آپ ہی ہیں۔

حضرت داؤد قیصری کا ارشاد

حضرت داؤد قیصریؒ شارح فصوص الحکم مقدمہ قیصری کی دوسری فصل میں لکھتے ہیں کہ ہر ایک اسم اور کوکب کا دورہ ہزار سال کا ہوتا ہے چنانچہ الوالعزم نبیوں کی شریعت کا زمانہ بھی ہزار سال کا ہے اس امت میں بھی ہزار سال بعد ایک نائب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوگا وہ دین کی اصلاح اور درستی کرے گا۔

حضرت خلیل اللہ بدخشی کا الہام

مقامات شیخ خلیل اللہ بدخشی میں مذکور ہے کہ شیخ نے ایک روز فرمایا۔ سبحان اللہ سلسلہ خواجگان نقشبند میں ایک عزیز افضل ترین اولیاء امت ملک ہند میں پیدا ہونے والے ہیں ان سے شرف ملاقات نہ ہو سکنے کا مجھ کو افسوس ہوگا۔ انہوں نے ایک خط بطور عرض داشت آپ کے نام تحریر کیا اور اپنے خلیفہ خواجہ عبدالرحمٰن بدخشی کو دیا جو

1022ہجری المقدس میں آپ کے حضور میں پیش کیا گیا اس میں آپ سے دعا کے لیے استدعا کی گئی تھی۔ آپ نے ملاحظہ فرما کر ان کے لیے دعا فرمائی اور کہا کہ شیخ خلیل اللہ کا مقام کبار اولیاء امت میں نظر آتا ہے۔

دیگر مشائخ کرام کے الہام

حضرت شیخ سلیم چشتی اور شیخ نظام نارنولی اور شیخ عبداللہ سہروردی اکابر اولیاء ہندوستان کی خدمات میں لوگ آ آ کر اکبر بادشاہ کی بددینی اور گمراہی کی شکایت کر کے ترقی اسلام کی دعا کے لیے خواستگار ہوا کرتے تھے یہ اولیاء وقت جب توجہ باطنی فرماتے تو الہام ہوتا کہ عنقریب ایک امام وقت مجدد اسلام کا ظہور ہوگا وہ سب بددینی اور ضلالت کو دفع فرمائے گا۔ اور قیامت تک اس کا نور باقی رہے گا۔

شیخ عبدالقدوس گنگوہی کا ارشاد

جناب مخدوم کے بیعت کے وقت شیخ نے ارشاد فرمایا تھا کہ آپ کی پیشانی میں ایک ولی برحق کا نور جلوہ گر ہے اس سے مشرق و مغرب روشن ہوں گے۔ بدعت و ضلالت دور ہوگی میں اگر اس وقت تک زندہ رہا تو اس کو وسیلہ قرب الٰہی گردانوں گا۔

منجمین کی پیشنگوئی

روضیہ قیومیہ میں مفصل مندرج ہے کہ محرم 971ھ میں نواب خان اعظم رکن سلطنت کے دربار میں نجومی جمع ہوئے اور بالا اتفاق سب نے یہ کہا کہ تین دن سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے اس وقت تک کبھی اور نہ نکلا تھا اس کے بعد نتائج ظاہر ہوں گے کہ کوئی مرد خدا اسلام کو دوبارہ تازگی بخشے گا۔

ارکان سلطنت کی خوابیں

ارکان سلطنت اکبری شیخ سلطان اور خان اعظم اور مدار المہام سید صدر جہان نے چند خوابیں اس بارہ میں دیکھیں ان کی تعبیر کے لیے حضرت شیخ جلال کبیر الاولیاء کی خدمت میں عرض کرایا تو انہوں نے ارشاد فرمایا سرہند سے جو نور کا ظہور دیکھا ہے وہ کسی ولی برحق کی ولادت ہے اور بگولوں کا دور ہونا اور بچھوؤں کا مارا جانا کفر و بدعت کا دور ہونا ہے۔

حضرت مخدوم کا کشف

حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہ العزیز آپ کے والد ماجد نے ایک روز مراقبہ میں دیکھا کہ عالم میں تاریکی پھیل گئی ہے خوک و

بندر اور ریچھ لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں ایک نور ان کے سینہ سے نکلا جس سے جہان روشن ہو گیا اور برق خاطف نے نکل کر سب درندوں کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا پھر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک تخت پر کوئی بزرگ مسند نشین ہیں اس کے چاروں طرف بہت سے نورانی آدمی اور ملائک مودب کھڑے ہیں ملحدوں زندیقوں ظالموں اور جابروں کو لا لا کر ان کے حضور میں پیش کر کے بکریوں کی طرح ذبح کر رہے ہیں منادی ندا دے رہا ہے قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا (ترجمہ حق آیا اور باطل بالکل پامال ہوا) آپ نے یہ واقعہ حضرت شاہ کمال کیتھلی سے عرض کیا آپ نے توجہ الی اللہ کر کے فرمایا کہ آپ کے ایک فرزند گرامی جو افضل اولیاء امت ہو گا پیدا ہو گا۔ اس کے نور سے شرک وبدعت کی تاریکی دور اور دین محمدی کو روشنی اور فروغ حاصل ہو گا۔

اکبر بادشاہ پر ایک جعلی کتاب کا نزول اور مجدد اسلام کی ضرورت

اکبر بادشاہ کے عہد میں جس قدر کفر و الحاد کو فروغ اور شرع اسلام کو ضعف اور انحطاط ہو گیا تھا محتاج بیان نہیں دربار کا اداب سجدہ تھا اور بادشاہی کا مرجع جل جلالہ ما اکبر شانہ تھا وزیر ابوالفضل نے ایک کتاب بادشاہ کو لا کر دی اور کہا کہ آسمان سے آپ کے واسطے فرشتہ لایا ہے تاکہ آپ اس پر عمل کریں

یہ قدرت ہے کہ بے بوالفضل مردک
فرشتے نے نہ پائی راہ شہ تک
کتاب اتری تو ایسی لغو مہمل!
کہ ہریک قطرہ بے معنی و معضل

چنانچہ اس کتاب میں ایک آیت یہ بھی تھی یاایھا البشر لا تذبح البقر و ان تذبح البقر فماواک السعر (ترجمہ) اے بشر تو گائے کو مت ذبح کر اور جو تو کرے گا تو ٹھکانا تیرا جہنم میں ہوگا۔

شخصی طاقتیں بادشاہی مقابلہ سے عاجز تھیں امداد غیبی کا ہر کس و ناکس کو انتظار تھا اور امام وقت مجدد اسلام کے ظہور کے لیے سب چشم براہ تھے۔

نظم

گھٹا چھائی تھی بدعت کے نہاں نور ہدایت تھا
زمانہ آپ کا مشتاق اسی شمس ولایت تھا
نگاہیں لگ رہی تھیں نور حق کب جلوہ گر ہوگا
کھلے گا یا الٰہی کب وہ دروازہ عنایت کا

آپ کی ولادت باسعادت کا بیان

لکھ اے قلم خوشی سے ولادت جناب کی
قیوم و وقت شاہ ولایت ماب کی
غوث زمان و قطب و جود و امام دہر
سرتاج اولیاء شہ گردوں قباب کی
کیا جوش پر بہار ہے لیل و نہار کی
مینا بغل میں ماہ نے لی آفتاب کی
پھولے نہیں سماتے چمن میں گل و سمن
نسرین نے نسترن کی وریدہ نقاب کی
تشریف لائیے شہ کون و مکان شتاب
راہیں بتائیے ہمیں صدق و ثواب کی

منقول ہے کہ 10 محرم 971ھ شب جمعہ کو ایک نور عالمتاب آسمان سے ظاہر ہوا۔ اور تمام خلقت نے مشاہدہ کیا اسی تاریخ میں آپ نے شکم مادر میں میں قرار پکڑا۔ عالم میں سرسبزی کے آثار نمودار ہوئے ارکان دین استوار ہوئے زمین و آسمان میں غلغلہ شادمانی بلند ہوا اور خطہ

ہند اس اعزاز سے ارجمند ہوا۔

نظم

شور تھا ہر سو کہ شاہ خوش خصال آنے کو ہے
گلشن پیغمبری کا نونہال آنے کو ہے
ہے مجدد الف ثانی جس کا قطبوں میں خطاب
وہ امام حق بصد جاہ و جلال آنے کو ہے
دور کرنے کو جہاں سے شرک کی تاریکیاں
نور محبوب خدائے ذوالجلال آنے کو ہے
آن کر وہ نور سنت ہر طرف پھیلائے گا
نائب برحق نبیؐ بے مثال آنے کو ہے
اے صبا گر ہو گذر اس شاہ کے دربار میں
کہیو خدمت میں فقیر پر ملال آنے کو ہے

بعد گذرنے مدت حمل 9 ماہ 4 روز اس آفتاب جاہ و جلال انوار ذوالجلال حامئی بدعت نے بوقت مسعود شب جمعہ کو بتاریخ 14 شوال 971ھ برج حمل سے مطلع شہر سرہند میں طلوع پایا اور اپنے انوار جہاں آرا سے عالم و عالمیان کو منور کیا ہر گل و غنچہ پر نور تھا۔ اور ہر شگوفہ و بوٹا رشک طور تھا۔

نظم

نائب خیر الورا پیدا ہوئے
نور چشم مرتضٰی پیدا ہوئے

آج وہ پیدا ہوئے حق کے ولی
جن کے تھے مشتاق سب شیخ و صبی

محیٔ احکام دین پیدا ہوئے
حامیٔ شرع متین پیدا ہوئے

وہ ہوئے پیدا کہ جن کی شان میں
آئتیں ناطق ہوئیں قرآن میں!

ہے وہ ذات احمدی اسرار حق
جس سے ہیں پرنور یہ چودہ طبق

صدق صدیقی ہے ان سے پر ضیا
عدل فاروقی میں آیا انجلا

اور عثمانی حیا کا ہے ظہور
مرتضائی علم کا پھیلا ہے نور

مظہر انوار پاک مصطفٰی
ہیں وہ بے شک سایہ خاص خدا

ان سے ہرسو ہوگئے روشن نجوم

قال صلی اللہ محی کا لنجوم
ان کے آتے ہی ضلالت کا نشان
مٹ گیا دنیا سے بے ریب و گمان

اثنائے ولادت کے واقعات

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آٹھ واقعے پیش آئے۔ جس کی تفصیل روضہ قیومیہ میں یہ مندرج ہے۔

1۔ کل اولیاء امت نے جمع ہو کر آپ کی والدہ ماجدہ کو مبارک دی۔ اور آپ کے مدارج عالیہ بیان کیے۔

2۔ آپ کے والد ماجد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم اسلام کو دیکھا کہ تشریف لا کر آپ کے کانوں میں اذان و تکبیر کہی اور آپ کے مدارج بیان فرمائے۔

3۔ آپ کے والد ماجد نے انبیاء مرسلین اور اولیاء کاملین اور ملائک مقربین کو مع ستر ہزار علم سبز دیکھا اور آپ کے فضائل بیان کرتے ہوئے سنا۔

4۔ شیخ عبدالعزیز خلیفہ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی قدس سرہ العزیز آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ

نے دیکھا کہ ملائک کا ہجوم ہے اور سب آپ کے فضائل بیان کر رہے ہیں۔

5۔ شیخ ابوالحسن چشتی قدس سرہ آپ کی ولادت کے وقت سرہند شریف میں موجود تھے آپ نے دیکھا کہ تمام انبیاء اور اولیاء جمع ہیں ایک بزرگ نے ممبر پر چڑھ کر بیان کیا کہ جس قدر کمالات اس وقت تک علیحدہ علیحدہ اور اولیاء کو دیئے گئے تھے۔ آپ کو اس کا مجموعہ عطا کیا گیا۔

6۔ آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک مزمار و مزامیر سب باجے بیکار رہے۔ بہت سے قوالوں مطربوں ارباب نشاط نے حیرت زدہ ہو کر توبہ کی۔

7۔ صوفیان ارباب سماع و سرود کو آپ کی ولادت سے ایک ہفتہ تک کیفیت مسدود رہی کشف سے آپ کے فضائل اور مقامات عالی منکشف ہوئے۔ اسی بنا آپ کے ظہور کے بعد اس وقت تک کے باقی ماندہ اولیاء نے آپ کی طرف رجوع کیا۔

8۔ آپ کی ولادت کے دن اکبر بادشاہ کا تخت اوندھا ہو گیا۔ ہرچند سیدھا کیا گیا مگر سیدھا نہ ہوا۔ بادشاہ نے ایک دہشت ناک خواب دیکھی ہیبت زدہ ہو کر معبروں سے بیان کی۔ انہوں نے تعبیر دی کہ کسی بزرگ کے ظہور سے آپ کے آئین میں تزلزل واقع ہو گا چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

آپ کا زمانہ طفولیت

بمتابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ مختون پیدا ہوئے آپ عام بچوں کی طرح کبھی گریہ و زاری نہ فرماتے تھے۔ ہر وقت خندہ پیشانی رہتے کبھی آپ برہنہ نہ ہوتے آپ کا بدن یا کپڑا کبھی نجس نہ ہوتا۔

آپ اور حضرت شاہ کمال کیتلی قادری

ایک مرتبہ آپ بزمانہ رضاعت علیل ہوگئے آپ کے والد ماجد حضرت سید شاہ کمال کیتھلی کو آپ کے اوپر دعا دم کرانے کی غرض سے بلا کر لائے انہوں نے آپ کو ملاحظہ فرمایا اور جوش میں آکر فرمایا اللہ تعالیٰ اس کو عمر دراز کرے یہ عالم باعمل ہوگا اور بہت سے بزرگ آپ اور مجھ جیسے اس کے دامن عافیت میں تربیت سے مستفید ہوں گے۔ تاقیامت اس کا نور روشن رہے گا۔ اکثر اولیاء امت اس کی ولادت باسعادت کی خبر دے گئے ہیں یا خبر بزرگ اس کے ظہور کے منتظر اور چشم براہ تھے بعدہ شاہ صاحب نے اپنی زبان مبارک آپ کے دہن مبارک میں صحبت سے دے دی آپ نے بہت زور سے اس کو چوسا۔ شاہ صاحب نے فرمایا ہمارے طریقہ قادریہ کی تو تمام نعمت اس کو پہنچ گئی۔

آپ کا علم شریعت

آپ کا اپنے والد ماجد سے استفادہ

ابتدأء آپ نے کلام اللہ شریف حفظ کرنا شروع کیا تھوڑے ہی عرصہ میں آپ حافظ ہوگئے پھر آپ نے اپنے والد ماجد سے علم ظاہر کی تحصیل شروع کی ابواب فتح و کشائش آپ پر مفتوح ہوگئے تحقیق کا مادہ پیدا تھا۔ مسائل مشکلہ باسانی حل فرمانے لگے چند ہی روز میں درسی علوم کتب ضروریہ کے درس سے آپ فارغ ہوگئے دلکش عبارات میں بعض کتب پر حاشئے تحریر فرمائے۔

آپ کے دیگر اساتذہ اور طریقہ کبرویہ کی اجازت

بعدہ دیگر علماء فحول مولانا کمال کشمیری سے سیالکوٹ جاکر عضدی وغیرہ چند کتب مشکلہ کا مطالعہ فرمایا کشمیر میں شیخ یعقوب صرفی سے جو قطب وقت شیخ حسین خوارزمی کے خلیفہ تھے آپ نے کتب احادیث سنا کر سند حدیث اور اجازت طریقہ کبرویہ سہروردیہ حاصل فرمائی۔

قاضی بہلول بدخشانی تلمیذ شیخ المحدثین ابن فہد سے جو بالاخر آپ کے مرید ہوئے خلافت پائی تفسیر واحدی مع دیگر موئفات واحدی اور تفسیر بیضاوی مع دیگر مولفات قاضی بیضاء اور صحیح بخاری مع متعلقات

ثلاثیات وغیرہ مشکواۃ المصابیح و ترمذی شریف مع شمائل اور جامع صغیرو قصیدہٗ بردہ اور حدیث مسلسل بالاولیت کی اجازت حاصل فرمائی سترہ سال کی عمر میں آپ فارغ التحصیل ہوگئے اور بشارت ہوئی کہ آپ طبقہ محدثین میں داخل کئے گئے اس کے بعد آپ مسند ہدایت پر متمکن ہوئے مختلف ممالک سے صدہا طلباء جوق در جوق آنے شروع ہوئے۔ رات دن درس و تدریس کا مشغلہ تھا۔ حلقہ حدیث و تفسیر گرم رہتا تھا۔ بہت لوگ فارغ التحصیل ہوئے۔

ایک دو مرتبہ آپ کا دارالخلافہ اکبر آباد بھی جانا ہوا۔ ابوالفضل وفیضی سے ملاقات ہوئی ان کو راہ راست پر لانے کے لیے تلقین فرمائی بعدہ واپس وطن مالوف ہوئے۔

سند مصافحہ

آپ نے حاجی عبدالرحمٰن بدخشی سے مصافحہ کیا۔ انہوں نے حافظ سلطان ادھمیؒ سے انہوں نے شیخ محمود سے انہوں نے شیخ سعید معمن حبشی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ان میں سے ایک صاحب جن ہیں۔

آپ کا علم طریقت

آپ کا اپنے والد ماجد سے خلافت پانا

اولاً آپ اپنے والد ماجد حضرت مخدوم عبدالاحد قدس سرہ العزیز کے مرید ہوئے اور آپ نے ان کی صحبت کیمیا خاصیت کو لازم پکڑا۔ ریاضت اور عبادت میں مشغول ہوئے اور انہوں نے 15 سلاسل میں آپ کو خلافت عطاء فرمائی۔

دیگر کمالات اور نسبت فردیت

آپ نے حضرت مخدوم انکے مختصہ علوم تعلیم کتب تصوف عوارف المعارف اور فصوص الحکم حاصل فرمائی۔ اور نسبت فردیت و توفیق عبادات جو ان کو انکے شیوخ سے پہنچی تھی حاصل فرمائی چنانچہ اس کو آپ نے اپنی کتاب مبدء و معاد میں ذکر فرمایا ہے کہ اس درویش کو دولت نسبت فردیت اپنے پدر بزرگوار سے حاصل ہوئی جو اور انکو ایک بزرگ قوی الجذبہ کثیر الکرامات (یعنی شاہ کمال کیتھلی قادری) سے حاصل ہوئے نیز اس درویش کو توفیق عبادات نافلہ کی امداد بھی اپنے والد ماجد سے ہی پہنچی۔ جو ان کو ان کے چشتیہ طریق کے شیوخ سے حاصل ہوئی تھی۔

آپ کے والد ماجد کا طریقہ نقشبندیہ کی توصیف کرنا

حضرت مخدوم قدس سرہ نے طریقہ نقشبندیہ کے جو فضائل اپنے بزرگوں سے سنے اور کتب میں دیکھے تھے کہ اس بادیہ کی شاہ راہ اور اس دائرہ کا مرکز طائفہ علیہ نقشبندیہ کے ہاتھ آیا ہے یہ ملک اس طریقہ کے بزرگوں سے خالی ہے اور افسوس ہے کہ ہم کو اس سلسلہ علیہ سے استفادہ کا موقع نہ مل سکا۔

افضلیت طریقہ نقشبندیہ

طریقت کے اصول میں یہ بات داخل ہے کہ مرید اپنے پیر کو سب سے افضل سمجھے ورنہ فیض سے محروم رہتا ہے اس سلسلہ کے پیر اعلیٰ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں جن کی شان یہ ہے کہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق پس آپ کی نسبت ایسا اعتقاد رکھنے سے شریعت اور طریقت دونوں کی تکمیل ہوتی ہے علاوہ ازیں اس طریقہ کے تمام اصول و فروع میں اتباع سنت و اجتناب بدعت بدرجہ کامل ہے یعنی اصحاب کبار کا سا لباس ہے انہیں کی سی معاشرت ویسے ہی اذکار و اشغال وہی محاسبہ نفس اور ہر دم کی حضوری وہی آداب شیخ ویسی ہی کم ریاضتی اور فیضان کثیر اور کمالات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت کی بھی تعلیم نہ اس میں چلہ کشی ہے نہ ذکر بالجہر نہ سماع بالمزامیر نہ قبور پر روشنی نہ غلاف و چادر اندازی نہ ہجوم عورات نہ سجدۂ تعظیمی نہ سر کا جھکانا۔ نہ بوسہ دینا،

نہ توحید وجودی و دعوی انا الحق و ہمہ اوست نہ مریدوں کو پیروں کی قدم بوسی کی اجازت نہ مرید عورتوں کی ان کے پیروں سے بے پردگی۔1

(1) یار لوگوں نے کتاب چھپوائی اس میں محسوس ہوتا ہے یہ الفاظ دخیل ہیں کیونکہ فرمان خداوندی ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب بشعائر اللہ کی تعظیم دلوں کا تقوی ہے۔ مزارات پر انوار پر چادر ڈالنا یہ شعائر اللہ کی تعظیم میں داخل ہے۔

نظم

کیا سلسلوں میں سلسلہ نقشبند ہے
جو نقشبند ہے وہ یقین حق پسند ہے
جس کو حصول سلسلہ نقشبند ہے
واللہ ارجمند ہے وہ ارجمند ہے
طالب کو استواری ایمان ہے نصیب
جس کے سبب سے مرتبہ اس کا دو چند ہے
جولانگہ شریعت غرا میں دیکھئے
کس زور کس قیام سے ان کا سمند ہے
ایوان معرفت کی ترقی کے واسطے
سب سے سواء سائے میں ان کے کمند ہے

آپ کا سفر دہلی اور حضرت خواجہ باقی باللہؒ سے نیاز مندی

ہمیشہ سے آپ کو حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شوق تھا۔ اس لیے آپ ہمیشہ بے چین و بے آرام رہتے تھے۔ کیونکہ آپ کے والد ماجد سن رسیدہ ہوگئے تھے بوجہ ان کی خدمت کے آپ ان کی مفارقت گوارا نہ کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ کے والد نے 1007ھ میں وفات پائی 1008ھ میں آپ نے حج کی غرض سے سفر کیا جب آپ دہلی پہنچے مولانا حسن کشمیری سے جو آپ کے دوستوں اور حضرت خواجہ باقی باللہ کے مخلصوں میں سے تھے۔ ملاقات ہوئی انہوں نے آپ سے خواجہ صاحب کے کمالات کا اظہار کر کے ملاقات کرنے کے لیے تحریک کی۔ اور بیان کیا کہ حضرت خواجہ صاحب اس سلسلہ علیہ نقشبندیہ میں فرد و یگانہ ہیں اور ہر چہار طرف دور دراز تک آپ کی نظیر نہیں۔ آپ کی ایک نظر میں وہ فیض طالبوں کو حاصل ہوتا ہے۔ جو اور طریقوں میں بہت سے چلوں اور شاقہ ریاضت سے بھی کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ چونکہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سلسلہ علیہ نقشبندیہ و اکابر سلسلہ کے حالات سنے اور کتابوں میں دیکھے تھے اور اس نسبت کی قابلیت و استعداد آپ بوجہ اتم رکھتے تھے۔ آپ مولانا کے ہمراہ حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت خواجہ

صاحب کی یہ عادت نہ تھی کہ کسی سے کوئی اپنی خواہش ظاہر فرماتے۔ البتہ آپ سے حضرت خواجہ صاحب نے خلاف عادت خانقاہ شریف میں چند روز قیام کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ آپ نے ایک ہفتہ قیام کا وعدہ کیا۔ لیکن رفتہ رفتہ ایک ماہ دو ہفتہ کی نوبت پہنچ گئی۔

طریقہ نقشبندیہ میں آپ کی بیعت اور قلب کا جاری ہونا

ابھی دو روز بھی نہ گذرے تھے کہ آثار تصرف و کشش حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ کی نمودار ہوئی اور آپ پر شوق انابت و اخذ طریقہ خواجگان علیہ الرحمتہ نے غلبہ کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ سے بیعت کے لیے درخواست کی ہم بجرد عرض کرنے کے بلا استخارہ (خلافت عادت) حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے آپ کو خلوت میں طلب فرما کر مرید کیا۔ ذکر قلبی تعلیم فرمایا۔ فوراً آپ کا دل ذاکر ہوگیا اور آرام و حلاوت ذکر قلبی والتذاذ تمام حاصل ہوا۔ یوما فیوما ترقیات عالیہ و عروجات متعالیہ ظاہر ہوتے رہے۔

حضرت خواجہ کا خاص واقعات آپ سے ظاہر فرمانا

بعد چند روز کے جب حضرت خواجہ ؒ نے آپ کے اندر آثار رشد و ارشاد و استعداد کامل معائنہ کئے خلوت میں آپ سے وہ حالات

اور واقعات بیان فرمائے۔ جو آپ پر کئی سال پیشتر گذرے تھے۔

1۔ مرشدی حضرت خواجہ محمد آدم' ا کمکی قدس سرہ العزیز نے جب احقر سے ارشاد فرمایا کہ ہندوستان جاؤ وہاں تم سے اس سلسلہ شریفہ کا رواج ہوگا۔ میں نے چونکہ اپنے آپ کو اس کے لائق نہ پایا۔ تواضع کرنے لگا۔ آپ نے مجھے استخارہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ حسب ارشاد استخارہ کیا تو ایک طوطی کو ایک شاخ پر بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کہ اگر یہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھے تو مجھے اس سفر میں کشائش حاصل ہوگی۔ بجرد اس خیال کے وہ طوطی میرے ہاتھ پر آبیٹھی اور میں نے اپنا لعاب دہن اس کے منہ میں ڈالا۔ اس نے میرے منہ میں شکر ڈالی صبح کو میں نے یہ واقعہ حضرت کی خدمت میں بیان کیا آپ نے ارشاد فرمایا طوطی ہندوستان کا پرندہ ہے پس تمہارے دامن تربیت سے ایک ایسا شخص نکلے گا کہ عالم اس کے نور سے منور ہوگا اور اس سے تمہیں فائدہ پہنچے گا۔ میں اس واقعہ کو آپ کے حال پر منطبق پاتا ہوں۔

2۔ جب ہم تمہارے شہر سرہند پہنچے تھے۔ تو خواب میں دیکھا تھا کہ میں ایک قطب کے جوار میں اترا ہوں مجھے اس کا حلیہ بھی بتایا گیا میں صبح کو شہر کے گوشہ نشینوں اور درویشوں کی تلاش میں نکلا۔ اور جن جن درویشوں کو دیکھا نہ وہ آثار پائے اور نہ کسی میں

علامت قطبیت ظاہر ہوئیں میں نے کہا شاید اس شہر کا کوئی اور شخص اس امر کی قابلیت رکھتا ہو۔ جو آئندہ ظاہر ہو۔ جب سے میں نے تم کو دیکھا حلیہ اس کے موافق پایا اور اس کی قابلیت بھی میں نے تمہارے اندر معائنہ کی۔

3۔ میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا چراغ میں نے روشن کیا اور اس کی روشنی ساعت بساعت بڑھتی گئی اور لوگوں نے اس سے اور بہت سے چراغ روشن کئے جب میں سرہند کے قرب و جوار میں پہنچا تو دشت و بیابان میں بہت سی مشعلیں روشن دیکھیں اس واقعہ کو بھی میں تمہارے حالات سے متعلق سمجھتا ہوں بالجملہ ان دو تین ماہ کے اندر جو کچھ آپ کو یمین و تربیت خواجہ خواجگان خواجہ بیرنگ حضرت خواجہ باقی باللہ ؒ سے حاصل ہوا۔ اس کی تحریر و تقریر زیادہ ہو قلم قاصر ہے۔

آپ کے بعض حالات خود آپ کے قلم سے

آپ نے ایک طالب کی تحریض و ترغیب کے لیے جو اپنا حال بیان کیا ہے (وہ تبرکا لکھا جاتا ہے) **والقلیل بدل علی الکثیر** جب اس درویش کو اس راہ کی ہوس پیدا ہوئی تو عنایت الٰہی اس کی معین و مدد گار ہوئی کہ یہ فقیر ولایت پناہ حقیقت آگاہ ہادی طریق اندراج النہایت **فی البدایت والی السبیل الموصل الی درجات الولایته**

موئیدالدین المرضی شیخنا وامامنا محمد الباقی قدس سرہ السامی کی خدمت میں پہنچا۔ جو خلفائے کبار سلسلہ علیہ نقشبندیہ سے ہیں۔

تعلیم ذکر اسم ذات

اول اس درویش کو آپ نے ذکر اسم ذات کی تعلیم کی اور بطریق عادت قدیمہ توجہ کی یہاں تک کہ فقیر کے قلب میں التذاذ تمام پیدا ہوا اور کمال شوق واشتیاق سے گریہ و زاری کرنے لگا۔

مدہوشی وفناء

ایک روز بعد بحالت بے خودی ایک دریائے محیط اور صور و اشکال عالم اس دریا کے سایہ میں نمودار ہوئے۔ رفتہ رفتہ اس کیفیت بے خودی نے اور بھی غلبہ کیا کبھی ایک پہر تک رہتی اور کبھی دوپہر اور کبھی تمام شب میں نے اپنے خواجہ صاحب کی خدمت میں یہ کیفیت بیان کی۔ تو آپ نے فرمایا کہ تم کو ایک قسم کی فناء حاصل ہوئی ہے۔

موج خاکی وہم و فہم و فکر ماست
موج آبی محو سکراست و فناست

مقام ظلال وفناء الفناء

اس کے بعد آپ نے ذکر کرنے سے منع کر دیا لیکن موجودہ ذکر کی نگاہداشت کے لیے ارشاد فرمایا پھر دو روز کے بعد مجھے فنا مصطلح حاصل

ہوئی تو میں نے خدمت والا میں کیفیت عرض کی۔ ارشاد فرمایا کہ تمام عالم کو ایک دیکھتے ہو اور واحد متصل پاتے ہو یا نہیں میں نے عرض کی ایک پاتا ہوں فرمایا فنائے فنا میں یہ بات معتبر ہے کہ باوجود اتصال ابدان بے شعوری حاصل ہوئی۔ اس رات مجھ پر بھی کیفیت گذری تھی۔ وہ سب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کی اور کہا میں اپنے علم کو نسبت حق سبحانہ تعالیٰ اب حضوری میں پاتا ہوں۔

مرتبہ علمی

اس کے بعد ایک نور سیاہ رنگ کا ظاہر ہوا جو تمام اشیاء کو محیط تھا۔ میں نے اس کی کیفیت بھی عرض کی تو ارشاد فرمایا کہ انبساط جو اس نور میں دکھلائی دیتا ہے علم الٰہی ہے کہ بواسطہ تعلق ذات حق سبحانہ ان اشیاء کے ساتھ جو بالا و پستی میں واقع ہیں منبسط ہے۔ لہٰذا اس انبساط کی بھی نفی کرنی چاہیے اس کے بعد اس نور منبسط میں انقباض ظاہر ہوا اور تنگ ہونے لگا۔ حتیٰ کہ صرف ایک نقطہ کے برابر رہ گیا۔

مقام حیرت و حضور نقشبندیہ

فرمایا اس نقطہ کی بھی نفی کرنی چاہیے اور حیرت میں آنا چاہیے میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ وہ نقطہ بھی زائل ہو گیا اور حیرت ظاہر ہوئی کہ اس مقام پر خود بخود شہود حق سبحانہ و تعالیٰ ہے میں نے یہ کیفیت عرض خدمت کی تو فرمایا یہی حضور نقشبندیہ ہے اور نیت نقشبندیہ عبارت اسی

حضور و آگاہی سے ہے اور اس حضور کو حضور غیبت بھی کہتے ہیں یہی مقام اندراج النہایہ فی البدایۃ کا ہے اس طریق میں طالب کو بمجرد اخذ نیت یہ مقام حاصل ہوتا ہے اور دوسرے طریقوں میں کسی کو اگر کچھ حاصل ہوتا ہے تو بڑے کسب و ریاضت اور محنت و مجاہدہ سے اس فقیر کو یہ مقام ابتدائے تعلیم ذکر سے اندرون دو ماہ چند روز حاصل ہو گیا۔

مقام فنا حقیقی و شرح صدر

اس کے بعد پھر ایک روز فناء حاصل ہوئی جسے فنا حقیقی کہتے ہیں اور دل میں اس قدر وسعت پیدا ہو گئی کہ تمام عالم عرش سے فرش تک اس کے پہلو میں رائی کے دانہ کے برابر دکھائی دینے لگا۔

مقام حق الیقین و جمیع الجمع

اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو اور ہر فرد عالم کو بلکہ ہر ہر ذرہ کو حق دیکھا

ہر ذرہ کہ دیدیم خیال تو بدیدیم
ہر جا کہ رسیدیم سرکوئے تو دیدیم

اس کے بعد ہر ذرہ عالم کو الگ الگ اپنا عین دیکھا اور اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو اس قدر منبسط اور وسیع پایا کہ تمام عالم بلکہ ایسے ایسے کئی عالم اس میں سما جائیں اور میں نے اپنے آپ کو اور ہر ذرہ کو ایک نور منبسط پایا کہ اشکال و صور عالم اس میں مضمحل مثل لاشے کے پاء

ہیں اس کے بعد میں نے اپنے آپ کو بلکہ ہر ذرہ کو مقوم جمیع عالم پایا۔ جب میں نے یہ کیفیت حضرت خواجہ ؒ کی خدمت میں عرض کی تو فرمایا توحید میں مرتبہ حق الیقین یہی ہے اور جمع الجمیع عبارت اسی مقام سے ہے۔ اس کے بعد صور و اشکال عالم کو جیسا کہ اول میں نے حق پایا اس وقت موہوم پایا اور نہایت حیرت پیدا ہوئی۔

اور اس وقت مجھ کو خصوص الحکم کی عبادت جو میں نے حضرت والد ماجد سے سنی تھی یاد آئی اور فی الجملہ تسکین بخش اضطراب ہوئی **هو هذا ان شئت قلت انه ای العالم حق و ان شئت قلت انه خلق و ان شئت قلت انه حق من وجه و خلق من وجه و ان شئت قلت بالخیره بعد التیز بینهما** (ترجمہ) تو چاہتا ہے کہ تو کہہ کہ عالم حق ہے یا کہہ عالم خلق ہے یا کسی اعتبار سے حق اور کسی اعتبار سے خلق یا امتیاز کر دونوں میں کہ یہ بہترین مرتبہ ہے۔

نظم

وحدت مطلق میں جان خلق و خدا ایک ہے
دیکھنا توحید ہے بولنا ترک ادب

پر ہے حقیقی دوئی عالم و حق میں ضرور
اس کے سوا احمد اکھول نہ زنہار لب
صوفیہ کا یاد رکھ قاعدۂ کلیہ
خلق نہ ہو جائے حق عبد نہ ہو جائے رب

مرتبہ فرق بعد الجمع

بعدہ میں نے آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر اپنا حال عرض کیا۔ ارشاد فرمایا ابھی تمہارا حضور صاف نہیں ہوا تم اپنے کام میں مشغول رہو یہاں تک کہ موجود و موہوم کے درمیان تم پر تمیز ظاہر ہو جائے میں نے خصوص الحکم کی وہ عبارت جو مشعر بعدم تمیز ہے۔ پڑھ کر سنائی آپ نے ارشاد فرمایا کہ شیخ نے جو لکھا ہے وہ مرتبہ کمال کا حال نہیں ہے۔ کیونکہ عدم امتیاز ابتدائی مقامات میں سے ہے میں حسب الحکم اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ اللہ عزوجل نے آپ کی توجہ سے کامل دو روز میں موجود اور موہوم کے درمیان تمیز ظاہر کر دی یہاں تک کہ میں نے موجود حقیقی کو موہوم خیالی سے ممتاز فرمایا اور صفات و افعال کو بھی موہوم محض پایا۔ اور خارج میں بجز ایک ذات موجود کے اور کچھ نہ دیکھا

ذکر کن مذکور تاگر و دعیاں
نے کہ آں ذکرے کہ باشد بر زبان

جب یہ حالت میں نے عرض خدمت کی تو ارشاد ہوا کہ مرتبہ فرق بعد الجمع یہی ہے اور انتہا یہیں تک ہے اس مقام کو مشائخ طریقت نے مرتبہ تکمیل کہا ہے۔ انتہی کلامہ الشریف۔

نسبت مردیت و محبوبیت

الحاصل آپ نے دقائق علیہ و واردات مرضیہ و احوال شریفہ بہت ہی تھوڑی مدت میں حاصل فرمائے جو اور سالکوں کو برسوں میں بھی حاصل نہیں ہو سکتے

چیزے کہ انبیاء را حاصل نبود کل
آں چیز بے مشقت آسان شد ست مارا

حضرت خواجہ صاحب نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ آپ میں نسبت محبوبیت و مرادیت ہے اور اس نسبت والوں کو بمقابلہ مریدیت و محبیت کی نسبت والوں کو بلا محنت و مشقت بہت جلد سلوک طے ہوتا ہے

کلیم مدہوش لن ترانی حبیب مامور من آرانی
بہ بیں چہ فرق ست درمیانی سیاں ہریک چنانکہ دانی

آپ کے متعلق حضرت خواجہؒ کے خیالات

چند ہی روز آپ کو حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کی خدمت بابرکت میں گزرنے پائے تھے کہ آپ کی نسبت انہوں نے اپنے ایک دوست کے خط میں یہ الفاظ تحریر فرمائے:

عبارت مکتوب

شیخ احمد مردی است از سرہند کثیر العلم و قوی العمل روزے چند فقیر با نشست برخاست کرد عجائب بسیار از روزگار او قات او مشاہدہ نمودہ باں ماند کہ چراغے شود کہ عالمہا از و روشن گرد والحمد للہ تعالیٰ احوال کاملہ اور بمراقبہ یقین پیوستہ وایں شیخ مشار الیہ برادران و اقربا دار و ہمہ مردم صالح واز طبقہ علماء چندے را دعاگوئے ملازمت کردہ از جواہر عالیہ دانستہ استعداد ہائے عجیب د ارند و فرزندان آں شیخ کہ اطفال اند اسرار الٰہی اند بالجملہ شجرہ طیبہ اند انتبہ اللہ نباتا حسنا و فقرا باب اللہ دلہائے عجب دارند "انتہی کلامہ الشریف"۔

ترجمہ: اہل سرہند سے ایک بزرگ شیخ احمد ہیں بڑے فاضل اور کثیر العمل عالم ہیں فقیر نے چند روز ان کی صحبت میں نشست و برخاست کر کے بہت سے عجائب روزگار کا مشاہدہ کیا۔ وہ ایک چراغ ہیں۔ جو ایک عالم کو منور کریں گے الحمد للہ فقیر

کے یقین میں کمالات جاگزین ہو گئے۔ ان کے چند بھائی برادر بھی ہیں جو سب کے سب نیک اور بزرگ ہیں کئی عالم ہروقت ان کی خدمت کیمیا خاصیت میں حاضر رہتے ہیں۔ انہوں نے آپ کی صحبت میں بڑی بڑی استعدادیں حاصل کی ہیں۔ شیخ کے صاحبزادہ جو ابھی بہت کم سن ہیں اسرار الٰہی ہیں اور شجرہ طیبہ خدائے تعالیٰ ان کا اچھی طرح سے نشو ونما کرے فقرا کے دل خدا سے ملنے کے دروازے ہیں۔ فقط

حضرت خواجہ کی جناب میں آپ کی عقیدت

آپ فرماتے ہیں کہ جس روز میں حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور تعلیم طریقت شروع کی۔ مجھے یقین ہو گیا کہ عنقریب حق سبحانہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مجھے اس راہ کی انتہا تک پہنچائے گا ہرچند کہ میں اپنے نقص حال اور قصور اعمال پر نظر کر کے بمضمون

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

احتیاط کر کے ان خیالات کی نفی کرتا تھا۔ لیکن کسی طرح میرے دل سے یہ خیال نہ جاتا تھا۔ بسا اوقات یہ بیت میری زبان پر جاری رہتی تھی۔

ازیں نوریکہ از تو برولم تافت
یقین دانم کہ آخر خواہمت یافت

اس کے بعد حضرت استغراق میں گئے اور نہایت عجز و انکسار سے آبدیدہ ہو کر الحمد للہ فرمایا۔ اور خاموش ہو گئے۔

آپ کو خواجہ صاحب کی جناب میں جو اعلیٰ اعتقادی تھی۔ اس کی کیفیت خود آپ نے اپنی کتاب مبدء و معاد میں اس طرح تحریر فرمائی ہے ہمارے حضرت خواجہ کے ساتھ ہر مرید اپنی لیاقت کے بموجب علیحدہ علیحدہ عقیدت رکھتا تھا اور اسی کے بموجب ہر ایک فیضیاب ہوتا تھا چنانچہ میرا عقیدہ یہ تھا کہ بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسی صحبت اور تربیت و ارشاد سوائے حضرت خواجہ صاحب کے کسی کو نصیب نہیں ہوا ہو گا۔ پس ہزار ہزار شکر ہے کہ مجھ کو میرے اعتقاد کے بموجب فیضان حاصل ہوا۔

حضرت خواجہ کی آپ پر عنایت

ایک روز کا آپ ذکر فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اکثر اوقات از خود رفتگی جو علامت فنائیت ہے مجھ پر طاری ہوتی تھی۔ اور حضرت علیہ الرحمتہ نے میرے برادر طریقت شیخ تاج سنبھلی کو یہ حکم دے رکھا تھا کہ جملہ مریدین سے ان کے کوائف و حالات دریافت کر کے آپ کی خدمت میں بیان کیا

کریں۔ لیکن میرے لیے خاص طور پر یہ حکم تھا کہ بلا کسی کی وساطت کے میں اپنے حالات خود عرض کیا کروں۔ بلکہ بعض وقت خود حضرت یاد کر کے دریافت فرماتے تھے۔ مگر میں بپاس ادب اکثر خاموش رہتا تھا اور کچھ نہ کہتا تھا۔ حتی کہ ایک روز آپ نے خود فرمایا کہ تم اپنے حالات کے بیان کرنے میں خاموش رہتے ہو۔ بیان کرنے میں کیوں تامل کیا کرتے ہو۔ اور میں یہ خیال کیا کرتا تھا کہ میں کیا ہوں۔ اور میرے حالات ہی کیا ہیں۔ جو گوش گذار کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ بلا کم و کاست جو کچھ واقعات پیش آیا کریں۔ بیان کیا کرو۔ اسی زمانے میں اتفاقاً مجھے یہ ایک واقع پیش آیا کہ شیخ تاج کی طرف میں متوجہ ہوا۔ اور تصرف کیا وہ بیخود ہو کر زمین پر گر پڑے۔ آپ کے اصرار فرمانے پر یہ واقع میں نے ظاہر کیا۔ سنتے ہی آپ کا حال متغیر ہو گیا اور حاضرین جلسہ پر بہت دیر تک سکوت طاری رہا۔

آپ کو حضرت خواجہ سے خلافت

حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے بارگاہ سبحانہ تعالیٰ میں آپ جیسے قابل طالب اور لائق مرید کے تربیت پانے اور درجہ کمال تک پہنچنے کا شکریہ ادا کیا۔ اور آپ کے کمالات اور حالات کے محامد اور تعریف و توصیف کر کے نیک ساعت میں خلعت خلافت سے آپ کو سرفرازی بخشی۔ اور آپ کے وطن مالوف سرہند شریف کی طرف مرخص فرمایا۔

آپ بموجب ارشاد پیر بزرگوار تربیت طالبین اور ہدایت سالکین میں مشغول ہوئے۔ تھوڑے ہی عرصہ میں صدہا طالبوں کو معارف پناہ خدا سے آگاہ کر دیا۔

آپ کا دوسرا سفر دہلی اور حضرت خواجہؒ کی مزید عنایت

پھر آپ کے سینہ فیض گنجینہ میں شوق دیدار جمال باکمال مرشد برحق موج زن ہوا اور بغرض حصول ملازمت آپ سرہند سے دہلی آئے۔ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے آپ کے خیر مقدم کی خبر فرحت اثر سن کر مع خدام کابلی دروازہ تک استقبال کے لیے تشریف فرما ہوئے۔ اور نہایت ہی اعزاز و احترام کے ساتھ اپنے نور نظر اعظم الخلفا مروج الطریقہ کو اپنے ہمراہ خانقاہ شریف میں لا کر فروکش کیا۔ یہاں پہنچ کر آپ کے کمالات اور حالات کو اس قدر عروج واقع ہوا۔ کہ آپ کے استعداد عالی کے خصائص سے جو اسرار و معارف ظہور پذیر ہوئے حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ خود اسی طرح سے اخذ فرماتے تھے کہ جیسے کوئی شاگرد استاد سے حدیث نقل کرتا ہے۔

حضرت خواجہؒ کے بعض خلفاء اور مریدین کے قلوب میں آپ کے جانب سے انکار پیدا ہوا۔ فوراً حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے بقوت باطنیہ اس کا ادراک فرمالیا۔

بندگان خاص علام الغیوب
درجہاں کی ن جو اسیس القلوب

اور حضرت اس پر غضبناک ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ "اگر تم اپنے ایمان کی بقا اور سلامتی چاہتے ہو۔ تو ان کی جناب میں باادب اور باعقیدت رہو کہ وہ مثل آفتاب ہیں۔ اور ان کے انوار میں ہم جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں۔ یاد رکھو کہ اس امت میں جو چار بزرگ افضل ترین اولیاء ہیں یہ بھی انہیں میں سے ہیں۔ بسااوقات حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ آپ کو برسر حلقہ بٹھاتے اور خود مع اپنے خلفاء و مریدین کے آپ کے حلقہ میں مستفیدانہ شریک ہوتے۔ اور بعد فراغت الٹے پاؤں واپس ہوتے۔ کہ آپ کی طرف پشت نہ ہو اور اپنے جملہ خدام کو بھی یہی ہدایت فرماتے۔ کہ وہ اسی طرح ہمیشہ آپ کا ادب کیا کریں اور آپ کے رتبہ کو ملحوظ کر کے اپنے باطن کو آپ کی طرف متوجہ رکھیں۔

ایک مرتبہ آپ نے حضرت خواجہ" سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا کہ اس غلامان غلام کو حضرت کے اس طرز عمل سے نہایت ندامت اور شرمندگی ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ بموجب امر الٰہی ہے جس کی تعمیل پر ہم غیب سے مجبور ہیں۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کے مرید خواجہ بیگی پر زیادہ عنایت مبذول ہوئی۔ بو فور شفقت ان سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام ربانی صاحب سرہند سے تشریف لائیں تو تم مجھ کو

یاد دلانا۔ میں تم پر ان سے توجہ کراؤں گا۔ ہفتہ عشرہ ہی میں تمہارا کام بن جائے گا۔ جب آپ دہلی تشریف لے گئے تو حسب الارشاد حضرت خواجہؒ آپ نے توجہ فرمائی۔ دو ایک ہی توجہ میں خواجہ بیگی فائض المرام اور کامل العرفان ہو گئے۔

ایک روز کا ذکر ہے کہ آپ حجرے میں آرام کر رہے تھے کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ آپ کے ملنے کے لیے تشریف لائے۔ خادم نے چاہا کہ آپ کو بیدار کر دے۔ حضرت خواجہؒ نے منع فرمایا۔ اور خود حجرہ کے دروازہ کے پاس آپ کی بیداری کے انتظار میں کھڑے ہو گئے باوجودیکہ آپ گہری نیند سو رہے تھے۔ فوراً اٹھ بیٹھے اور چارپائی سے نیچے اتر آئے۔ مثنوی

حالت من خواب راماند گہے
خواب پندار دمرا اور اگر ہے
گفت پیغمبر کہ عینای تنام
لاینام القلب عن رب الانام

اور مضطرب الحال ہو کر دریافت فرمانے لگے کہ باہر کون صاحب ہیں۔ حضرت نے ارشاد فرمایا: "فقیر محمد باقی" ہے۔ آپ فوراً ہی حاضر خدمت مبارک ہو گئے۔

آپ کی سرہند شریف کو واپسی

جس قدر نعمت باطنی اور نسبتہائے عالیہ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کو حاصل تھیں ایثار کر کے سب آپ کو عطا فرمائیں اور لوای ارشاد آپ کے سر مبارک پر رکھ کر تمام خلفاء کی ہدایت اور مریدین کی تربیت آپ کے حوالہ کی۔ بعدہ آپ کے وطن مالوف کی طرف آپ کو رخصت فرمایا۔ مدت تک آپ سالکین راہ خدا طالبین طریق صدق و صفا کی تعلیم و تربیت میں مشغول اور وہ آپ کی صحبت کیمیا خاصیت کے فیض و برکات سے مستفید رہے آپ اس زمانہ میں اپنے حالات عظمیہ اور مقامات عالیہ کی کوائف اور ترقیات مریدین و طالبین کے حالات سے اطلاع دے کر اپنے پیر بزرگوار سے تصحیح حالات فرماتے تھے۔ پیر بزرگوار آپ کے حالات کی قبولیت کی بشارت دے کر اپنے زیر تربیت سالکوں کی کوائف ذکر و شغل سے آپ کو مطلع فرماتے اور ان کے بعض حالات کی کیفیات کو آپ سے استفسار فرماتے تھے۔ آپ ان کی قابلیت اور ترقیات کا وہیں سے ادراک کر کے جوابات صیحہ تحریر فرماتے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب علیہ الرحمتہ آپ کے ادراک اور کشف صحیح کی تعریف و توصیف تحریر فرماتے تھے۔

آپ اور حضرت خواجہؒ کے آداب

باوجودیکہ آپ ایسے مقامات بلند و مراتب ارجمند سے سرفراز

تھے۔ مگر اپنے پیر بزرگوار کی ایسی رعایت ادب کرتے تھے کہ اس سے اور زیادہ متصور نہیں ہو سکتی۔ صاحب زبدۃ المقامات لکھتے ہیں کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کے خلیفہ شاہ حسام الدین اپنے پیر بھائی حضرت مجدد صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بہت سی تعریف و توصیف کرنے کے بعد بیان فرماتے تھے کہ آپ باوجود علو مرتبت و کثرت فضیلت اپنے پیر دستگیر کے آداب کی کمال رعایت کرتے ہیں حضرت کے مریدوں میں آپ جیسا باادب نہ کوئی خلیفہ تھا۔ اور نہ کوئی مرید۔ یہی وجہ ہے کہ اور سب سے زیادہ برکات آپ کو نصیب ہوئیں۔ چنانچہ ایک روز کا وہ ذکر کرتے ہیں کہ میں بموجب ارشاد حضرت خواجہؒ آپ کے بلانے کے لیے گیا جونہی میں نے آپ سے کہا۔ کہ حضرت یاد فرماتے ہیں آپ کے چہرے کا رنگ فق ہو گیا۔ اور خوف و بیم سے اس قدر مضطرب ہوئے کہ تمام بدن میں رعشہ پڑ گیا۔ اس وقت مجھ کو صوفیائے کرام کا وہ مقولہ یاد آیا کہ "نزدیکاں رابیش بود حیرانی"

حضرت غوث پاکؒ کے خرقہ کی حوالگی اور شاہ سکندر قادری سے آپ کو خلافت

سابق میں مذکور ہوا ہے کہ قطب الوجود حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے اپنا خرقہ مبارک اپنے جانشین صاحبزادہ حضرت سید تاج الدین عبدالرزاق قدس سرہ العزیز کو آپ کے حوالہ کرنے کے لیے

تفویض فرمایا تھا۔ اور 7پ کے جانشینوں میں یکے بعد دیگرے امانتہ چلا آتا تھا۔ وہ اسی سال آپ کے حوالہ کیا گیا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت شاہ سکندر قادری قدس سرہ العزیز سے ان کے دادا حضرت شاہ کمال کیتھلی نے خواب میں ظاہر ہو کر فرمایا۔ کہ اس خرقہ مبارک کے وارث جن کے لیے حضرت غوث پاکؒ نے وصیت فرمائی تھی شیخ احمد سرہندی ظاہر ہو گئے ہیں۔ ان کے حوالہ کر دو۔ انہوں نے خرقہ شریف کے تفویض کرنے میں یہ خیال کر کے تامل کیا کہ گھر کی نعمت گھر میں ہی رہے تو بہتر ہے پھر دوبارہ آپ نے ظاہر ہو کر تاکید فرمائی۔ پھر بھی انہوں نے ٹالا تیسری مرتبہ بحالت غضبانی ظاہر ہو کر متنبہ فرمایا۔ کہ اگر تم اپنی خیریت اور نسبت کی سلامتی چاہتے ہو تو خرقہ مبارک اس کے وارث کے حوالہ کر دو۔ ورنہ تمہاری نسبت و کرامت سب سلب کر لی جائے گی۔ شاہ سکندر حیرت زدہ ہو کر خرقہ شریف لے کر آپ کی خدمت میں تشریف لائے۔ آپ بعد نماز صبح حسب عادت حلقہ ذکر و توجہ میں مشغول مراقبہ فرما رہے تھے آپ جب فارغ ہوئے شاہ صاحب نے خاندان عالیہ قادریہ کی خلافت آپ کو عطا کی۔ اور خرقہ مبارک آپ کے لیے تفویض فرمایا۔ آپ نے زیب تن مبارک کیا۔ نسبت قادریہ نے آپ پر غلبہ اور استیلا کیا۔ نسبت نقشبندیہ مغلوب ہو گئی۔ بعدہ نسبت قادریہ کو غلبہ ہو گیا۔ ایسا ہی کئی مرتبہ ہوتا رہا۔

ارواح اولیا کی آمد اور آپ کے لیے سابقت

اس اثناء میں روح مبارک حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیرالمومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ ان کے بعد روح پر فتوح حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و حضرت امیرالمومنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہما مع بزرگان سلسلہ تشریف فرما ہوئے۔ دونوں حضرات میں باہم اشارات ہوئے حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ نے بچپن ہی میں بواسطہ ہمارے پوتے سید شاہ کمال قادری کے ان کی زبان چوس کر کامل فیض نسبت حاصل کیا ہے۔ لہذا ان پر ہمارے سلسلہ کی خدمت اور اشاعت کا بڑا حق ہے۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ نے فرمایا کہ ہمارے طریق کا استحقاق اسی وجہ سے ان پر زیادہ ہے کہ بتوسط ہمارے خلیفہ خواجہ باقی باللہ کے حضرت خاتم الرسل صلعم کی امانت معہودہ انہوں نے پائی ہے دونوں بزرگواروں کی ارواح طیبات میں یہی گفتگو ہو رہی تھی۔ کہ ارواح مقدسہ اکابر سلسلہ چشتیہ بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعوی مع دلیل پیش فرمایا۔ کہ آپ کے بزرگوں کی نسبت آبائی و اجدادی ہمارے سلسلہ کی ہے۔ اور آپ نے ہمارے ہی آغوش پرورش میں نشوونما پایا ہے اور سب سے پہلے ہمارے ہی سلسلہ کی خلافت حاصل کی ہے لہذا ہمارے سلسلہ کا حق سب سے

زیادہ ہے اس طرح ارواح عالیہ سہروردیہ کبرویہ طریق کے مشائخ عظام کی بھی تشریف فرما ہوئیں۔ انہوں نے بھی اپنا دعوی مع دلیل پیش کیا۔ غرض کہ قاطبتہ جمیع سلاسل کے پیشرو و مشائخ کا اجتماع ہو گیا اور امرابہ النزاع میں ردو بدل شروع ہوا۔ ہر ایک سلسلہ کے بزرگ آنجناب کی نسبت اپنے سلسلہ کے لیے خواہش کر رہے تھے کہ آپ انہیں کے سلسلہ کے شیخ قرار دیئے جائیں۔

سرہند شریف میں اولیاء اللہ کا ہجوم اور آنحضرت ﷺ کا فیصلہ فرمانا

مولانا ہاشم کشمی اور ملا بدرالدین اپنی تواریخ میں رقم طراز ہیں کہ اس وقت اولیاء امت کا سرہند میں ایسا ہجوم ہوا تھا کہ شہر اور نواح شہر کے دیہات و قصبات کے کوچہ و بازار ارواح اولیاء کرام سے پر ہو گئے۔ 11 شعبان 1011ھ کی صبح سے آخر وقت نماز ظہر تک یہی معرکہ رہا۔ بالاخر معاملہ حضرت خاتم المرسلین ﷺ کی جناب میں فیصلہ کے لیے پیش ہوا۔ اور خورشید رسالت نے ہر ایک بزرگ کو تسلی اور دلاسا دے کر فرمایا۔ کہ آپ سب بزرگوار اپنی اپنی کمالات نسبت تمام و کمال اس بزرگ کے حوالہ کر دیں کہ یہ سب سلسلوں میں داخل ہو جائیں اور تم سب کو علی التساوی اجر کا حصہ ملے۔ مگر چونکہ سلسلہ نقشبندیہ خیرالبشر بعد الانبیاء یعنی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور اس

میں اتباع سنت سنیہ و اجتناب بدعت نامرضیہ سب سے زیادہ ملحوظ ہے۔ لہٰذا یہ سلسلہ خاص خدمت تجدید سے زیادہ تر مناسبت رکھتا ہے۔ پس یہ سلسلہ اور سلسلہ قادریہ و سہروردیہ بپاس خاطر حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ ان سے زیادہ ترویج پائیں گے۔ اور دوسرے سلاسل کبرویہ و چشتیہ بھی ان سے مروج ہوں گے۔

سب طریقوں کی نسبت کا طریقہ مجددیہ میں شمول

پس جمیع مشائخ عظام نے اپنے اپنے کمالات اور نسبتیں آپ میں القا فرمائیں آپ نے سب کو اپنے طریق میں امتزاجا شامل کیا۔ اور ان کو اپنی نسبت خاصہ سے جو جناب باری تعالیٰ سے بوساطت رسالت پناہی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خصوصیت سے عطا ہوئے تھے متدرج فرمایا۔ پس طریقہ مجددیہ تمام امت کے اولیا کے سلسلوں کو جامع ہے اور اس طریق کے سالکوں کو ہر ایک سلسلہ کے اولیاء کا فیض حاصل ہوتا ہے اور سب سلسلوں کے مشائخ کی عنایت اس کے شامل حال ہوتی تھی۔ چنانچہ حضرات قیوم اربعہ جملہ سلسلوں میں مرید فرماتے تھے مگر بعد آپ کے بلحاظ اتباع شرع شریف سوائے نقشبندیہ و قادریہ طریقوں کے اور طرق میں مرید کرنے کی ممانعت ہو گئی۔ کہ بعض طریق میں سماع بھی درست ہے اور اس طریقہ میں ممنوع

رباب و نغمہ و جملہ مزا میر
شد ممنوع از آیات و تفسیر!

تعلیم نسبت قادریہ

ایک روز کا ذکر ہے کہ ایک طالب صادق نے ذوق کیفیت طریقہ قادریہ کی خواہش ظاہر کی آپ نے ان کو اپنی صحبت میں رہنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ وہ صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگے آپ ان پر نسبت اکابر قادریہ کا اضافہ کرنے لگے۔ جب اس کو دو تین روز گزر گئے آپ کے اجل مریدین نے جو خوان نعمت نقشبندیہ کے ریزہ چین تھے اپنے احوال میں بستگی دیکھی۔ چارونا چار ان میں سے ایک صاحب نے اس بستگی اور قبض احوال کی آپ سے شکایت کی کہ میں دو تین روز سے اپنی نسبت کو بیگانہ پاتا ہوں۔ نہیں معلوم مجھ سے کیا قصور سرزد ہوا۔ دوسرے درویش نے بھی آن کر اسی طرح کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا۔ تم سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا۔ اس بستگی کی وجہ یہ ہے کہ تم انوار اکابر نقشبندیہ رضی اللہ عنہم سے اقتباس کرتے ہو میں ان صاحب کو دو تین روز سے نسبت اکابر قادریہ پہنچا رہا ہوں۔ اس کے القا کا راستہ کھل رہا ہے چونکہ تم اس نسبت سے مناسبت نہیں رکھتے ہو لامحالہ معطل ہو۔ جب ہم انہی سیر کو اکابر خواجگان نقشبندیہ کی طرف رجوع کریں گے تو بستگی تمہاری دور ہو جائے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کا تیسرا سفر دہلی اور آپ کے متعلق حضرت خواجہؒ کے ارشادات

تیسری مرتبہ جب آپ سرہند سے دہلی آئے حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے بطور کشف ادراک فرما کر ارشاد فرمایا کہ اب میرے بدن میں آثار ضعف اور ناتوانی بہت زیادہ ہو گئے ہیں اور اب حیات کی امید کم باقی ہے اپنے صاجزادگان خواجہ عبید اللہؒ اور خواجہ محمد عبید اللہ کو جو اس وقت شیر خوار تھے۔ آپ کے روبرو پیش کر کے القاء توجہ کے لیے ارشاد فرمایا آپ نے اپنے مخدوم زادوں پر توجہات فرمائیں۔ اور اس کا اثر حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ پر بھی ظاہر ہوا۔ بعدہ آپ نے حسب الارشاد والد مخدوم زادگان پر غائبانہ توجہ فرمائی۔ اس کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے آپ کی شان میں یہ فرمایا کہ:

1۔ میاں شیخ احمد کی طفیل سے ہم کو معلوم ہوا کہ توحید وجودی ایک تنگ کوچہ ہے اور شاہراہ طریقت اور ہی ہے۔

2۔ میاں شیخ احمد ایک آفتاب ہیں اور ہم جیسے کتنے ستارے ان کی روشنی میں گم ہیں۔

3۔ ہماری اور میاں شیخ احمد کی تمثیل خواجہ ابوالحسن خرقانی اور ان کے مرید عبید اللہ انصار کی ہے کہ اگر پیر زندہ رہتے تو اپنے مرید کے مرید ہوتے۔

4- میاں شیخ احمد کمال مرادوں اور محبوبوں میں سے ہیں۔

5- میاں شیخ احمد کی مانند آج زیر فلک کوئی نہیں ہے۔

6- بعد صحابہ و تابعین میاں شیخ احمد کے ممثال معدود سے چند بزرگ گزرے ہیں۔

7- میاں شیخ احمد جامع قطبیت ارشاد و مدار ہیں۔

8- الحمد للہ ہماری تین چار سال کی صحبت رائگاں نہیں گئی۔ شیخ احمد جیسے عزیز الوجود شخص نے تربیت پائی۔

9- شیخ تاج آپ کے پیر بھائی فرماتے ہیں کہ حضرت خواجہ صاحب نے آپ کے موسومہ بعض مکاتیب میں جو الفاظ عزیز متوقف یعنی سلوک میں رکا ہوا شخص تحریر کرکے اس کا چارہ کار دریافت کیا۔ عزیز اس سے مراد خود ذات بابرکات حضرت پیر و مرشد تھے۔

آپ کے نام حضرت خواجہؒ کے بعض خطوط

علاوہ ان ارشادات کے حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے آپ کے نام جو مکتوب تحریر کئے ہیں ان سے آپ کے مدارج علیہ کے کمال کا اظہار ہوتا ہے۔ صرف دو مکتوبات بمع ترجمہ بطور تبرک اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں۔

اصل مکتوب

حق سبحانہ باعلے مرتبہ کمال برساند

وللارض من کاس الکرام نصیب تکفلے نیست زانچہ حقیقت آں نوشتہ مے شود پیر انصار قدس سرہ مے فرمود من مرید خرقانیم لیکن اگر خرقانی دریں وقت می بود باوجود پیریش مریدے من میکرد۔ ہرگاہ صفت آں بے صفتاں ایں باشد گرفتاران آثار صفات چراجان فدائے لوازم طلب گارے نکنند واز ہر کجا بوے بشام ایشان سد درپے آں زوند۔ اکنوں تامل و اہمال باندنہ از استغنائی و بے نیازی است موقوف باشارت است

گر طمع خواہد ز من سلطان دین
خاک برفرق قناعت بعد ازین

بارۓ نسخہ حال وارادہ ماین است خدائے عزوجل برآنچہ می باید مہتدائے گردانا و واز عجب و پنداز مخلصی بخشاد۔ و بقیۃ المقصود جناب سیادت ماب امیر صالح نیشاپوری سلمہ اللہ اظہار طلب نمودند چوں وقت مقتضی ایں بنود تضیع اوقات ایشاں رادہ از مسلمانی نہ نمود۔ لاجرم بہ صحبت شما فرستادہ شد انشاء اللہ تعالیٰ بقدر استعداد بہرہ مند میگروند توجہ و لطف کامل یابند والدعاء۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (آپ کو) کمال کے اعلیٰ مراتب پر پہنچائے اور بزرگوں کے پیالہ میں زمین کا بھی حصہ ہوتا ہے جو حقیقت حال ہے لکھی جاتی ہے پیر انصار قدس سرہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت شیخ ابوالحسن خرقانی کا مرید ہوں لیکن اگر اس وقت وہ موجود ہوتے تو باوجود پیری وہ میرے مرید ہوتے جبکہ ان بے صفتوں کی یہ صفت ہو آثار صفات کے گرفتار کس طرح سے اس جانفدائی کی طلبگاری نہ کریں اور جہاں کہیں سے ان کے دماغ میں خوشبو پہنچے اس کا پیچھانہ کریں اب دیر و تامل ہمارا بے پروائی اور بے نیازی سے نہیں ہے بلکہ موقوف اشارہ پر ہو۔

گر طمع خواہد زمن سلطان دین
خاک برفرق قناعت بعد ازیں

اب تو موقع بھی ایسا ہے اور ارادہ بھی یہی ہے کہ خدا اس کو مہیا کر دے اور غرور اور خود پسندی سے نجات دے جناب سیادت ماب پیر صالح نیشاپوری نے اپنا باقی ماندہ مقصود کی طلب کا ظاہر کیا جبکہ وقت اس کا مقتضی نہ تھا اس کے اوقات کا ضائع کرنا مسلمانی سے بعید معلوم ہوا۔ لہٰذا ان کو آپ کی صحبت میں روانہ کیا گیا انشاء اللہ تعالیٰ بموجب اپنی استعداد کی بہرہ یاب ہوں گے اور کامل توجہ اور مہربانی حاصل کریں گے والسلام۔

حضرت مجدد علیہ الرحمتہ نے اس مکتوب شریف کا نہایت

عاجزی اور انکساری سے جواب ادا کیا تھا۔ جو آپ کے مکتوبات شریف کی جلد اول میں موجود ہے دوسرا خط کئی ماہ کے بعد حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ نے آپ کے نام ارقام فرمایا تھا وہ بھی مع ترجمہ ذیل درج کیا جاتا ہے۔

اصل مکتوب

اللہ تعالیٰ فقراء و مساکین درماندہ راز برکات برگزیدگان بہ دربانی برسانہ مدتیست کہ عرض نیاز مندی بدرگاہ ولایت نکردہ ام۔ آرے ایں یک کلمہ را قاصدان صادق حال مے توانند شد۔ الحمد للہ ایں قسم خود صورت می بند دو دیگر چہ نونیم سخن درویشاں بحضرت شما نوشتن نہایت بے شرمی است حکایت اوضاع صوریہ بسیار بیجا الغرض مارا حد خودی باید دانست داز فضول احتراز باید کرد۔ والدعاء

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فقراء اور مساکین کو اپنے برگزیدوں کی برکت سے دربانی تک پہنچائے مدت گذری کہ درگاہ ولایت پناہ میں عرض نیاز مندی نہیں کی ہاں اس کلمہ کو سچائی اٹھانے والے قاصد اٹھا سکتے ہیں الحمد للہ کہ یہ قسم خود صورت پیدا کرتی ہے اور اس کے سوا اور کیا لکھوں درویشوں کی باتیں آپ کی خدمت میں لکھنا نہایت بے شرمی ہے اور ظاہری وضع کی باتیں

لکھنا بہت ہی بیجا ہیں اور الغرض ہمیں اپنی حد جاننی چاہیے اور فضول سے احتراز کرنا چاہیے اور دعا

آپ کی سرہند شریف کو واپسی اور سفر لاہور

اس کے بعد آپ اپنے وطن مالوف کی طرف مرخص ہوئے اور بموجب ارشاد پیر بزرگوار چند روز وہاں قیام فرما کر عازم شہر لاہور ہوئے آپ کے فیضان عام و کمالات تام کی بڑی شہرت ہوئی عمائد علماء حضرت مولانا جمال الدین تلوی اور دیگر فضلاء مثل مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی وغیرہ آپ کے حلقہ بیعت و ارادت میں داخل ہوئے اور اکثر مشائخ وقت نے آپ سے فیضان حاصل کیا۔ مولانا جمال الدین تلوی کو آپ سے بیعت کرنے کے یہ واقعات پیش آئے کہ وہ منکرین مسئلہ وحدت الوجود تھے۔ آپ کی خدمت میں مباحثہ کی غرض سے آئے تھے۔ آپ نے خلوت میں لے جا کر ایک آن کی آن میں مقام توحید ان کو دکھا دیا۔ اسی وقت ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے اور آپ کے مرید ہوئے۔

در درون یک ذرہ نور عارفی
بہ بود از صد متصرف اے صفی

حضرت خواجہ کی خبر وصال اور آپ کی لاہور سے روانگی

آپ لاہور میں مقیم اور سرگرم حلقہ ذکر و شغل تھے کہ خبر وحشت ملی کہ حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کا کچھ دنوں کی علالت کے بعد بتاریخ 25 جمادی الاخر 1012ھ ہجری دہلی میں وصال ہوا آپ انا للہ و انا علیہ راجعون کہتے ہوئے بے اختیار بحالت اضطرار وہاں سے دہلی کو روانہ ہوئے گو راستہ میں شہر سرہند واقع ہوا اور مکان آیا مگر آپ گھر تک نہ گئے۔ بغیر اپنے اہل و عیال سے ملے شبانہ روز چل کر دہلی پہنچے اور مزار انور مرشد برحق کی زیارت کی اپنے مخدوم زادوں اور پیر بھائیوں کو صبر دلاسا دلایا۔ سب نے دہلی میں قیام فرمانے کے لیے آپ سے التماس کی۔ آپ نے چند روز قیام فرما کر ان کے شکستہ دلوں کو مراحم عنایت سے تشفی بخشی۔ تربیت و ارشاد سلوک کو بمقابلہ عہد حضرت پیر مرشد قبلہ بہت زیادہ فروغ ہوا۔ بموجب وصیت حضرت خواجہ مریدین و خلفاء خواجہ آپ کے حلقہ ذکر میں مثل مریدین کے شریک ہو کر استفادہ کرتے اور آداب عقیدت نیاز مندانہ بجالاتے تھے۔

آپ کے بعض نا تجربہ کار پیر بھائیوں کی ایک حرکت

اس درمیان میں بعض حاسدوں یا نا تجربہ کار مریدوں نے

حضرت خواجہ صاحب کی جناب مجدد علیہ الرحمتہ سے استفادہ فرمانے پر نکتہ چینی شروع کی جو آپ کے خلاف مزاج ہوئی اور بعض خام کار پیر بھائی آپ سے منحرف ہو گئے اور ہر چند کہ آپ نے وعظ و پند سے ہدایت فرمائی لیکن کچھ اثر نہ ہوا۔ آپ نے بعض کی نسبت اور کمالات سلب فرمائے پھر بھی کوئی متنبہ نہ ہوا۔ اس کے بعد آپ راہی وطن شریف ہوئے۔

غلطیوں کی توبہ و معذرت

شیخ تاج الدین سنبھلی نے جو حضرت صاحب کے خلیفہ اور ان منحرف لوگوں کے سرغنہ تھے اپنی نسبت کو سلب پاکر آپ کے خلاف ختم پڑھنے شروع کئے ان پڑھنے والوں میں سے ایک شخص نے جو صاحب کشف تھا۔ یہ دیکھا کہ ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک چراغ روشن کیا۔ ناگاہ تند ہوا کا جھونکا آیا بجلی چمکی یک لخت سب چراغ بجھ گئے اور غیب سے ندا آئی کہ "حضرت مجدد الف ثانی کے مخالفین کے سناد کے یہ چراغ تھے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عتابی توجہ سے خاموش اور نیست و نابود کر دیئے گئے" یہ واقعہ پیش آتے ہی سب منکرین حیران و سرگردان رہ گئے خود شیخ تاج نے خواب میں دیکھا کہ ایک عظیم الشان محفل ہے اکابر اولیا اس میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت امام ربانی قدس سرہ العزیز صدیقین ہیں ان میں سے ایک بزرگ نے شیخ سے خطاب

فرمایا کہ تمہاری نسبت کی سلب اور بربادی کا باعث حضرت مجدد صاحب کی طرف اشارہ کر کے ان کی مخالفت ہے۔ علاوہ شیخ تاج کے اس قسم کی خوابیں اوروں کو بھی ظاہر ہوئیں۔ الحاصل شیخ تاج نے خلیفہ خواجہ حسام الدین احمد اور مولانا محمد ملح کو جو حضرت خواجہ کے داماد تھے نہایت تضرع کے ساتھ اپنی غلطی سے آگاہ اور خواب کی کیفیت سے مطلع کر کے استدعا کی کہ سب کی طرف سے آپ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ سے معافی کی درخواست کریں۔

خاطیوں کی معافی

خواجہ حسام الدین احمد نے بھی مراقبہ میں دیکھا کہ آنحضرت ﷺ رونق افروز ہیں۔ اور خطبہ فرما رہے ہیں اس میں حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کی تعریف و توصیف کر کے آپ کی مجددیت اور قیومیت کی تصدیق فرما رہے ہیں۔ آپ نے اس واقعہ کا بھی اپنے منکر پیر بھائیوں سے ذکر کیا۔ سب نے توبہ و استغفار کر کے حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کی طرف رجوع کیا۔ شیخ تاج نے ایک درخواست اپنی اور دیگر پیر بھائیوں کی خطاء کی معذرت کے متعلق آپ کی خدمت میں تحریر کی۔ اور جب آپ حضرت خواجہ قدس سرہ کے عرس کی تقریب میں دہلی تشریف لائے۔ مع کل منکرین ننگے سر اپنی اپنی دستاریں گلوں میں ڈالے ہوئے آپ کے استقبال کے لیے دہلی سے کئی میل تک حاضر ہوئے اور اپنے

قصورات کی صدق دل سے معافی چاہی۔ آپ نے براہ اخوت سلسلہ ترحم فرماکر کے سب قصورات کو معاف فرمادیا۔

نظم

کیا اولیا میں شان مجدد بلند ہے
قطبوں میں اور غوثوں میں وہ ارجمند ہے
منکر ہے شیخ احمد سرہندی کا وہی
دروازہ جس پہ فیض الٰہی کا بند ہے
جو اعتقاد رکھتے ہیں ان کی جناب میں
ہاں ان کا دو جہاں میں رتبہ بلند ہے
صدیق رضی اللہ عنہ سے عروج و مجدد پہ ہے نزول
کیا مستند یہ سلسلہ نقشبند ہے

آپ کے شیوخ اور سلاسل

آپ نے پانچ مرشدوں سے فیض پایا اور خلافت حاصل کی۔

1۔ حضرت شیخ یعقوب صرفی کشمیریؒ۔ ان سے آپ نے سوائے تحصیل علم ظاہری طریقہ کبرویہ سہروردیہ میں بھی خلافت پائی۔ شجرہ حسب ذیل ہے۔

یعقوب صرفی۔ کمال الدین حسین خوارزمی۔ حاجی محمد خیوشانی۔ شاہ بندواری۔ رشید الدین۔ امیر عبداللہ خواجہ اسحاق

جیلانی۔ سید علی ہمدانی۔ شیخ محمود مراو قانی۔ علاؤ الدولہ سمنانی شیخ عبداللہ مغربی۔ شیخ احمد جورقانی شیخ علی الاعلی۔ شیخ مجدالدین بغدادی۔ شیخ نجم الدین کبری۔

2۔ حضرت حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی۔ ان سے آپ نے مصافحہ کیا۔ اور انہوں نے اپنے شیوخ سے پس سند مصافحہ حسب ذیل ہے۔

حاجی عبدالرحمٰن بدخشی کابلی معروف بہ حاجی رمزی" ۔

حافظ سلطان ادھمی معمر 110 سال شیخ محمود شیخ سعید معن حبشی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

(نوٹ) ان میں سے ایک صاحب جن ہیں

3۔ حضرت مخدوم عبدالاحد" آپ کے والد ماجدان سے پندرہ طریقوں میں آپ نے خلافت پائی شجرات حسب ذیل ہیں:

1۔ سلسلہ فاروقیہ: یہ آپ کا جدید سلسلہ ہے اس کا شجرہ بعینہ آپ کا نسبی شجرہ مذکورہ جو ہراول ہے۔

2۔ سلسلہ سری سقطیہ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کی سترھویں پشت کے دادا خواجہ سلمان بن مسعود نے حضرت سری سقطی خلیفہ حضرت معروف کرخی سے خلافت پائی ہے اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

3۔ سلسلہ سہروردیہ شہابیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید

سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے بارھویں پشت کے دادا حضرت شیخ احمد بن یوسف نے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی سے خلافت پائی اور ان کا شجرہ مشہور ہے۔

4۔ سلسلہ سہروردیہ بہائیہ۔ یہ بھی کسی قدر تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے۔ اس میں آپ کے گیارہویں پشت کے دادا حضرت شعیب بن احمد نے حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی سے خلافت پائی ہے اور وہ شیخ الشیوخ کے خلیفہ تھے۔

5۔ سلسلہ سہروردیہ و چشتیہ جلالیہ: یہ بھی کسی قدرت تفاوت سے آپ کا جدید سلسلہ ہے اس میں آپ کے پانچویں پشت کے دادا حضرت امام رفیع الدین بانی قلعہ سرہند نے حضرت سید جلال الدین مخدوم جہانیاں سے خلافت پائی ہے اور وہ خاندان سہروردیہ میں حضرت شیخ رکن الدین نبیرہ حضرت زکریا ملتانی کے اور خاندان چشتیہ میں حضرت چراغ دہلوی خلیفہ حضرت محبوب الٰہی کے خلیفہ تھے۔

6۔ سلسلہ قادریہ جدید حسنیہ یعنی شیخ عبدالاحد۔ شیخ رکن الدین۔ امیر سید ابراہیم ایرجی قادری سید شاہ احمد جیلی قادری۔ سید شاہ موسیٰ قادری سید شاہ عبدالقادر سید شاہ محمد محسن۔ سید شاہ ابونصر سید شاہ ابوصالح۔ سید شاہ عبدالرزاق تاج الدین۔ حضرت غوث پاک۔ سید ابوصالح۔ سید عبداللہ جیلی۔ سید یحییٰ زاہد رسید محمد۔

سید داوٗد۔ سید موسیٰ الثانی۔ سید عبداللہ۔ سید موسیٰ الجون۔ سید عبداللہ المحض۔ سید حسن مثنیٰ۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

7۔ سلسلہ قلندریہ یعنی بعد نام شیخ رکن الدین۔ شیخ عبدالقدوس۔ شیخ عبدالسلام جونپوری۔ شاہ محمدؒ۔ قطب الدین بنیادل۔ سید نجم الدین قلندر سید خضر رومی۔ عبدالعزیز مکی صحابی۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

8۔ سلسلہ چشتیہ صابریہ۔ بعد نام شیخ عبدالقدوس کے۔ شیخ محمد۔ شیخ احمد عارف۔ شیخ عبدالحق۔ شیخ جلال الدین پانی پتی۔ شمس الدین ترک۔ مخدوم سید احمد علی صابر۔ بابا فرید الدین گنج شکر۔ خواجہ قطب الدین۔ خواجہ خواجگان سید معین الدین۔ شیخ عثمان ہارونی و حاجی شریف زندنی قطب الدین مودود ناصرالدین ابو یوسف۔ ابو محمد۔ ابو احمد ابدال۔ ابواسحق شامی۔ ممشاد علو دینوری امین الدین ہبیرہ بصری۔ یدالدین حذیفہ مرعشی۔ سلطان ابراہیم۔ فضیل بن عیاض۔ عبدالواحد بن زید شیخ حسن بصریؒ۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

9۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ گیسودرازیہ۔ بعد نام شیخ عبدالقدوس کے شیخ درویش محمد بن قاسم اودھی شیخ ابن حکم اودھی۔ سید صدر

الدین۔ سید محمد گیسودراز۔ خواجہ نصیرالدین محمود چراغ دہلوی۔ شیخ نظام الدین محبوب الٰہی۔ بابا فرید مذکور۔ الخ

10۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ صدریہ۔ بعد نام شیخ درویش محمد۔ شیخ سعد اللہ۔ شیخ فتح اللہ۔ شیخ صدرالدین طیب۔ چراغ دہلوی مذکور۔ الخ

11۔ سلسلہ چشتیہ نظامیہ جلالیہ۔ بعد نام شیخ درویش محمد کے سید بڈھن۔ سید اجمل بھڑایچی۔ سید جلال الدین مخدوم جہانیاں۔ چراغ دہلوی مذکور الخ۔

12۔ سلسلہ قادریہ جلالیہ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے عبید غیبی۔ ابوالقاسم فاضل ابوالمکام محمد فاضل محمد قطب الدین۔ شمس الدین علی الافلح۔ شمس الدین حداد۔ حضرت غوث پاک شیخ ابوسعید شیخ ابوالحسن۔ شیخ ابوالفرح۔ شیخ ابوالفضل عبدالواحد۔ شیخ ابوبکر شبلی۔ شیخ ابوالقاسم۔ جنید۔ سری سقطی معروف کرخی۔ امام رضا۔ امام کاظم۔ امام صادق۔ امام محمد باقر۔ امام سجاد۔ امام حسین رضی اللہ عنہ۔ امام حسن رضی اللہ عنہ۔ حضرت امام علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ' حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

13۔ سلسلہ کبرویہ جلالیہ۔ بعد نام مخدوم جہانیاں کے سید حمید الدین سمرقندی۔ شیخ شمس الدین شیخ عطا یا خالدی۔ شیخ احمد بابا کمال نجندی۔ شیخ نجم الدین کبری مذکور الخ۔

14۔ سلسلہ سہروردیہ جلالیہ بعد نام مخدوم جہانیاں کے شیخ رکن الدین

شیخ صدر الدین۔ شیخ بہاؤالدین زکریا۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین۔ شیخ الوالنجیب۔ حضرت غوث پاکؒ۔ شیخ ابو سعید مذکور الخ۔

15۔ سلسلہ مداریہ۔ بعد نام سید اجمل کے شاہ بدیع الدین قطب مدار۔ شیخ ظیفور شامی۔ شاہ عین الدین شامی۔ شاہ یمین الدین شامی۔ عبداللہ علم بردار۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

4۔ حضرت خواجہ باقی باللہؒ ان سے طریقہ نقشبندیہ میں آپ نے خلافت پائی۔ شجرہ یہ ہے کہ حضرت خواجہ باقی باللہ۔ خواجہ امکنگی۔ خواجہ درویش محمد۔ خواجہ محمد زاہد خواجہ یعقوب چرخی۔ خواجہ علاؤالدین عطار خواجہ بہاء الدینؒ محمد نقشبند۔ خواجہ سید امیر کلال۔ خواجہ بابا سماس۔ خواجہ علی عزیزان اتنی۔ خواجہ محمود انجیر نغنوی۔ خواجہ عارف ریوگری۔ خواجہ الخالق غجدوانی۔ خواجہ ابوسف ہمدانی۔ خواجہ بوعلی فارمدی۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی۔ خواجہ بایزید بسطامی۔ حضرت امام جعفر صادق۔ حضرت قاسم بن محمد۔ حضرت سلمان فارسی۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم۔

واضح ہو کہ یہ شجرہ اویسیہ ہے کہ اس میں حضرت بایزید کے بعد حضرت ابوالحسن کا نام ہے حالانکہ دونوں میں باہم ملاقات جسمانی نہیں ہو سکی۔ دوسرا شجرہ متصلہ یہ ہے اس میں بعد نام شیخ

بوعلی فارمدی کے۔ ابوالقاسم گرگانی۔ ابوعثمان مغربی۔ ابوعلی کاتب۔ ابوعلی رودباری۔ ابوالقاسم قشیری ابوعلی دقاق ابوالقاسم نصیر آبادی۔ ابوبکر شبلی۔ شیخ جنید۔ سری سقطی۔ معروف کرخی ہے۔ الخ

5۔ حضرت سید شاہ سکندرؒ ان سے آپ کے خرقہ خاص حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ اور طریقہ قادریہ جدیہ میں خلافت پائی۔ شجرہ حسب ذیل ہے۔

سید شاہ سکندر۔ سید شاہ کمال۔ سید شاہ فضیل۔ سید گرار حمن ثانی۔ سید شمس الدین عارف سید ابوالفضل۔ سید گرار حمن اول۔ سید شمس الدین صحرائی۔ سید شاہ عقیل۔ سید شاہ بہاء الدین۔ سید شاہ عبدالوہاب۔ سید شاہ شرف الدین۔ سید شاہ عبدالرزاق حضرت غوث پاکؒ، بعدہ سلسلہ جدید حسینیہ مذکورہ۔ الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا جوہر

حضرت مجددؒ کے مخصوص کمالات اور اخلاق و اعمال کے بیان

میں

آپ کے مخصوص کمالات

جو جو کمالات عالیہ اور مدارج مخصوصہ خدائے پاک نے آپ کو عطا فرمائے۔ زبان قلم اس کے بیان سے عاجز اور قلم تحریر سے قاصر ہے بطور مشت نمونہ نظروارے کچھ مختصر خاصے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

1۔ آپ کا خمیر بقیہ طینت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔

2۔ آپ مجدد الف ثانی یعنی دین کو نئے سرے سے تازگی بخشنے والے ہیں۔

3۔ آپ قیوم اول یعنی آپ کی ذات بابرکات باعث قیام عالم و عالمیان ہے۔

4۔ آپ کو خزینہ الرحمتہ کے خطاب سے سرفرازی بخشی گئی۔

5۔ آپ کو مرتبہ فردیت عطا ہوا۔

6۔ آپ مجموعہ قطب مدار (باعث بقائے عالم جان) و قطب ارشاد (باعث بقائے ایمان عالم) ہیں

7۔ آپ کے ہی سلسلہ میں قیامت تک قطب مدار و ارشاد ہوا کریں گے۔

8۔ حضرت امام مہدی آخرالزماں آپ کے ہی خلفاء سلسلہ سے ہوں گے۔

9۔ آپ کو مقام محبوبیت ذاتیہ خرقہ عطا کیا گیا۔

10۔ آپ مقام سابقین و اولین پر پہنچے جو اصحاب یمین سے بھی آگے ہے۔

11۔ آپ کو سیاحت و ملاحت ممتزجہ عطا ہوئی۔

12۔ آپ (صلہ) یعنی بندوں کو خدا سے ملانے والے ہیں۔

13۔ آپ کو ضمنیت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم و اصالت کرامت عطاء ہوئی۔

14۔ آپ نے بے واسطہ اللہ پاک سے کلام فرمایا

15۔ آپ کو علم لدنی عطا کیا گیا

16۔ آپ کو اسرار مقطعات قرآنی عطا کئے گئے

17۔ آپ کو علم سموات حضرت امیرالمومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

نے تعلیم فرمایا

18۔ آپ سے حضرت خضر و الیاس نے مل کر اس پر موت و حیات کی کیفیت ظاہر کی۔

19۔ آپ پر علم الیقین حق الیقین جو اصحاب کبار کو عطاء ہوا تھا ظاہر کیا گیا۔

(نوٹ) دوسرے اولیا جس کو حق الیقین فرماتے ہیں۔ وہ آپ کی تحقیق کی رو سے علم الیقین ہی کا جزو ہے۔

20۔ آپ پر مقامات تعین حبی دو جودی ظاہر کیئے گئے۔

21۔ آپ کو مثل اصحاب کبار مدارج اتباع آنحضرت ﷺ سرفراز ہوئے۔

22۔ آپ کی زیارت کے لیے کعبہ شریف آیا۔ اور آپ کی خانقاہ شریف کے کنویں سے آب زمزم برآمد ہوا۔ بہت لوگوں کو حج کرا دیا۔ اور آب زمزم پلایا۔

23۔ آپ کی خانقاہ شریف کی زمین کو بہشتی زمین کا درجہ عطا ہوا۔

(نوٹ) زمین مقدس آپ کی مسجد کے شمال کی جانب ہے۔ طول چالیس 40 گز ہے۔ جو روضہ مبارک سے شروع ہو کر قبہ مبارک کے عقب شمال کی طرف چھ 6 گز چلی گئی ہے اور عرض اس زمین کا 30 گز ہے جو دولت سرائے کے دیوار سے غرب کی جانب کوئیں تک واقع ہے۔

24۔ آپ کے طریقہ میں تمامی اولیاء کے فیضان ممتزج اور شامل ہیں۔ اس لیے آپ کا طریقہ افضل واسہل ہے۔

25۔ آپ کا طریقہ جامع شریعت و طریقت ہے اور اس میں مقامات ولایت کے علاوہ کمالات نبوت بھی شامل ہیں۔

26۔ آپ کے سلسلہ کے کل مریدین (جو قیامت تک ہوں گے) آپ کو دکھلائے گئے۔

27۔ آپ پر گزشتہ و آئندہ حالات منکشف ہوئے۔

آپ کی کرامتیں

اگر کسی پیغمبر یا نبی سے کوئی بات خلاف عادت ظہور میں آئے تو اس کو معجزہ کہتے ہیں اولیاء امت سے ظاہر ہو تو وہ کرامت ہے ورنہ استدراج۔ انبیاء علیہم السلام کو معجزات اس لیے عطا کئے گئے کہ کفار پر ہیبت ہو اور وہ ایمان لاویں اور اولیاء کو اس لیے کرامت سرفراز ہوئی کہ فاسق و فاجر توبہ کریں اور راہ راست پر آویں مگر کرامت کے ظہور اور عدم ظہور سے مدارج بزرگی میں کمی و بیشی لازم نہیں آتی۔ ظاہر ہے کہ اصحاب کبار کے مرتبہ کو بڑے سے بڑا کوئی ولی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ان سے بمقابلہ اولیاء اللہ کے خوارق بہت کم ظاہر ہوئے آپ سے بیشمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ بعض نے سات سو اور بعض نے اس سے زیادہ فراہم کی ہیں۔ لیکن میں صرف بیالیس کے بیان پر اکتفا کرتا ہوں۔ زبد

المقامات میں مذکور ہے کہ آپ کے ایک خادم نے بیان فرمایا کہ آنجناب نے اس حقیر پر ایک مرتبہ ایسی توجہ فرمائی کہ میں اس کے اثرات کو اگر چوب خشک پر ڈالوں تو یقین ہے کہ وہ ہری ہو جائے اور اہل عالم پر ڈالوں تو نور سے معمور ہو جائیں پر کیا کروں مجبوری ہے کہ زمانہ اخیر ہے شرو فساد کا معدن اور خیر و برکات سے خالی مرضی الٰہی انوار و اسرار کی عام اشاعت کی اجازت نہیں دیتی میں اس کے اظہار سے معذور ہوں۔ واضح ہو کہ اسی توجہ کے برکات اس وقت تک سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے بزرگوں میں باقی ہیں۔ جس کے وہ احیاء قلوب مردہ فرماتے ہیں۔

مثنوی

ہیں کہ اسرافیل وقتند اولیاء ! ! !
مردہ را زیشان حیات ست ونما
اندرون اولیاء کاںُ نعمہا ست!
طالباں را و حیات بے بہاست
جانہائے مردہ اندر گور تن!
برجہد ز آواز شان اندر کفن!

1۔ آپکے کرامات عالیہ احیاء قلوبؒ فیضان شرح صدر محمدیہؐ علی صاحبہا السلام والتحیہ ہے جو بمقابلہ معجزات باہرہ احیاء اموات وغیرہ جو اور انبیاء علیہم السلام سے ظہور میں آئے۔ کہیں اعلیٰ وارفع ہیں۔

نظم

برتر از احیاء کہ باعیسی برفت
وزید بیضا کہ باموسی برفت
وزکف آہن کہ باداوٗد بود
ہم ازاں نافہ کہ باصالح نمود
بلکساز ملک سلیمان و ز نگین!
فیض قلب رحمتہ للعلمین
ہست اعلے ارفع و افضل مدام
دائم و باقی الی یوم القیام
صل یا رب علی شمس الہدی
النبی المصطفے بدر الدجے !

2۔ آپ کا دین اور اتباع شرع متین احیاء کتاب و سنت استیصال شرک وبدعت

پس کرامت نیست جز افعال رب
زہد و ورع و علم و اخلاق و ادب

3۔ آپ کے مدارج عالیہ اور مقامات مختصہ ولایت کبری و کمالات نبوت ورسالت

بود اسرار خدا چوں وحی ناب
صاعد و نازل بقلب آنجناب
علم وہبی لدنی یا العجب !!!
دائما نازل ز ساق عرش رب!

4- آپ کے صاحبزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ العزیز موسوی المشرب تھے۔ آپ نے تصرف فرما کے ان کو محمدی المشرب کرا دیا۔

5- آپ نے ایک مرید کو بشارت دی کہ تجھ کو ولایت ابراہیمی عطا ہوئی ہے اس کو پورا یقین نہ ہوا۔ آپ نے شب کو خواب میں حضرت ابراہیم علیہ السلام سے اس کی تصدیق کرا دی۔ جب وہ صبح کو آیا آپ نے اس کی شب گذشت بیان فرمائی۔ وہ آپ کے قدموں پر گر پڑا۔

6- آپ کو شیخ طاہر لاہوری کی پیشانی پر لگا ہوا لکافر لکھا ہوا ظاہر ہوا۔ کئی روز بعد یہ خبر آئی کہ وہ کافر ہو گیا اور اس نے زنار پہن لیا۔ آپ نے لوح محفوظ کی طرف نگاہ کی تو وہاں بھی یہی لکھا ہوا پایا آپ نے دعا کی۔ اس کی برکت سے وہ سعید ہو گیا۔ توبہ کی اور آپ کے مرید ہوئے اور خلافت پائی۔

7- آپ کے قادریہ طریقہ کے ایک مرید کو حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کا اشتیاق پیدا ہوا۔ آپ نے ان کو

قطب تارہ کی طرف دیکھنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ اس میں سے حضرت غوث ظاہر ہوئے۔ اس نے اچھی طرح سے آپ کی زیارت کرلی۔ اور آپ پھر وہیں مخفی ہو گئے۔

8۔ آپ کے مرید مولانا یوسف کو جاں کنی کا وقت پیش آیا۔ ان کا سلوک کچھ باقی تھا۔ اب ان کے پاس تشریف لائے اور فوراً طے کرا دیا۔

9۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں اس مضمون کا خط تحریر کیا کہ دربار پیغمبری میں اصحاب کبار ایک نظر میں کامل ہو جاتے تھے۔ اب محنت سے بھی کچھ نہیں ہوتا۔ آپ نے اس کے جواب میں یہ تحریر فرمایا کہ اس کا جواب صحبت پر موقوف ہے۔ جب وہ شخص حاضر خدمت ہوا۔ آپ کی پہلی ہی ملاقات میں نعمت باطنی سے مالا مال ہو گیا۔

10۔ چونکہ آپ کے فیض سے بہت سے اہل قبور بھی مستفید ہو کر ولی ہو گئے۔ ایک شخص نے دم اخیر یہ وصیت کی کہ میرا جنازہ آپ کی خدمت میں لے جا کر پیش کرنا۔ جب جنازہ لایا گیا۔ آپ نے توجہ دی مردہ کا دل جاری ہو گیا۔ اسی شب اس کے اقرباء نے اس کی کیفیت کو خواب میں دیکھا۔

11۔ مولانا محمد ہاشم کشمی نے غائبانہ آپ کی شہرت سن کر ایک خط ملک دکن سے آپ کی خدمت میں لکھا۔ آپ نے اس کو ملاحظہ فرما کر

ارشاد فرمایا کہ اس سے نور ولایت ظاہر ہوتا ہے چند روز میں مولانا حاضر خدمت ہو کر مرید ہوئے اور خلافت پائی۔

12۔ جہانگیر بادشاہ اور شاہجہان شاہزادہ کی باہم نزاع واقع ہوئی۔ اور نوبت مقابلہ کی پہنچی فقراء وقت نے بالاتفاق شہزادہ کو مبارکباد و فتح یابی کی دی۔ مگر آپ نے فرمایا۔ معاملہ برعکس نظر آتا ہے بالاخر وہی نتیجہ ہوا۔ جو آپ نے فرمایا تھا۔

13۔ عبدالرحیم خانخاناں صوبہ دکن پر شاہی عتاب ہوا۔ اس نے آپ سے استمداد چاہی۔ آپ نے اس کو دل جمعی کا خط لکھا۔ تین چار روز میں بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت و خطاب سے اس کو سرفراز کر دیا۔

14۔ بادشاہ کا ایک امیر پر سخت عتاب ہوا۔ اور وہ لاہور سے دہلی اس لیے طلب کیا گیا کہ ہاتھی کے پاؤں سے بندھوا کر مروا ڈالا جائے۔ اثنائے راہ میں جب وہ سرہند شریف پہنچا۔ آپ سے خواہان امداد ہوا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ جب وہ دربار شاہی میں حاضر ہوا۔ بادشاہ نے بجائے عتاب کے خلعت سے سرفراز فرمایا۔

15۔ آپ آخر عمر اجمیر شریف میں مقیم اور حضرت خواجہ غریب نواز قدس سرہ کے مورد عنایات تھے رمضان شریف میں نمازیوں کو بسبب تنگی مسجد و موسم بارش نماز تراویح میں سخت تکلیف ہونے لگی آپ نے دعا فرمائی۔ پس جب تک کلام اللہ ختم نہ ہو

گیا۔ بارش نہیں ہوئی۔

16۔ اسی مسجد کی ایک دیوار نہایت خمیدہ تھی۔ لوگ اندیشہ ناک ہوئے آپ نے فرمایا مطمئن رہو ابھی نہیں گرے گی۔ جب آپ اجمیر شریف سے واپس ہوئے۔ شہر سے باہر ہوتے ہی گر گئی۔

17۔ مولانا محمد امین سالہا سال سے بیمار تھے نہ کوئی دعا ان پر اثر کرتی تھی نہ دوا۔ انہوں نے آپ کا نام نامی سن کر آپ کی خدمت میں ایک عرضداشت لکھی۔ اس کے جواب میں آپ نے ایک خط تسلی آمیز لکھ کر اور اپنا پیراہن مبارک ان کو ارسال فرمایا اس نے آپ کا پیراہن مبارک پہنا فوراً ہی تندرست ہو گیا۔

اولیاء راہست قدرت ازالہ
تیر جستہ باز گرداند ز راہ
ایکہ دا برص چہ باشد مردہ نیز
زندہ گردو از فسون آں عزیز

18۔ شب برات کو آپ پر ظاہر کر دیا گیا کہ اسی سال آپ کا وصال ہو گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔

19۔ آپ نے اپنے وصال سے پہلے اپنی حیات کے ایام باقیہ ظاہر فرمائے تھے۔ جس کے بعد وفات کی تصدیق ہو گئی۔

20۔ آپ نے اپنے وصال سے ایک روز قبل کل حال وفات کے متعلق حتی کہ وقت تک متعین کر دیا۔ ویسا ہی ہوا۔

21۔ آپ کا ایک عقیدت مند کسی شہر میں کافروں کے مقابلہ میں مغلوب ہوا۔ اور آپ کو یاد کیا یاد کرتے ہی آپ فورا پہنچ گئے۔ اس کی مدد کی وہ فورا غالب ہو گیا۔

22۔ ہزاروں کافر آپ کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے۔

23۔ حضرت شیخ آدم بنوری قدس سرہ العزیز کو صرف تین روز میں کامل سلوک طے کرا کے خلافت عطا فرمائی۔

24۔ ایک بنگالی درویش نے آپ سے طریقہ حاصل کیا۔ جب اس پر جذبہ قویہ وارد ہوا سر برہنہ جنگل کو چلا گیا۔

25۔ ایک سوداگر پر آپ نے توجہ فرمائی پہلے ہی مرتبہ میں وہ مدہوش اور مجذوب ہو کر گھر بار سے دست بردار ہو گیا۔ دوسری مرتبہ جب آپ نے توجہ دی تو ہوش میں آکر سالک ہو گیا۔

26۔ ایک جذامی آپ کی خدمت میں دعا صحت کے لیے حاضر ہوا۔ آپ نے ایک ہی مرتبہ اس کی طرف توجہ فرمائی۔ فی الفور اچھا ہو گیا۔

27۔ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ آپ کے حلقہ میں جو حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے تھے علیل ہو گئے۔ آپ نے فرمایا کہ "ہم نے ان پر ذمہ لے لیا" وہ فورا اچھے ہو گئے۔

28۔ ایک مرتبہ آپ نے موسم گرما میں سفر فرمایا۔ راہ میں ہوا نہایت گرم چلی۔ خادموں نے دعا بارش کے لیے عرض کیا۔ آپ نے

دعا کی۔ فوراً ابر محیط ہو گیا۔ اور برسنے لگا۔

29۔ آپ کے ایک مرید کو شیر نے جنگل میں گھیر لیا۔ اس نے آپ کو یاد کیا۔ فوراً آپ عصا ہاتھ میں لیے ہوئے نمودار ہوئے۔ شیر کو مار کر بھگا دیا اور غائب ہو گئے۔ ہمراہیوں نے دیکھ کر اس سے دریافت کیا کہ یہ کون بزرگ تھے اس نے کہا میرے پیر حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تھے۔

30۔ آپ کے ایک مرید پر کوئی معترض ہوا۔ غیب سے اس کے اعضاء کٹ کر ٹکڑہ ٹکڑہ ہو گئے لوگوں نے آپ کی خدمت میں اس کی طرف سے معذرت کی۔ آپ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کی توجہ سے وہ اچھا ہو گیا۔

31۔ آپ کسی امیر کے مکان پر تشریف لے گئے تھے آپ کے ایک معتقد کو وہاں جانے کے باعث بدگمانی ہوئی۔ ہاتف غیبی نے نہایت سختی کے ساتھ اس کو متنبہ کیا اولیاء اللہ پر اعتراض کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ استغفار کر۔

32۔ ایک طالب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے بسبب منازعت حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہ کدورت رکھتا تھا۔ اس نے آپ کے مکتوب شریف میں لکھا دیکھا کہ امام مالک کے نزدیک اصحاب کبار کے منکر کی ایک ہی سزا ہے خواہ وہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انکار کرے یا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا اس پر وہ طالب علم معترض ہوا۔

اس نے رات کو خواب میں دیکھا کہ آپ نے اس کو حضرت امیرالمومنین کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے فرمایا۔ خبردار! ان مکتوبات پر اعتراض نہ کرنا اور جنگ باہمی کے اسرار کسی دوسرے کو معلوم نہیں ہو سکتے۔

33۔ ایک روز آپ کا مرتضیٰ خاں کی قبر پر گزر ہوا۔ تو ان کو محاسبہ میں گرفتار پایا۔ بارگاہ احدیت میں دعا کی اللہ پاک نے آپ کی دعا سے اس کی مغفرت فرمائی۔ اسی روز اس کے ایک دوست نے اس کو خواب میں دیکھا۔ تو مرتضیٰ خاں نے آپ کی شفاعت سے اپنی مغفرت کی کیفیت بیان کی۔

34۔ آپ کے مریدوں یا معتقدوں میں سے اگر کوئی شخص کبھی بیمار ہوتا۔ تو وہ آپ کی توجہ فرماتے ہی اچھا ہو جاتا۔ اتفاقا ایک شخص کو اپنے گھر میں درد قولنج ہوا۔ آپ نے بوقت سحر اس کے حال پر توجہ فرمائی۔ اسی وقت سے اس کو آرام آنا شروع ہوا۔ اور صبح تک بالکل اچھا ہو گیا۔

35۔ آپ کی خدمت میں ایک شخص نے کچھ تحفہ پیش کیا اور کسی مریض کی دعاء صحت کے لیے استدعا کی۔ آپ نے اس کو قبول نہیں فرمایا۔ اور تھوڑی دیر تک مراقبہ کر کے فرمایا۔ ہم اس کی مغفرت کے لیے دعا کرتے ہیں۔ بعدہ معلوم ہوا کہ اس وقت اس کا انتقال ہو چکا تھا۔

36۔ ایک بزرگ خواجہ جمال الدین حسین آپ کی خدمت میں استفادہ کی غرض سے حاضر ہوئے آپ نے فرمایا تیرا دل عورت میں منہمک ہے جب تک تو اس سے پاک نہ ہو جائے۔ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس نے اس کی تصدیق کر کے توبہ کی۔ فورا برکات ظاہر ہونے لگیں۔

37۔ آپ کے بھائی شیخ محمود قافلہ کے ساتھ قندھار گئے ہوئے تھے۔ ایک روز بیٹھے بیٹھے آپ نے فرمایا آج میں نے شیخ محمود کو ہر چند تلاش کیا مگر اس کا کچھ پتہ نہیں چلا۔ بلکہ اس کی قبر قندھار میں دیکھ رہا ہوں۔ جب سفر سے قافلہ واپس آیا۔ اس ارشاد کی حرف بحرف تصدیق ہوئی۔

38۔ آپ کی خدمت میں ایک درویش نے عرض کیا کہ امسال میراج بیت اللہ کا عزم مصمم ہے آپ نے غور فرما کے کہا۔ تو عرفات میں نظر نہیں آتا۔ اس کے بعد اس نے ہر چند کوشش کی۔ مگر وہ نہ جا سکا۔ اس کے بعد کئی سال تک وہ ارادہ کرتا رہا۔ مگر ناکام رہا۔

39۔ حضرت خواجہ حسام الدین نے آپ کو خط لکھا کہ میراج کو جانے کا عزم ہے۔ آپ نے جواب میں تحریر فرمایا۔ ہم کو آپ کا جانا معلوم نہیں ہوتا۔ انہوں نے کل انتظام کر لیا۔ مگر جانا نہ ہو سکا۔

40۔ ایک درویش نے آپ سے خدا کی راہ دریافت کی۔ آپ نے ایک روٹی کا ٹکڑا اس کو کھلا دیا۔ فورا فیض باطنی کا دروازہ اس پر

کھل گیا۔

41۔ ایک شخص نے آپ کی خدمت میں لڑکا تولد ہونے کے لیے استدعا کی۔ آپ نے غور کر کے فرمایا تیری عورت بانجھ ہے اگر تو دوسری شادی کرے گا تو لڑکا پیدا ہو گا۔ جب اس نے دوسری شادی کی تو لڑکا تولد ہوا۔

42۔ جب آپ کا وصال ہوا تو آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ محمد صادق کے مقبرہ میں دوسری قبر کی گنجائش نہ تھی۔ آپ کے واسطے صاحبزادہ کی قبر بسمت مشرق سوا گز ہٹ گئی۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔

آپ کے متفرق کمالات

چند ہی عرصہ میں آپ کے کمالات کا عالمگیر شہرہ ہو گیا۔ مورد ملخ کی طرف خلقت کا ہجوم ہوا۔ ہر ملک میں آپ کے خلفاء پہنچ گئے۔ رات دن بازار ہدایت گرم ہوا فرمانروان ایران توران بدخشان نے ان کے ہاتھوں پر بیعت کی۔ بادشاہ ہند کے لشکر بھی شیخ بدیع الدین آپ کے نامور خلیفہ مشغول حلقہ توجہ تھے۔ ہزارہا آدمی ان کے حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ اکثر ارکان دولت نے بیعت کی۔ شرک و بدعت سے نفرت بڑھی۔ شدہ شدہ یہ خبر آصف خاں وزیر اعظم کو جو شیعی المذہب تھا پہنچی اور وہ پہلے سے حضرت کے حالات سنے ہوئے تھا۔ کہ آپ کو

مذاہب باطلہ کی تردید سے خاص دلچسپی ہے ایک رسالہ رد روافض بھی تحریر فرمایا ہے۔ اس کو شیخ بدیع الدین کا لشکر میں قیام اور کسب کے طریقہ کی اشاعت بہت ناگوار ہوئی۔ اور شب و روز موقع کی جستجو میں تھا۔ کہ ایک روز بادشاہ کو تنہا پا کر عرض کیا کہ حضور سرہند کے ایک مشائخ زادہ نے جو علوم عربیہ میں ماہر ہے اور اس نے مختلف درویشوں سے خلافت پائی ہے۔ دعوی مجددیت کا کیا ہے۔ صدہا آدمی اس نے خلیفہ کر کے ملک در ملک بھیج دیئے ہیں۔ ہزارہا بلکہ لکھو کھا آدمی اس کے خلفاء کے مرید ہو گئے ہیں۔ کئی بادشاہ ممالک غیر حلقہ ارادت میں داخل ہو گئے۔ ہمارے لشکر میں بھی اس کا ایک خلیفہ مقیم ہے اکثر امراء سلطانی۔ خان خاناں۔ سید صدر جہاں۔ خاں جہاں خان اعظم۔ مہابت خاں۔ تربیت خاں۔ اسلام خاں۔ سکندر خاں۔ دریا خاں۔ مرتضیٰ خاں وغیرہ اس کے مرید اور حلقہ بگوش ہو گئے ہیں۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس نے ایک لاکھ سوار مسلح اور بے شمار پیادے تیار کئے ہیں۔ خوف ہے کہ غفلت میں کوئی اور شکل ظہور پذیر نہ ہو جائے۔ جس قدر اس کے معتقدین ہیں۔ اول ان کا دور دراز فاصلہ پر تبادلہ کر دیا جائے تو ہر ایک انتظام آئندہ ہو سکے گا۔ بادشاہ کو وزیر کی رائے پسند آئی اور دوسرے ہی روز علی الصبح دربار خاص منعقد کر کے خانخاناں کو ملک دکن کی صوبہ داری پر اور سید صدر جہاں کو ملک بنگال کی صوبہ داری اور خانخاناں کو ملک مالوہ کی صوبہ داری پر۔ مہابت خاں کو کابل کی صوبہ داری پر۔ اور

اسی طرح سے چار سو حکام کو جو آپ کے معتقد خاص تھے۔ دور دراز ملکوں کا حاکم بنا کر بھیج دیا۔ جب ان کے مقامات متبداء پر پہنچنے کی اطلاع وصول ہو گئی۔ تو بادشاہ نے ایک فرمان حضرت کے نام جس میں آپ کی ملاقات کا اشتیاق ظاہر کر کے آپ کو بمعہ مریدین و متعقدین دعوت دی گئی تھی۔ ذریعہ حاکم سرہند روانہ کیا۔ اور حاکم موصوف کو تاکید کی کہ خود حاضر ہو کر پیش کش کرے۔

وہاں وہ انتظام ہو رہا تھا اور یہاں روزانہ حضرت اقدس تمام واقعات بادشاہی اپنے خدام کے روبرو بیان فرماتے رہتے تھے۔ حتی کہ ایک روز ارشاد فرمایا۔ کہ وما من نبی الا اوذی یعنی کوئی نبی ایسا نہیں ہے جس کو راہ خدا میں تکلیف نہ ہوئی ہو۔ وما من ولی الا رابتلی یعنی کوئی ولی ایسا نہیں ہے جس کو بلاؤں میں نہ رکھا گیا ہو۔ والبلاء بقدر الولاء یعنی بلا بقدر محبت آتی ہے۔ پھر فرمایا کہ ہمارے حالات اور اعمال کو اولیاء اللہ کے حالات اور اعمال سے کچھ بھی نسبت نہیں ہے۔ مگر کسی نبیؑ کو خواہ وہ یوسفؑ ہوں یا ایوبؑ یا کوئی اور ہوں بغیر جلال کی سیر کے سلوک پورا نہیں ہو سکتا۔ اور اب مرضی الٰہی ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ ہم کو ایسی سیر کرائی جائے کہ حاکم سرہند حکم شاہی لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو کوہستان کی طرف رخصت کیا اور اہل و عیال کو دلاسا دے کر مع حاضر الوقت مریدین لشکر سلطانی کی طرف راہی ہوئے۔

جب لشکر میں پہنچے۔ اعزاز و احترام کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا اور آپ ان خیموں میں جو پہلے سے آپ کے لیے استادہ تھے مقیم ہوئے۔

جب آپ کو بادشاہ کے دربار میں جانے کا اتفاق ہوا۔ تو آئین دربار کے بموجب نہ آپ نے سلام کیا اور نہ سجدہ تو بادشاہ کے ندیموں نے آپ کو اشارہ سے سمجھایا۔ آپ نے باآواز بلند فرمایا کہ اس وقت تک یہ پیشانی غیراللہ کے لیے نہیں جھکی۔ اور نہ آئندہ امید ہے۔

رباعی

دین است و دین پناہ است و حسین
شاہ است حسین و بادشاہ است حسین
سرداد و نداودست در دست یزید
واللہ کہ بنائے لالہ است حسین

بادشاہ پر اس گفتگو کا بڑا اثر ہوا۔ اور خوف زدہ ہو کر وزیر سے مشورہ کیا کہ واقعی بڑا بے باک شخص ہے اس کو دربار سے اس طرح جانے نہ دیا جائے ورنہ خوف فساد و فتنہ ہے۔ وزیر نے رائے دی کہ ان کو اگر بالفعل قلعہ گوالیار میں نظر بند رکھا جائے تو مناسب ہے۔ ان کو مع ہمراہین قلعہ میں بھیج دیا گیا۔

آپ نے وہاں پہنچتے ہی ایک ایک خط اپنے کل خلفاء کے نام

بدیں مضمون ارسال فرمایا۔ کہ میری یہ کیفیت ہے۔ اور سب میری رضا مندی سے ہے۔ خبردار آپ لوگ کسی قسم کی جنبش اور حرکت نہ کرنا۔

ہر چند کہ آپ کے مریدین ہزارہا آدمی ایک ہفتہ میں آمادہ مقابلہ ہو گئے تھے۔ اور مہابت خاں معہ افواج ماتحت کابل سے روانہ ہو کر کئی منزل تک آگیا تھا۔ مگر یہ نامہ نامی اور صحیفہ گرامی پہنچتے ہی باز رہا۔

ایک روز آپ نے بیٹھے بیٹھے فرمایا کہ اب ہمارے کبر جلال الٰہی پوری ہو گئی۔ اور بہت جلد یہاں سے روانگی ہو گی۔ قلعہ کے تمام عمال آپ کے گرویدہ اور متعقد حلقہ بگوش ہو گئے تھے۔ سب کو یہ حال معلوم کر کے آپ کی مفارقت کا اثر ہوا۔ یہاں یہ کیفیت تھی۔ اور وہاں بادشاہ کو ایک روز کسی نے عالم بیداری میں تخت سے زمین پر پھینک دیا۔ وہ ہیبت زدہ ہو کر بیمار ہو گیا تھا۔ ہر چند معالجے ہوتے تھے کوئی فائدہ نہ تھا۔ ایک روز خواب میں دیکھا کہ کوئی بزرگ فرماتے ہیں۔ کہ تو نے مجدد امام وقت کی بے عزتی کی ہے۔ تو جس عذاب الٰہی میں گرفتار ہے۔ بغیر اس کی دعاء کے رفع نہ ہو گا۔ اگر تم کو اپنی اور بادشاہت کی خیر مد نظر ہے تو اس کی طرف رجوع کر بادشاہ نے خواب سے بیدار ہوتے ہی آپ کی رہائی کا حکم جاری کیا۔ اور آپ کی وجہ سے کل ہندستان کے قیدیوں کو رہا کیا اور ایک عرضداشت اپنے ندیموں کے ہاتھ سے حضرت کی خدمت میں متضمن استدعا کی بہ معافی خطا روانہ کر کے قدوم میمنت لزوم سے مشرف ہونے کی استدعا کی۔

نظم

جب ہوا دبدبہ شان مجدد کا ظہور
تہلکہ مچ گیا ایوان جہانگیری میں
ہوکے شرمندہ شہ ہند خطا سے اپنے
مدتوں غرق رہا ورطہ دلگیری میں

آپ نے اس کے جواب میں کچھ شرائط پیش کیں۔ بادشاہ نے سب منظور کر لیے۔ آپ وہاں سے واپسی میں تین روز سرہند شریف ٹھہرے ہزاروں مخلوق آرزوئے قدم بوسی میں چلی آ رہی تھی۔ سب آپ کے جمالِ باکمال سے مشرف ہوئے پھر آپ عازم لشکر بادشاہی ہوئے۔ بادشاہ مریض تھا۔ ولی عہد شاہ جہاں اور وزیراعظم آپ کے استقبال کے لیے حاضر ہوئے۔ آپ محل شاہی میں تشریف لے گئے۔ آپ نے دعا شروع فرمائی۔ اور بادشاہ کو حکم دیا کہ اپنی خطا کو یاد کر کے روتا رہے۔ بہت جلد بادشاہ کو صحت ہو گئی آپ کے قدموں پر گر گیا۔ سلسلہ طریقت میں داخل ہوا۔ اور احکام شرعی جاری کیے۔

1۔ سجدہ دربار بالکل موقوف کر دیا گیا۔
2۔ گاؤکشی میں آزادی دی گئی گوشت بر سر بازار بکنا شروع ہوا۔
3۔ بادشاہ اور ارکان دولت نے ایک ایک گائے دربار عام کے دروازے پر اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کی اور کباب تیار ہوئے۔

سب نے کھائے۔

4۔ جہاں جہاں ملک میں مسجدیں شہید کی گئی تھیں دوبارہ تعمیر کی گئیں۔

5۔ دربار عام کے قریب ایک خوشنما مسجد تعمیر ہوئی "پنج وقتہ بادشاہ معہ امراء اس میں آپ کے پیچھے بجماعت نماز پڑھتے تھے۔

6۔ شہر بہ شہر محتسب شرعی مفتی و قاضی مقرر ہوئے۔

7۔ کفار پر جزیہ مقرر ہوا۔

8۔ جس قدر قانون خلاف شرع شریف جاری تھے۔ سب یک قلم منسوخ کیئے گئے۔

9۔ جملہ بدعات اور رسوم جاہلیت مسدود کیئے گئے۔

اسلام کو نئے سرے سے رونق اور دین میں تازگی آئی۔ مسلمانوں کے دل باغ باغ اور کفار کے سینے داغ داغ ہوئے۔

نظم

ہر طرف ہے سنت نبویؐ کی دھوم
ہیں مروج چار سو دینی علوم
از فروغ علم تفسیر و حدیث

ہو گیا محبوس شیطان خبیث!
ہے بہار سنت نبویؐ کو جوش
ہے جہاں میں نغمہ دین کا خروش
جھومتی ہیں ڈالیاں کس شوق میں
مست گل ہیں اور غنچے ذوق میں
پرفضا ہے نکہت باغ نبیؐ
پتی پتی سے عیاں ہے تازگی
ہے زباں پر بلبلوں کی مرحبا
اور گلوں کا قہقہہ صل علی

اس کے بعد وزیر نے اور طرح سے بددینی کے فتنے رواج دینے کے لیے بہت سی تدابیریں کیں علامہ سید انور اللہ شزی مجتہد شیعی کو ایران سے بلا بھیجا۔ کہ بادشاہ کو گمراہ کرے جب وہ اس میں بھی ناکام رہا اور بالاخر بادشاہ نے بادشاہ حضرت مجدد علیہ الرحمتہ مجتہد کو قتل کرا دیا تو کچھ عرصہ کے بعد پادریوں کو بلا بھیجا جب وہ بھی حضرت کی کرامتوں کی برکت سے مقابلہ سے عاجز رہے اور قتل کر دیئے گئے اسکے بعد عام طور پر دین اسلام کا رواج ہوا۔ اسی طرح سے عالمگیر بادشاہ کے عہد تک جو آپ کے صاجزادہ حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمتہ کا مرید تھا برابر

دین اسلام کو رونق اور تازگی رہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک آپ کے خلفاء اور مریدین سے احیاء دین و ترویج شرع متین ہوتی رہے گی۔

یاالٰہی تا قیامت یہ چمن
پھولتا پھلتا رہے بہر حسن

آپ کا حلیہ شریف

آپ کا قد موزوں اور کامل تھا آپ نازک اندام اور آپ کا رنگ گندم گوں مائل بہ سفیدی تھا۔ آپ کے ناصیہ اور رخسار مبارک سے ایسا نور پیدا تھا۔ کہ آنکھ کام نہ کر سکتی تھی۔ آپ کے بدن مبارک پر کبھی میل نہ جمتا تھا۔ آپ کے پسینہ میں گرمی ہو یا برسات کسی موسم میں بو نہ آتی تھی۔ آپ کی پیشانی کشادہ تھی اس پر سجدہ کا نشان اور پیشانی سے بینی تک ایک سرخ خط کشیدہ تھا۔ جو ہمیشہ چمکتا رہتا تھا۔ آپ کے ابرو سیاہ باریک۔ کشادہ آنکھیں بڑی بڑی سرخی مائل۔ سفیدی و سیاہی نہایت گہری۔ آپ کی بینی بلند۔ لب سرخ۔ دہن متوسط۔ دندان متصل اور درخشاں تھے آپ کی ریش مبارک بانبور و شکوہ مربع۔ اور رخسار مبارک پر بال متجاوز نہ تھے۔ آپ کے موئے مبارک پر سفیدی غالب تھی۔ ہاتھ کھلے۔ انگلیاں باریک۔ پاؤں نہایت لطیف پاشنے بہت صاف۔ سینہ فیض گنجینہ پر بالوں کا صرف ایک باریک خط تھا۔ آپ کی کمر بہت پتلی اور نازک تھی۔

آپ کے اخلاق عادت اور وضع

آپ کا خلق سراپا محمدی تھا۔ صبر و شکر۔ حلم و تواضع۔ زہد و ورع و قناعت و تسلیم و رضا و توکل آپ کے عادات میں داخل تھے۔ جنازہ کے ساتھ مشایعت کرتے۔ بخشائش موتی کے لیے اپنے ہمت صرف فرماتے۔ صد ہزارہا آدمی شفا پاتے ایام مسنون پنجشنبہ اور شبنہ کو سفر فرمانے کے وقت ادعیہ ماثورہ پڑھتے۔ دوسرے دنوں کو سفر کے لیے نحس نہ جانتے تھے۔ خلاف شرع جلسوں اور عام دعوتوں میں شرکت نہ فرماتے۔ خاص دعوتوں میں شریک ہوتے اگر کسی موقع پر ذرا بھی آداب شرع آپ سے ترک ہو جاتے آپ بہت استغفار پڑھتے۔ نعمتوں پر شکر اور تکالیف پر صبر کرتے تھے۔ جیسا کہ اخص خواص کو کرنا چاہیے۔ ہر امر میں آداب سنت ملحوظ اور اجتناب بدعت مد نظر رکھتے تھے۔ لباس بھی آپ کا بموجب شرع شریف تھا۔ سر پر عمامہ اس کے دونوں سرے شانوں پر چھوٹے ہوئے ایک میں مسواک آویزاں۔ کرتے کے آستین چاک یعنی سلی ہوئی نہ ہوتی تھیں پاجامہ ٹخنوں سے اونچا کبھی نصف ساق تک جوتا معمولی۔ ہاتھ میں عصا کاندھے پر جانماز۔ جمعہ اور عیدین میں لباس فاخرہ مسنون زیب تن فرماتے تھے۔

آپ کے عقائد

آپ متکلمین میں سے علماء ماتریدین کے عقائد کی تقلید کرتے

اور فرماتے تھے کہ کشف صحیح سے اس کی حقانیت ظاہر ہوتی ہے اس میں بمقابلہ عقائد اشعریہ فلسفہ کا دخل نہیں ہے اور یہ طریقہ انوار نبوت سے مقتبس ہے اور بعض شیوخ کو جو اس کے خلاف مکاشفات ہوئے ہیں بے اصل و بے بنیاد ہیں۔ آپ تعلیم دین کو بمقابلہ تلقین سلوک مقدم رکھتے تھے۔ اور نبوت کو ولایت سے افضل فرماتے اور خاص خاص انسانوں کو خاص خاص ملائکہ پر فضیلت دیتے اور اصحاب کبار کو تمامی اولیاء سے بہتر جانتے اولیاء عشرت کو اولیا عزلت سے اعلیٰ اور مذہب حنفی کو دیگر مذاہب پر ترجیح اور طریقہ نقشبندیہ کو اور طریق پر فوقیت دیتے اور فرماتے تھے کہ یہ طریقہ بسبب اتباع شرع شریف بعینہٖ طریقہ اصحاب کبار ہے۔ اس کی نسبت دیگر نسبتوں سے بلند اور ارفع ہے اور مشائخ متاخرین حضرت خواجہ بزرگ خواجہ نقشبند اور خواجہ محمد پارسا اور خواجہ علاؤ الدین عطار و خواجہ عبید اللہ احرار علیہم الرضوان نے جو بعض امورات کو روا رکھا ہے اور وہ بظاہر خلاف شرع معلوم ہوتے ہیں۔ فرماتے تھے کہ وہ امور لازم الاتباع نہیں ہیں۔

آپ اکثر اوقات حضرت شیخ اکبر رضی اللہ عنہ کے محامد بیان فرماتے مگر ان کے بعض مکاشفات خلاف شرع کی تردید کرتے تھے۔ کلمات توحید وجودی کا اظہار بلا غلو حال ناپسند اور ایسے قال کی تقلید کو ناجائز فرماتے تھے۔ حافظ

رموز سرانا الحق چه داند آں عاقل
کہ منجذب نہ شد از جذ بہائے رحمانی

معارف توحید شہودی کو توحید وجودی پر اور صحو کو سکر پر ترجیح دیتے تھے۔ ذکر جہر کو خلاف ادب جانتے اور چلہ کشی کو بے ضرورت اور خلاف سنت سجدۂ قبور کو اور سماع اور رقص اور صندل و چراغاں عرس کو ناجائز فرماتے اور سختی سے منع کرتے تھے۔ نفس میلاد شریف کو جائز اور طریقہ مروجہ کو ناجائز فرماتے تھے۔ مگر زیارت قبور کو مستحسن اور اولیائے اللہ سے مدد چاہنے کو درست اور ایصال ثواب عبادات مالی اور بدنی کو جائز اور عام امر مسنون کو خواہ کوئی بہ تعین ادا کرے داخل سنت قرار دیتے تھے اور طواف و بوسہ دہی قبور کو مکروہ جانتے تھے۔ مزارات والد پیر بزرگوار پر شروع شروع آپ ہاتھ پھیر کر چہرہ انور سے ملتے تھے بالآخر اس کو بھی ترک فرما دیا تھا۔ حتی الامکان مذاہب فقہا میں جمع کرکے متفق علیہ مسئلہ پر آپ عمل فرماتے تھے۔ چنانچہ اس غرض سے آپ خود امامت کرتے تھے۔ کہ سورۂ فاتحہ نماز میں پڑھ سکیں۔ اور قرۃ خلف الامام بھی نہ ہو اور چونکہ امام اعظم کے نزدیک قبرستان میں قرآن شریف پڑھنا مکروہ اور ان کے شاگرد امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک روا ہے۔ گاہے آپ پڑھتے تھے اور گاہے ترک فرما کر ادعیہ مسنونہ پر اکتفا کرتے تھے۔

آپ کے شبانہ روز اعمال

آپ ہمیشہ سفر ہو یا حضر موسم گرما ہو یا سرما بعد نصف شب بیدار ہوتے اور یہ دعا پڑھتے تھے۔ الحمد لله الذی احیانا بعد ما اماتنا والیه البعث و النشور اور یہ آیت بھی پڑھتے تھے۔ اعوذ بالله من الشیطان الرجیم۔ الحمد لله الذی خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذین کفروا بربهم یعندلون ربهم یعدلون هو الذی خلقکم من طین ثم قضی اجلا و اجل مسمی عنده ثم انتم تمترون ' وهو الله فی السموات و فی الارض یعلم سرکم وجهرکم ویعلم ما تکسبون ۔

آپ کے آداب بیت الخلا

بعدازاں بیت الخلا کو تشریف لے جاتے پہلا بایاں پیر رکھتے بعد اس کے داہنا اور یہ دعا پڑھتے اللهم انی اعوذبک من الخبث و الخبائث۔ جب بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر زور رکھتے۔ بعد فراغت بکلوخ طاق استنجا کرتے۔ اس کے بعد پانی سے استنجا کرتے اور بیت الخلاء سے باہر نکلتے وقت پہلے داہنا پیر نکالتے۔

آپ کے آداب وضو

وضو کرنے کو رو بقبلہ بیٹھتے اور بلا کسی کی مدد کے وضو کرتے اور آفتابہ بدست چپ رکھتے اور ابتداء ہاتھ دھونے میں یہ دعا پڑھتے **بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ بسم اللہ العظیم والحمد للہ علی دین الاسلام الاسلام حق والکفر باطل۔** پہلے داہنے ہاتھ پر پانی ڈالتے بعد ازاں بائیں پر۔ بعد ازاں دونوں ہاتھ جمع کر کے دھوتے اور انگلیوں میں کف دست کی طرف سے خلال کرتے اور بوقت مضمضہ مسواک استعمال فرماتے اور تین مرتبہ داہنی طرف بعدہ تین مرتبہ بائیں طرف کرتے۔ پھر زبان پر کرتے۔ اور اگر زیادہ کرتے تو رعایت وتر ملحوظ رکھتے اور پہلے داہنی طرف کے اوپر کے دانتوں میں پھر نیچے کے دانتوں میں بعد ازاں بائیں طرف اوپر کے دانتوں میں۔ پھر نیچے کے دانتوں میں۔ اور ہر وضو میں التزام مسواک رکھتے تھے۔ بعد فراغ مسواک کو اکثر خادم کے سپرد کرتے اور وہ اس کو اپنی پگڑی کے پیچ میں رکھ لیتا۔ اور آپ کلی کے پانی کو دور ڈالتے تھے۔ اور رعایت تثلیث رکھتے تھے۔ بوقت مضمضہ یہ دعا پڑھتے تھے۔ **اللھم اعنی علی ذکرک و علی تلاوہ والقرآن و علی صلوہ حبیبک علیہ الصلوہ والسلام** اور تین دفعہ استنشاق بھی تازہ پانی سے جدا جدا کرتے اور بوقت استنشاق یہ دعا پڑھتے۔ **اللھم ارحنی راتحہ الجنہ و انت منی رامن** اور

بعدہ منہ مبارک پر کمال آہستگی و سہولت سے بلائے پیشانی سے پانی ڈالتے۔ اور داہنا ہاتھ داہنے رخسار پر اور بایاں ہاتھ بائیں رخسار پر گزارتے اور داہنے کو بائیں پر تقدم کرتے تاکہ ابتداء داہنے سے ہو۔ اور منہ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے اللھم بیض وجھی بنورک یوم تبیض وجوہ اولیاء ک ولا تسود وجھی یوم تسود وجوہ اعدا ئک اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھدان محمداعبدہ ورسولہ ○ بعدازاں داہنے ہاتھ کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر ہاتھ پھیرتے تاکہ قطرہ نہ رہجاوے اور اسی طرح سے بایاں ہاتھ دھوتے اور انگلیوں کی جانب سے پانی ڈالتے۔ اور داہنا ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اللھم اعطنی کتابی بیمینی و حاسبنی حسابا بسیرا و اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ و اشھدان محمد عبدہ ورسولہ اور بایاں ہاتھ دھوتے وقت یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذبک ان تعطینی کتابی بشمالی اومن وراء ظھریی ولا تحاسبنی حسابا عسیرا و اشھدان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھدان محمدا عبدہ ورسولہ۔ بعدازاں داہنے چلو میں پانی لے کر بائیں کف دست اور انگلیوں پر ڈال کراس طرح زمین پر ڈالتے کہ چھینٹیں نہ اڑیں۔ اور تمام سر کا مسح کرتے اور اطراف سر پر دونوں ہاتھ کی ہتھیلیاں پیچھے سے آگے تک پھیرلاتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللھم غشنی

برحمتک وانزل علی من برکاتک و اظلنی تحت ظل عرشک۔ بعدازاں اسی پانی سے مسح گوش باطن سبابہ اور پشت گوش نرانگشت سے کرتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللھم اعتق رقبتی من النار و رقاب ابائی و اعذنی من السلاسل والاغلال و اشھدان لا الہ الا اللہ واشھدان محمداعبدہ و رسولہ بعدازاں داہنا پیر تین مرتبہ ٹخنوں سے اوپر تک دھوتے اور ہر مرتبہ اس پر اس طرح ہاتھ پھیرتے۔ کہ قریب خشک کے ہو جاتا۔ اور اسی طرح سے بایاں پیر دھوتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللھم انی اعوذبک ان تذل قدمی و قدم والدی علی صراط مستقیم یوم تزل اقدام المنافقین والکافرین فی النار بحرمہ النبی المختار اشھدان لا الہ الا اللہ و اشھدان محمدا عبدہ ورسولہ علیہ الصلوہ۔ اور بعد فراغت وضو یہ دعا پڑھتے۔ اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین و اجعلنی من عبادک الصالحین واجعلنی من ورثہ جنہ النعیم و اجعلنی من الذین لاخوف علیھم ولا ھم یحزنون واجعلنی عبدا شکورا واجعلنی ان اذکرک کثیرا ویسبحک بکرہ و اصیلا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمٰن الرحیم انا انزلناہ۔ تا آخر اور یہ دعا پڑھتے۔ اللھم اشفنی بشفائک وداونی بدوائک دعائنی من البلاء و اعصمنی من الاحوال والامراض والاذجاع۔ اور

آپ اعضائے وضو کپڑے سے نہ پونچھتے۔

آپ کی نماز تہجد و تراور مراقبہ

بعد ازاں پوشاک لطیف و نفیس پہنتے بہ تجمل و وقار تمام متوجہ نماز ہوتے اور دو رکعت خفیف گزارتے اور ان دو رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے۔ **والذین اذا فعلوا فاحشہ اوظلموا انفسھم ذکرو اللہ فاستغفرو الذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصرو اعلٰی مافعلوا وھم یعلمون ۝۝ اولیک جزآئوھم مغفرہ من ربھم و جنات تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ونعم اجر العملین**۔ اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ یہ آیت پڑھتے۔ **ولوانھم اذ ظلموا انفسھم جائوک فاستغفر واللہ واستغفر لھم الرسول لوجدو اللہ توابا رحیما ومن یعمل سوءا او یظلم نفسہ ثم یستغفر اللہ یجد اللہ غفور رحیما** باقی نماز تہجد کو بطول قرات ادا کرتے۔ غالبا دو تین سیپارہ قرآن کے پڑھتے تھے اور گاہ گاہ حالت غلبہ حضور میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت میں گزر جاتی۔ اور جب خادم پکارتا کہ صبح ہوئی جاتی ہے تب دوسری رکعت بہ تخفیف ادا فرما کر سلام پھیرتے۔ پس ازاں دوسری دو رکعتیں بقرات طویلہ لیکن اول سے کم ادا کرتے اور علٰے ہذالقیاس بعد کی رکعتیں ایک دوسرے سے کم ادا فرماتے بعد ازاں اگر اول شب میں

وتر نہ پڑھے ہوتے تو تین وتر پڑھتے۔ اور بعد فاتحہ پہلی رکعت میں سورہ سبح اسم اور دوسری میں قل یا اور تیسری میں قل ھو اللہ پڑھتے۔ سیوم رکعت میں بعد قل ہو اللہ قنوت حنفی کو قنوت شافعی سے ضم کرتے جیسے کہ حنفیوں کی کتاب میں موجود ہے اللھم اھدنا فی من ھدیت وعافنا فی من عافیہ وتولنا فی من تولیت و بارک لنافی من اعطیت وقنا ربنا شرما قضیت انک تقضی ولا یقضی علیک انہ لا یذل من والیت ولا یعز من عادیت تبارکت ربنا و تعالیت نستغفرک و نتوب الیک و صلی اللہ علی النبی۔ اور اگر وتر اول شب میں پڑھ لیا کرتے۔ تو تہجد بارہ رکعت پڑھتے اور کبھی آٹھ اور کبھی دس پر اکتفا فرماتے۔ اور اکثر نماز تہجد میں سورہ یٰسین پڑھتے اور فرماتے کہ اس کی قرات میں نفع بسیار اور نتائج بے شمار پائے گئے ہیں۔ اور سورۂ الم سجدہ اور سورہ واقعہ ملک اور سورۂ مزمل اور سورۂ واقعہ اور چہار قل بھی پڑھتے تھے۔ اور بعدِ نماز آخر سورۂ آل عمران سے یہ پڑھتے تھے۔ ان فی خلق السموات و الارض و اختلاف اللیل و النھار الی اخر السورہ اور ستر دفعہ استغفر اللہ پڑھتے اور کبھی کبھی آیت کریمہ رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی فغفرلہ ستر 70 مرتبہ پڑھتے بعدہ صبح تک مراقبہ کرتے یا کلمہ طیبہ پڑھتے یا قبل از صبح موافق سنت سنیہ علی مصدرہ الصلوۃ و التحیتہ سو جاتے تاکہ تہجد بین النومین واقع ہو۔

آپ کی نماز فجر

اور قبل صبح کے بیدار ہوتے اور وضو جدید کا فرما کر سنت گھر پڑھتے۔ بعد ازاں بجانب قبلہ داہنا ہاتھ داہنے رخسار کے نیچے رکھ کر لیٹ جاتے۔ پھر اٹھ کر متوجہ مسجد ہوتے لیکن آخر میں یہ اضطجاع ترک کر دیا تھا۔ بعد ازاں فجر بجماعت کثیر اول وقت ادا کرتے اور خود امامت فرماتے اور طوال مفصل پڑھتے اور بعد ادائے فرض اسی جلسہ میں دس مرتبہ **لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی و یمیت بیده الخیر وهو علی کل شئی قدیر** اور سات دفعہ **اللهم اجرنی من النار** بعد ازاں یہ آیت کریمہ تلاوت فرماتے **الهکم اله واحد لا اله الا هو الرحمٰن الرحیم وحم تنزیل الکتاب** کو **الیه المصیر** تک اور آیۃ الکرسی اور آیہ **فسبحان الله حین تمسون و حین تصبحون** کو **تخرجون** تک پھر یمین ویسار قوم کی طرف رجوع ہو کر دعا کے واسطے ہاتھ اٹھاتے۔ بعد دعا دونوں ہاتھ چہرہ مبارک پر پھیرتے۔

آپ کا حلقہ ذکر و توجہ

بعد ازاں آپ مع اصحاب حلقہ ذکر و مراقبہ فرماتے اور شغل باطنی میں تا بلندی آفتاب بقدر یک نیزہ مشغول رہتے حلقہ میں کبھی کبھی حافظ صاحب سے قرآن شریف بھی سنتے۔

آپ کی نماز اشراق و استخارہ و نماز اوابین

بعدہ دو رکعت نماز اشراق پڑھے۔ اول رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی اور سورۂ یٰسین کو تا نفخ فی الصور اور دوسری رکعت میں ختم یٰسین تک اور سورہ والشمس پھر دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھے کبھی اول رکعت میں قل یا اور دوسری میں قل ھو اللہ اور کبھی پہلی میں سبح اسم اور الم نشرح و قل یا اور دوسری میں قل ھو اللہ تین مرتبہ۔ اور معوذتیں ایک ایک بار پڑھے اور بعد تشہد درود و استغفار اس طرح پڑھے اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدک و انا علی عھدک ووعدک ما استطعت واعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت بعدہ دعا استخارہ پڑھے۔ اللھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر و تعلم ولا اعلم انک انت علام الغیوب۔ اللھم ان کنت تعلم ان ما ارید من ای عمل خیر الی فی دینی و دنیای و معاشی وعاقبہ امری الیوم فاقدرہ لی ویسرہ لی ثم بارک لی فیہ اللھم ان کنت تعلم ان ماارید من ای عمل شرلی فی دینی ودنیای و معاشی و عاقبہ امری الیوم فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ و اقدر لی

الخیر حبیب کان ثم ارضنی بہ و صلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ محمد و الہ واصحابہ اجعمین ○ بوقت شام بعد اتمام اوابین یہی دعا استخارہ پڑھتے اور بجائے الیوم اللیل پڑھتے۔ اور جب بعد نماز صبح سکوت فرماتے تو بعض دعوات یومی بعد اشراق پڑھتے وہ دعائیں یہ ہیں اصبحنا و اصبح الملک للہ و الحمد للہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر۔ اللھم اسئلک خیر ما فی ھذا الیوم فتحہ وصنرہ ونورہ و برکتہ وھداہ و اعوذبک من شر ما فی ھذا الیوم وشر ما بعدہ اللھم ما اصبح لی من نعمہ او باحد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر شام کے وقت بجائے الیوم کے اللیل واصبح کے اسی پڑھتے۔ اور تین مرتبہ اعوذ بکلمت اللہ التامات من شر ما خلق اور تین مرتبہ بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شی فی الارض ولا فی السماء و ھو السمیع العلیم۔ اور سات مرتبہ اللھم نبثنی قبل ان ینبتی الموت اور سات دفعہ الھم الھمنی رشدی واعذنی من شر نفسی اور سات دفعہ ربنا لاتزع قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمہ۔ انک انت الوھاب اور سات مرتبہ یامقلب القلوب قلب قلوبنا علی طاعتک اور سات دفعہ اللھم اغفر لامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور سات دفعہ

رب انی ظلمت نفسی فاغفرلی اور سو دفعہ سبحان اللہ وبحمدہ اور تینتس دفعہ سبحان اللہ اور تینتس دفعہ الحمد للہ اور تینتس دفعہ اللہ اکبر اور ایک دفعہ لا الہ الا للہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر وھو علی کل شی قدیر۔ اور بعض ادعیہ نماز کو بعد نماز اوابین پڑھتے۔ اور ان چہار کلمات کو ہر فرض کے بعد موافق اعداد مذکورہ بالا پڑھتے۔

آپ کی خلوت اور صحبت

بعد ازاں خلوت میں تشریف لے جاتے اور مقتضائے حال کبھی قرآن شریف پڑھتے اور کبھی کبھی کلمہ طیبہ کا تکرار کرتے۔ اور گاہ گاہ طالبان خدا کو جدا جدا طلب کر کے احوال پرسی فرماتے اور ہر ایک کے حال کے موافق ارشاد فرماتے اور بسا اوقات ایسا ہوتا۔ کہ ان کا احوال خفیہ اگلا پچھلا خود بہ تفصیل و شرح فرماتے اور مقامات اور کیفیات سے آگاہ فرماتے۔ اور کبھی خاص خاص اصحاب کو طلب فرما کر اسرار خاصہ و معارف مکشوفہ بیان فرماتے اور ان کے پوشیدہ رکھنے میں کوشش کرتے اور معارف بیان کرتے وقت محسوس ہوتا کہ گویا القاء و اعطاء حال کرتے ہیں۔ بارہا ایسا اتفاق ہوتا کہ جس وقت طالب کوئی معرفت حضرت کی زبان سے سنتے۔ بمجرد سننے کے اس معرفت سے بتوجہ حضرت متحقق ہو جاتے اور ہر ایک کو اس کے حال اور استعداد کے موافق ذکر و فکر فرماتے

اور تمام کو حلو ہمت و اتباع سنت و دوام ذکر و حضور مراقبت و اخفاء حال کی تاکید فرماتے۔ اور تکرار کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی نہایت ترغیب دلاتے۔ اور فرماتے کہ تمام عالم بمقابلہ اس کلمہ معظم کے مثل قطرہ کے ہے بمقابلہ دریائے محیط کے اور فرماتے کہ یہ کلمہ طیبہ جامع کمالات ولایت و نبوت ہے اور فرماتے کہ فقیر کو معلوم ہوا ہے کہ اگر تمام جہان کو ایک مرتبہ کلمہ پر بخشدیں اور بہشت میں بھیج دیں تو بھی گنجائش رکھتا ہے۔ اور فرماتے کہ اس کے برابر کوئی آرزو دل میں نہیں ہے کہ ایک گوشہ تنہائی میں بیٹھ کر اس کلمہ کے تکرار سے متلذذ و محظوظ ہوں۔ مگر کیا کیا جائے۔ کہ یہ آرزو میسر نہیں اور مریدوں کو کتب فقہ کے مطالعہ کی تاکید فرماتے۔ تاکہ معلوم ہو کہ کونسا مسئلہ مفتی بہ ہے اور کون مسنون و معمول بہ اور کون بدعت و مردود حضرت کے اصحابوں سے خاموشی کی صحبت ہوتی اور اصحاب پر اس قدر دہشت و ہیبت غالب تھی۔ کہ مجال انبساط دوم زدن نہ تھی۔ اور حضرت کی تکمین اس درجہ کی تھی۔ کہ باوجود تواتر و تکاثر و اردات متنوعہ و متلونہ ہرگز کبھی اثر تلوین ظاہر نہیں ہوا۔ البتہ بسبیل مدت چشم پر آب ہو جاتی۔ اور گاہ گاہ اثنائے بیان حقائق میں تلون رنگ رخسارہ و دیدہ ہو جاتا۔

موجود ہوتا تو فرماتے جزاکم اللہ خیرا۔ اور اگر صاحب طعام غائب ہوتا تو جذاھم اللہ خیرا۔ اور کبھی یہ دعا پڑھتے اللھم ارزقنی ما تحب و ترضی اجعلھا عونا علی ماتحب۔ مگر کھانے کے بعد ہاتھ اٹھا کر فاتحہ نہ پڑھتے تھے۔ جیسا کہ عام ملا کرتے ہیں اور تین انگلیوں سے لقمہ لیتے اور جب خواہش نہ ہوتی حلق تک لے جا کر مزہ لے لیتے۔ گویا کہ کھانے کی رغبت نہیں ہے محض اس نیت سے کہ کھانا سنت ہیں تناول فرماتے۔ آپ کی غذا نہایت قلیل دو چپاتی گیہوں کی ہوتی تھیں اور بکری کا گوشت اور مغز (بھیجا) بہت مرغوب تھا۔ کباب بھی دستر خوان پر ہوتے تھے۔ مع ذلک فرمایا کرتے۔ کہ بحکم اقتضائے آخر زمانہ بھوک میں کمال اتباع آنسرور دین و دنیا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میسر نہیں ہوتا۔ اور کھانا نہایت خشوع و خضوع سے تناول فرماتے اور اس امر کی مریدوں کو بھی نہایت تاکید فرماتے اور آپ کے ارشادات میں سے ہے کہ عارف کو کوئی چیز ملکیت سے بشریت کی طرف لانے والی کھانے سے زیادہ نہیں۔ بعدہ تھوڑی دیر بحکم سنت قیلولہ فرماتے تھے اور جیسے ہی اذان ہوئی بمجرد و استماع اللہ اکبر بے اختیار بعجلت اٹھ بیٹھتے اور تخت سے زمین پر اتر آتے۔

آپ کی نماز فی الزوال

جس وقت آپ اذان سنتے اس کا جواب دیتے۔ بوقت شہادت

ثانیہ تقبیل ابہامین فرما کے قرہ عینی بک یارسول اللہ اور بوقت حیعلتین لاحول ولا قوہ الا باللہ فرماتے اور فی الفور وضو کر کے مسجد میں تشریف لاتے۔ پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے بعد ازاں چار رکعت سنت فی الزوال بطول قرات ادا کرتے اور فرماتے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زمان بعثت سے تازمان حلت سنت زوال ترک نہیں کیں۔ اور اس میں طوال مفصل پڑھتے۔ اور کبھی بمقتضائے گنجائش اختصار فرماتے۔

آپ کی نماز ظہر

بعد ازاں چار رکعت سنت موکدہ ظہر کی پڑھتے۔ اور بعد تکبیر اقامت خود امامت فرماتے اور ظہر کے فرض ادا کرتے۔ اور قرات طویل پڑھتے اور بعد فراغ نماز فرض کے یہ دعا اللھم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام تبارکت ربنا و تعالیت یاذوالجلال والاکرام پڑھ کر کھڑے ہو جاتے۔ بعد ازاں دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے اور پھر چار رکعت سنت زائد پڑھتے۔ بعد ازاں ظہر کے بعد کی ماثورہ دعائیں پڑھتے۔

آپ کا حلقہ ذکر و توجہ و تعلیم دین و نماز عصر و ختم خواجگان

اس کے بعد قوم کی جانب متوجہ ہو بیٹھتے اور اصحاب کے ساتھ حلقہ کرتے اور حافظ صاحب قرآن شریف پڑھتے۔ اور حضرت مریدوں کو مراقبہ کراتے اور بعد فراغ کے دو ایک سبق دینی کتب کے درس فرماتے اور جب بعد مثلین وقت عصر ہو جاتا تو تجدید وضو کے واسطے اٹھتے اور چار رکعت سنت عصر ادا کرتے بعد ازاں خود امامت کرتے اور بجماعت کثیر فرض عصر ادا کرتے۔ بعد ازاں ادعیہ ماثورہ وقت عصر کو پڑھ کر قوم کی طرف پھر بیٹھتے اور اصحاب ختم خواجگان پڑھتے اور حلقہ کرتے اور حافظ صاحب قرآن پڑھتے اور حضرت اور اصحاب مراقب بیٹھتے اور کبھی احوال پرسی کا شغل فرماتے اور متوجہ حال طالبان ہوتے اور ان کی ترقی کے واسطے ہمت فرماتے اور کبھی کچھ اور عمل صالح کرتے۔

آپ کی نماز مغرب اور صلوۃ اوابین

بعد ازاں اول وقت نماز مغرب پڑھتے اور بعد ادائے فرض دس مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد یحیی و یمیت بیدہ الخیر ہو علی کل شیی قدیر اور سات دفعہ اللھم اجرنی من النار پڑھتے بعد ازاں چھ یا چار رکعت نماز

اوابین پڑھتے اور اکثر اوقات اس میں سورۂ واقعہ و سورۂ اخلاص اور گاہے چھ رکعت پڑھتے۔

آپ کی نماز عشاء وتر

بعد زوال بیاض افق کہ نزدیک امام اعظم صاحب شفق اسی سے مراد ہے۔ وہ وقت عشاء متفق علیہ ہے۔ مسجد میں تشریف لاتے اول دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھتے بعد ازاں چار رکعت یا دو رکعت سنت گزارتے اور پھر فرض ادا کرتے اور بغیر اس کے کہ ادعیہ پڑھیں صرف اللھم انت السلام دعا مذکورہ پڑھ کر اٹھ کھڑے ہوتے اور دو رکعت سنت موکدہ پڑھتے۔ بعد ازاں چار رکعت اور مستحب پڑھتے۔ بعد ازاں وتر پڑھتے بعدہ الم سجدہ پڑھتے اور کبھی بعد فرض چار رکعت میں سورۂ سجدہ و تبارک و قل یاایھا الکافرون و قل ھو اللہ پڑھتے اور دعا قنوت حنفی و شافعی کہ حنفیوں نے جمع کیا ہے اور اول بیان ہو چکی ہے جمع کرتے بعد ازاں دو رکعت بیٹھ کر پڑھتے۔ اول رکعت میں اذا زلزلت الارض اور دوسری رکعت میں قل یاایھا الکافرون پڑھتے اور آخر میں ان دو رکعت کو ترک کر دیا تھا۔ اور ارشاد فرماتے تھے کہ اس میں اختلاف ہے۔

آپ کے اوراد

آپ بلاناغہ رسالہ صلوۃ تاسورہ جو ایک جزو سے زیادہ ہے اور

دلائل قادریہ جو حضرت غوث الاعظم" کا مصنفہ درود ہے۔ کبھی بعد ظہر اور کبھی بعد عشاء پڑھا کرتے تھے۔

عام مسائل نماز

بروقت نماز حضرت ہر دو ابہام کان کی لو تک لے جاتے اور ہاتھوں کی انگلیوں کو بغیر اس کے کہ کھلی یا چوڑی رکھیں۔ بلکہ متوجہ قبلہ رکھتے اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے لاتے اور زیر ناف داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر اس طرح سے رکھتے کہ داہنے ہاتھ کی خنصر اور ابہام سے حلقہ ہو جاتا۔ اور تین انگلیاں کلائی پر لمبی لمبی رکھی جاتیں اور دونوں پیروں کے درمیان چار انگشت کا فاصلہ ہوتا اور دونوں پیروں پر برابر زور رکھتے اور ایک پیر پر زور دے کر دوسرے کو آرام نہ دیتے اور قیام میں سجدہ کی جگہ نگاہ رکھتے اور نہایت تجوید و تعمق معانی و اسرار قرآنی سے قرات پڑھتے۔ بعد ازاں تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور قدموں پر نظر رکھتے۔ اور سر پشت کے ساتھ برابر کرتے اور زانوں کو انگلیاں کھول کر بقوت پکڑتے اور زانو ٹیڑھا نہ ہونے دیتے۔ بعد ازاں قومہ بمقدار تسبیح جلسہ کرتے اور بحال انفرا و سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے اور دونوں سجدوں کے درمیان بقدر تسبیح جلسہ کرتے اور سجدہ میں ناک کی نرمہ پر نگاہ رکھتے اور پیٹ کو زانو سے اور زانو کو بازو سے جدا رکھتے۔ اور بوقت سجدہ تمام اعضا پر برابر زور دیتے۔ اور تشہد

میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلہ کی جانب متوجہ رکھتے۔ اور کنار پر نظر رکھتے اور حضرت کے تمام اصحاب نماز میں حضرت کی تقلید کرتے۔ بہت سے آدمی حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کر فریفتہ ہوتے۔ بعد نماز عشاء اور قبل سونے کے حضرت سورۃ فاتحہ و آیت الکرسی وامن الرسول تا آخر اور آیتہ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض تامن المحسنین اور آیہ قل ادعو اللہ اودعوالرحمٰن الخ اور چہار قل پڑھتے اور جس وقت لیٹتے پہلوے راست پر تکیہ کرتے اور داہنے ہاتھ کو داہنے رخسار مبارک کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے۔ اللھم باسمک ربی وضعت جنبی و بک ارفع ان امسکت نفسی فاغفرلنا و ان ارسلتنا فاحفظ نا بما تحفظ بہ عبادک الصالحین اللھم انی اسلمت وجھی الیک وفوضت امری الیک و الجات ظھری الیک رغبہ و رھبتہ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک۔ اللھم انی امنت بکتا بک الذی انزلت و برسولک الذی ارسلت۔ اللھم انی احمدک باکل لسان و استعیذ بک من البلایا ولا حول ولا قوہ الا باللہ العلی العظیم۔ اعوذ بکلمت اللہ التامات کلھا من شر ما خلق۔ تین مرتبہ اس کلمہ کی تکرار کرتے۔ پھر تینتیس مرتبہ سبحان اللہ اور تینتیس مرتبہ الحمد للہ اور تیتیس مرتبہ اللہ اکبر اور ایک مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک و

له الحمد بيده الخير و هو حيى لايموت ابدا ذوالجلال و الاكرام وهو على كل شيى قدير اور کبھی آپ تشہد میں انگشت شہادت نہ اٹھاتے تھے اور کبھی بجماعت نماز نفل سوائے تراویح اور کسوف نہ پڑھتے تھے اور نماز خسوف منفرد ادا کرتے تھے۔

آپ کی نماز جمعہ و عیدین و تراویح وغیرہ

نماز جمعہ کو جس طرح کہ علماء حنفیہ نے فرمایا ہے اسی طرح ادا کرتے اور بعد فرض جمعہ سات دفعہ سورہ اخلاص اور سات دفعہ معوذتین مع بسم اللہ اور احتیاطا بعد ادائے جمعہ صلوۃ ظہر کو ادا فرماتے کہ کل شرائط جمعہ بقول بعض فقہا اس وقت پائی نہیں جاتیں۔ اور اس طرح نیت کرتے۔ نويت ان اصلى الله تعالىٰ اربع ركعه اخر فرض الظهر ادركت وقته ولم اده (ترجمہ) (میں نے چار رکعت آخر فرض ظہر کی نیت کی۔ پایا وقت اس کا اور نہ ادا کیا تھا اس وقت تک) اگر کبھی کچھ بیماری وغیرہ ہوتی اور نماز جمعہ کو نہ پہنچتے تو منفرد ادا کرتے اور اسی طرح سے سفر میں بھی طریقہ جاری رکھتے اور آخر عشرہ رمضان میں مسجد میں اعتکاف کرتے اور عشرہ ذوالحج میں عزلت اختیار کرتے اور ان عشرات میں طاعات و اذکار و صیام کی طرف بہت راغب ہوتے اور درود پڑھتے اور شبہائے جمعہ کو مع اصحاب حلقہ کر کے درود شریف پڑھتے۔ عیدالضحیٰ کو راہ میں تکبیریں باآواز بلند کہتے اور عشرہ ذی

الحج کو حاجیوں کی مشابہت کر کے سر اور ناخن نہ ترشواتے۔ صرف بعض ادعیہ ماثورہ پڑھا کرتے تھے۔ اور عشرہ ذی الحج میں ہر روز نماز عشا اور نماز فجر کی دوسری رکعت میں سورہ والفجر پڑھتے اور تعریف بغیر عرفہ کو یعنی ان احکام کی یہاں بجاآوری جن کو حاجی لوگ عرفات میں کرتے ہیں۔ آپ مکروہ جانتے تھے اور نماز تراویح کی بیس رکعت ادا کرتے اور سفر و حضر میں بجمعیت تمام ادا کرتے۔ اور تین قرآن شریف سے کم ماہ صیام میں ختم نہ کرتے اور ہر چہار رکعت تراویح کے بعد تین دفعہ سبحان ذی الملک و الملکوت سبحان ذی العزه والعظمه والهیبه والقدره والکبریاء والجبروت سبحان الملک الحی الذی لاینام ولا یموت سبوح قدوس ربنا رب الملائکه والروح اللهم اجرنی من النار اور ہر دو رکعت کے بعد یہ دعاء پڑھتے یاکریم المعروف یاقدیم الاحسان احسن علینا باحسناک القدیم یاالله۔ اور ختم کل تراویح پر یہ دعا پڑھتے اللهم انا نسئلک الرضوان والجنه و نعوذ بک من النار۔ اللهم یاخالق الجنه والنار برحمتک یا عزیز یا غفار یاکریم یاستار یارحیم یا بار اجرنا یا مجیر یا مجیر یا مجیر بعزتک و فضلک ربی الهم انک عفو تحب العفو فاعف عنا یا غفور یا غفور۔ اللهم انا نسئلک العفو و والعافیه و المعافات الدائمه فی الدین والدنیا و الاخره دیگر ایام میں چونکہ

خود حافظ قرآن تھے۔ بعد ظہر ہمیشہ تلاوت فرماتے تھے اور حلقات میں استماع قرآن شریف ہمیشہ جاری رہتا۔ اور نماز وغیرہ میں اس طرح قرات پڑھتے تھے۔ کہ گویا ادائے معنی ضمن الفاظ میں فرماتے جاتے ہیں اور سامعین کو بدیہی طور سے معلوم ہوتا تھا کہ اسرار قرآنی اس مقرب سبحانی پر وارد ہو رہے ہیں۔ بہت سے آدمی جو کہ مرید بھی نہ ہوتے تھے۔ کہتے کہ حضرت قرآن اس طور سے پڑھتے ہیں۔ گویا الفاظ ان کے دل سے نکلتے ہیں اور ہرگز آواز بنا بنا کر نہ پڑھتے تھے اور نماز تراویح میں اکثر سامعین کو غنودگی ہو جاتی تھی۔ لیکن حضرت کو کبھی کچھ نہ ہوتی تھی۔ اور اسی طرح کھڑے کھڑے قرآن سنتے۔ ملا بدر الدین سرہندیؒ نے لکھا ہے کہ ایک روز میں نے حضرت سے عرض کیا۔ کہ کیا باعث ہے کہ آپ کو کبھی غنودگی نہیں ہوتی فرمایا شناوری دریا اسرار قرآنی فرصت نہیں دیتی کہ پلک بھی جھپکاؤں۔ سفر میں منزل پہنچنے تک تلاوت قرآن فرماتے۔ اور جس وقت آیت سجدہ آتی۔ فی الفور سواری سے اتر کر زمین پر سجدہ کرتے اور حالت انفراد میں تسبیحات رکوع و سجود پانچ و سات بلکہ نو و گیارہ پڑھتے۔ اور کبھی تین مرتبہ پر اختصار فرماتے۔ حسب موقع ادا فرماتے۔ کہ شرم آتی ہے کہ باوجود قوت و استطاعت حالت انفراد میں اقل تسبیحات پر اختصار کیا جائے۔ اور حالت امامت میں اس قدر کہتے کہ مقتدی بفراغت تین مرتبہ کہہ سکیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا جوہر

حضرت مجدد علیہ الرحمتہ کی تصانیف تعلیم۔ طریقہ۔ وصال

صاحبزادگان اور خلفاء کے بیان میں

آپ کی تصانیف

علوم شریعت اور معارف طریقت میں آپ کی بے شمار تصانیف ہیں۔ ان میں سے صرف وہ تصنیفات جن کے مسودہ باقی رہ گئے تھے اور وہ مرتبہ شہرت کو پہنچیں (645) ہیں۔

1۔ اثبات النبوۃ۔ اس میں آپ نے ابوالفضل وغیرہ دہریہ اور اکثر ملحدین کے اقوال کا رد کر کے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا بدلائل عقلیہ و نقلیہ نہایت شرح و بسط سے ثبوت دیا ہے۔

2۔ رسالہ رد روافض۔ اس میں آپ نے شیعہ شنیعہ کے اس رسالہ کا دندان شکن جواب دیا ہے جو انہوں نے بوقت محاصرہ مشہد مقدس علماء ماوراء النہر کو قتل کرنے اور ان کا مال لوٹنے کے جواز میں لکھا تھا۔

3۔ شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ الدہلوی رحمتہ اللہ علیہ۔

4۔ تعلیقات عوارف۔ جو آپ نے بطور ایک اعلیٰ حاشیہ کے عوارف پر تحریر کیا ہے۔

5۔ رسالہ علم حدیث

6۔ رسالہ حالات خواجگان نقشبند"

7۔ رسالہ تہلیلیہ

8۔ رسالہ مکاشفات غیبیہ

9۔ رسالہ آداب المریدین

10۔ رسالہ مبدء و معاد

11۔ رسالہ معارف لدنیہ

رسالہ نمبر 10 اور 11 میں آپ نے اپنے مکاشفات اور مقامات خاصہ بیان فرمائے ہیں۔ ان رسالوں کے سوا آپ کے (634) مکتوب ہیں کہ ہر ایک ان میں سے بمنزلہ ایک مستقل رسالہ کے ہے۔

آپ کے مکتوبات شریف

آپ کے کل مکاتیب (634) ہیں جو تین جلدوں میں منقسم ہیں۔

جلد اول۔ موسوم باسم تاریکی و المعرفت اس میں بموجب تعداد پیغمبران مرسل یا بعدد اصحاب بدر 313 مکتوب ہیں۔ اس کو آپ

کے خلیفہ حضرت مولانا یار محمد الجدید البدخشی الطالقانی نے 1025ھ میں جمع کیا۔

(نوٹ) بدخش مخفف بدخشان کا اور طالقان ملک فارس میں ایک شہر کا نام ہے۔

جلد ثانی موسوم باسم تاریخی نورالخلائق اس میں صرف 99 مکتوب ہیں اس کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبدالحیٔ حصاری نے 1028ھ میں جمع کیا۔

جلد ثالث موسوم بہ اسم تاریخی معرفتہ الحقائق اس میں (222) مکتوب ہیں۔ اس کو آپ کے خلیفہ حضرت مولانا خواجہ محمد ہاشم برہانپوری نے 1031ھ میں جمع کیا۔

آپ کے مکتوبات قدسی آیات میں اعلیٰ اعلیٰ معارف اور عمدہ عمدہ حقائق بیان ہوئے ہیں عرب و عجم کے علماء اور سرآمد مشائخ نے ان کو ملاحظہ کرکے آپ کی مجددیت کی تصدیق کی۔ اور آپ کی تصانیف کی توصیف میں تقریظیں اور رسالے تحریر کئے۔ واضح ہو کہ مکتوبات شریف کے مضامین کی رفعت منزلت دو اعتبار سے ہے۔ ایک یہ کہ بسبب مرور ایام و دوری زمانہ مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دین میں بڑے نقائص اور خرابیاں پیدا ہو گئیں تھیں۔ دربار اکبری کے ہمرنگ مسلمانوں میں ایک ملحد گروہ قائم ہو گیا تھا۔ جو توحید کو بغیر رسالت اسلام کے لیے کافی سمجھتا تھا۔ فلسفیوں نے ابطال نبوت پر کتابیں لکھ دی

تھیں۔ جاہل صوفیوں نے طریقت کو شریعت سے علیحدہ اور آزاد ٹھہرایا تھا۔ احکام قرآن و احادیث کی پابندی کو بالائے طاق رکھ دیا تھا۔ نہ الہام اور ابہام میں تمیز رہی تھی۔ نہ کشف اور وساوس شیطانی میں فرق باقی تھا۔ صوفیائے متقدین کے شطحیات کی غلط غلط توجیہات قائم کر کے ان کو قابل عمل درآمد قرار دیا جا رہا تھا۔ جب آپ کا ظہور ہوا۔ آپ نے اپنی تصنیفات میں نہایت خیریت سے ان سب بے دینوں کا مقابلہ کیا۔ اور کتاب و سنت سے ہر امر کا فیصلہ فرما دیا۔ اور جو خلاف شرع کلام صوفیاء متقدین کا کشف حقیقی کے درجہ میں شمار ہوتا تھا۔ اس کو بھی صاف کر دیا۔ مثلاً استاد حضرت شیخ اکبر اکبر **الولایہ افضل من النبوہ** وغیرہ مقامات سلوک کے بیان میں اگر کسی سے کچھ چوک یا غلطی ہوئی تھی۔ اس کو بھی آپ نے صحت کر کے وضاحت کر دی۔ مثلاً جناب شیخ نے فصوص الحکم میں مرتبہ جمع تشبہ و تنزیہہ کو اعلیٰ ترین قیام مقعد صدق تحریر فرمایا ہے **وشبہ ونزیہ وقم فی مقعد الصدق** (ترجمہ)

آپ نے اس کی تصحیح میں مکتوب 79 دوسری جلد میں تحریر فرمایا ہے

اصل عبارت

ثمرہ کفر طریقت تشبیہ است و نتیجہ اسلام طریقت تنزیہہ ہر قدر فرق کہ درمیان تشبیہ و تنزیہہ ست ہماں قدر فرق کہ درمیان

کفرو اسلام طریقت است طائفہ کے جمع تشبیہ و تنزیہہ کردہ اند و آنرا کمال دانستہ انداں تنزیہہ نیز از جملہ تشبیہ است کہ در نظر شان تنزیہہ درآمدہ است والا تشبیہ را چہ یارا کہ باتنزیہہ حقیقی جمع شود و در شعشعان انوار آں مضحل و ناچیز نگردد۔

بلے ہر جا شود مہر آشکار
سہارا جز نہاں بودن چہ چارا

ترجمہ

کفر طریقت کا ثمرہ تشبیہ ہے اور اسلام طریقت کا نتیجہ تنزیہہ جس قدر فرق کہ درمیان تشبیہ و تنزیہہ کے ہے اسی قدر فرق درمیان کفرو اسلام طریقت کے ہے وہ گروہ مشائخ جنہوں نے کہ تشبیہ اور تنزیہہ کو جمع کیا ہے اور اس کو کمال خیال کیا ہے۔ درحقیقت وہ تنزیہہ کو نہیں پا سکے جس کو انہوں نے تنزیہہ سمجھا ہے واقع میں وہ بھی تشبیہہ ہی ہے ورنہ تشبیہہ کو کیا قدرت ہے جو تنزیہہ حقیقی کے ساتھ میں جمع ہو سکے اور اس کے انوار کی چمک مضحل اور ناچیز نہ ہو جائے چنانچہ ضرب المثل ہے کہ آفتاب کے روبرو ستارے نہیں چمکتے۔

دوسرے یہ کہ آپ کے بعض مکتوبوں میں وہ معارف و مقامات عالیہ بیان ہوئے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو مخصوص طور پر

بلاشرکت دیگر اولیاء اللہ عطاء فرمائے ہیں۔ جیسے امامت سابقیت، خالصیت، تحلیصیت، اصالت اور قیومیت، مجددیت الف ثانی۔ دیگر کمالات نبوت و رسالت وغیرہ۔

مکتوبات شریف کی تردیدات

مکتوبات شریف کی تردید کرنا تو دوسری بات ہے ان کا سمجھنا ہی بغیر لیاقت کاملہ اور عنایت الہیہ ہرذی علم کو دشوار ہے پھر تردید کرنا خواہ وہ غلط ہو یا صحیح اور مشکل ہے تاہم بعض بعض مکتوب کی تردید ضروری لکھی گئی اور اس کے دو باعث ہوئے۔

ایک یہ کہ آپ کا ایک مرید حسن خان افغانی آپ سے منحرف ہو کر کچھ مسودات مکتوبات شریف چرا کر لے بھاگا تھا۔ اس نے اس میں ترمیم اور تحریف کر کے متعدد نقول کر کے بغرض افوا عماید وقت کے پاس بھیج دیں جس نے دیکھا آپ سے غیر معتقد ہو گیا۔ بعض بعض نے تردید بھی لکھی۔ مگر رفتہ رفتہ حسن خاں کے واقعہ کا اور تحریف کا بھی لوگوں کو علم ہوتا گیا۔ جس جس نے تردید لکھی تھی۔ معذرت چاہی۔

چنانچہ شیخ فتح محمد فتح پوری چشتی اپنی کتاب مناقب العارفین میں لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ عبدالحق کے صاحبزادہ مولانا نورالحق سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کے مکتوبات شریف کے رد میں شیخ نے رسالہ لکھا تھا۔ جب ان کو حسن خان کی تحریف کا واقع معلوم ہوا تو انہوں نے معذرت

کا مکتوب لکھا حالانکہ جناب مجدد رحمتہ اللہ اور شیخ پیر بھائی اور حضرت خواجہ کے مرید ہیں۔

دوسرا باعث یہ ہوا۔ کہ جب آپ کی ذات بابرکات سے کرامات ظاہرہ اور کمالات باہرہ کا اظہار ہوا اور ہر طرف نور سنت پھیلا۔ ظلمت۔ شرک و بدعت دور ہوئی۔ آپ کا عالمگیر شہرہ ہوا۔ بعض بے دینوں میں آتش حسد بھڑکی۔ اور آپ کی کلام معجز نظام کی تردید میں کوشاں ہوئے محمد صالح گجراتی نے ایک رسالہ بنام اشتباہ لکھا اور محمد عارف اور عبداللہ سورتی کو اغوا کر کے ان سے کچھ روپیہ فراہم کر کے سید محمد برزنجی مدنی کے پاس پہنچ کر اس سے بھی آپ کے مکتوب کا رد لکھوایا اور اس کا ایراد البرزنجی نام رکھا گیا۔ اور قشاشی نے بعداوت آپ کے خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوریؒ کے مکتوبات کے رد میں ایک رسالہ لکھا اور اس کا نام اسرار المناسک رکھا۔

تردیدات کے جوابات

ان تردیدات کے جواب میں بھی نہایت بسط و شرح سے لکھے گئے۔ اگرچہ شیخ کے معذرت کر لینے کے بعد ان کے رسالہ کی تردید کی ضرورت باقی نہ تھی۔ لیکن مولانا وکیل احمد سکندر پوری نے اس کا جواب شافی ہدیہ مجددیہ اور اشتباہ محمد صالح کا دندان شکن جواب انوار احمدیہ تحریر کیا اور اس میں ضمناً قشاشی کے رسالہ اسراء المناسک کا بھی

جواب دے دیا۔

ایرادالبرزنجی اگرچہ ایک نہایت ہی غیر معتبراور بالکل ہی بے حقیقت رسالہ تھا۔ حرمین شریفین کے تمامی علماء نے اس کی صحت کی تصدیق پر مہریں کرنے سے کلیتہ انکار فرما دیا تھا۔ تاہم حضرت مولانا عبدالحکیم سیالکوٹی نے اس کا مفصل جواب دیا اس کا نام الکلام المنجی فی ایراد البرزنجی رکھا۔ اور علامہ وقت شیخ نورالدین محمد بیگ نے رد برزنجی میں ایک مفصل رسالہ لکھا۔ اس رسالہ کی صحت پر علماء حرمین الشریفین مثل عبداللہ الافندی۔ شیخ احمد الشششی۔ سید اسعد المفتی المدنی الحنفی۔ امام العلی الطبری المفتی الشافی۔ عبدالرحمٰن بن محمد الصالح الامام المالکی۔ محمد بن القاضی الحنفی۔ شیخ حسن الحنفی مرشد الدین بن احمد المرشدی نے مہریں اور دستخط کیے۔ شیخ معظم عالم محترم سید محمد آفندی اور شیخ الاسلام مفتی مکہ معظمہ مذہب حنفیہ شیخ عبداللہ آفندی عناقی زادہ نے تقرنظیں لکھیں۔ ان کے مضمون کا عشر عشیر حاصل یہ ہے کہ شیخ صالح نے جو گجراتی ہے یا اورنگ آبادی اور اس کے اتباع محمد عارف بعد عبداللہ سورتی نے مکتوبات قدس آیات سے عالم ربانی عارف حقانی حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی میں سب کچھ تحریف اور کمی بیشی کر کے عربی ترجمہ کرا کے بہمراہی زرکثیر سید محمد برزنجی مدنی کے پاس رد لکھنے کی غرض سے بھیجے۔ برزنجی نے بطمع نفسانی رد لکھدیا۔ فوراً ہی فاضل اجل عالم باعمل شیخ نورالدین محمد بیگ نے آپ کے اصل مکتوبات ہندوستان سے منگا کر

مقابلہ کیا تو ثابت ہوا کہ وہ اصل تحریف شدہ مکتوب تھے اور در حقیقت ان کا کلام معجز نظام معارف اور حقائق کا گنجینہ اور شرائع اور احکام کا خزینہ ہے۔ ایسے کلام کی تردید ضلالت بین اور گمراہی ظاہر ہے ان کے مکتوب کو دستور العمل قرار دیں۔

آپ کے طریق کی تعلیم اور دیگر طریق سے فرق

اولیاء سلف کے سلوک سیر حسب ذیل ہے:

(1) سیر الی اللہ۔ اس میں عالم خلق۔ عالم امر۔ واحدیت اور وحدیت کی سیر ہوتی ہے۔

(2) سیر فی اللہ۔ اس میں احدیت کی سیر ہوتی ہے جس کو آپ اپنی تحقیق میں فرماتے ہیں کہ یہ سیر حقیقتاً ظلال اسماء و صفات کی ہے۔

(3) سیر عن اللہ باللہ۔ اس میں احدیت سے کثرت خلق کی طرف نزول کی سیر ہوتی ہے۔

(نوٹ) مراد عالم خلق سے مخلوق تحت العرش۔ عالم امر سے مخلوق فوق العرش ملائک وغیرہ واحدیت سے مفصل صفات الٰہی وحدت سے مجمل صفات الٰہی۔ احدیت سے ذات بحت ہے جو ہر قسم کے اعتبار سے منزہ ہے یہی پانچ مرتبے ایک مرتبہ انسان جامع۔ مراتب ستہ کہلاتے ہیں اور یہ مراتب محض اعتباری ہیں۔ ورنہ وہ ایک ہی ذات ہے جو قدم سے امکان تک موجود ہے۔

آپ کے سلوک کی سیر حسب ذیل ہے:

(1) ولایت صغری یا ولایت اولیاء۔ اس میں سیر الی اللہ ہوتی ہے۔ نیز وہ سیر جس کو دیگر اولیاء نے "سیر فی اللہ سمجھا" ہے اور حقیقت میں وہ سیر ظلال ہے۔

(2) ولایت کبری یا ولایت انبیاء اس میں اصل اسماء و صفات کی سیر ہوتی ہے جو اور طریقوں میں نہیں ہے۔

اس کے علاوہ اور 16 یا 17 مقام مفصلہ ذیل ہیں۔ جو قبل ذات بحت اس سلوک میں طے ہوتے ہیں۔

(1) ولایت علیا یا ولایت ملائک (2) کمالات نبوت (3) کمالات رسالت (4) کمالات اولوالعزمی اس کے بعد یا (5) قومیت اشیاء یا (6) حقیقت کعبہ (7) حقیقت قرآن (8) حقیقت صلوۃ (9) بعض لوگوں کو حقیقت حکوم (10) معبودیت صرفہ (11) عبدیت یا (12) خلت حقیقت ابراہیمیہ (13) محبت حقیقت موسویہ (14) محبوبیت ممتزجہ حقیقت محمدیہ (15) محبوبیت ساذجہ حقیقت احمدیہ (16) تعین حسبی (17) تعین وجودی۔ اس کے بعد دائرہ لاتعین یعنی ذات بحت مع الصفات الثمانیتہ الحقیقیتہ۔

آپ کی مرض الموت

شب رات 1033ھ کو آپ نے اپنی وفات کے متعلق ظاہر

فرمایا کہ اسی سال میں ہو گی حتی کہ آپ عید الضحی کی نماز سے فراغت پاکر دولت سرا کو تشریف لائے تو اپنے خلفاء اور مریدین سے فرمایا کہ بموجب عدد عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عمر بھی 63 سال ہو گی۔ اور اس کا وقت قریب آگیا ہے۔ آپ سب کو لازم ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ پر عمل کرتے رہیں۔ پانچ چار روز کے اندر ہی آپ کو مرض ضیق النفس کا دورہ شروع ہو گیا۔ حتی کہ 12 تاریخ محرم 1034ھ ہوئی۔ آپ نے تعداد ایام باقیہ ظاہر فرمادی۔ اور ایک روز اپنے والد ماجد کے مزار شریف کی آخری زیارت کو تشریف لے گئے اور دیر تک مراقب رہے اور اس قبرستان کے اہل قبور کے لیے بہت کچھ دعاء مغفرت فرمائی۔ اور وہاں سے جد اعلیٰ حضرت امام رفیع الدین کے مزار پر تشریف لے گئے اور اسی طرح سے مراقبہ فرمایا اور وہاں کے اہل قبور کے لیے دعاء مغفرت فرما کر رخصت ہوئے اور دولت خانہ کو تشریف لائے حتی کہ 22 صفر کو آپ نے اپنے مریدین اور صاحبزادگان سے فرمایا۔ کہ اللہ پاک مجھ کو وہ سب کچھ عطاء فرما چکا جو بشر کو عطا کیا جا سکتا ہے یہ سن کر سب پر بہت بڑا اثر آپ کی جدائی کے پیدا ہونے کا ہوا۔ 23 صفر کو آپ نے تمام لباس فقراء کو خیرات کر دیا اور مرض مذکور کا غلبہ شروع ہوا۔ وہ شب جس کے بعد آپ کا وصال ہوا۔ باصرار تمام آپ اٹھ کر بیٹھے اور جو حقائق کہ منکشف ہوئے تھے۔ بیان فرمائے کہ میری ہمت کا مرغ آستان قدس تک پہنچا اور آواز آئی کہ یہ حقیقت کعبہ ہے اس کے

بعد اور عروج ہوا۔ اور مقام صفات حقیقیہ تک پہنچا جو بوجود ذات موجود ہیں پھر میں شیونات ذاتیہ تک پہنچا۔ وہاں سے ذات بحت تک پہنچا جو ہر قسم کے اعتبارات اور نسبتوں سے معرا ہے۔ اور گرد ظلیت نے وہاں تک راہ نہیں پائی ہے۔

اس کے بعد ضعف کا غلبہ ہوا۔ تہجد کی نماز وضو کر کے کھڑے ہو کر ادا فرمائی صبح کی نماز بھی بجماعت پڑھی اور ہندی کا یہ مصرعہ ورد زبان ہوا۔

آج ملاوا کے پیا سب جگ دیواں واد

(ترجمہ) آج وہ دوست ملا۔ جس پر سب دنیا کو قربان کروں۔

پھر اشراق کی نماز جمعیت کے ساتھ ادا کی اور تمام ادعیہ ماثورہ پڑھتے رہے۔ اور مراقبہ میں مصروف ہو جاتے تھے۔ بستر پر اس طرح سے لیٹے۔ سر شمالی طرف منہ قبلہ کی طرف داہنا ہاتھ تھوڑی مبارک کے نیچے اور ذکر میں مشغول ہوئے۔ سانس کی تیزی کو صاحبزادہ صاحب نے دیکھ کر عرض کیا کہ مزاج کیسا ہے۔ ارشاد فرمایا اچھا ہے جو دو رکعت نماز پڑھ چکے ہیں کافی ہے یہ حکم آپ کا آخری کلام تھا۔ اس کے بعد اللہ اللہ اللہ جاری تھا۔

آپ کا وصال اور عمر شریف

28 صفر 1034ھ روز دو شنبہ یا سہ شنبہ کو بوقت اشراق داعی

اجل کو آپ نے لبیک فرمائی اور اس جہان فانی سے طرف عالم جاودانی کے رحلت فرمائی اور عمر شریف آپ کی 63 سال کی ہوئی۔ ان للہ وانا الیہ راجعون۔

نقل ہے کہ اس روز زمین و آسمان روتے ہیں اور آسمان کا رونا اس کا چاروں طرف سے سرخ ہونا ہے۔ اسی طرح سے کتاب شرح صدر میں ہے۔ آپ کو غسل دیتے وقت یہ واقعہ پیش آیا کہ دونوں ہاتھ مثل نماز کے قیام کے بستہ تھے کئی مرتبہ غسل دیتے وقت کھول دیئے گئے پھر ویسے ہی ہو گئے اور آپ کا چہرہ مبارک متبسم تھا۔ پس بموجب عدد سنت آپ کو کفن دیا گیا۔

آپ کا مدفن اور اس زمین کی فضیلت

آپ کا مدفن شریف وہی گنبد ہے جس میں آپ کے بڑے صاحبزادہ اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ مدفون ہیں اور یہ گنبد شریف ارض مبشرہ میں واقع ہے جس کی تفصیل تیسرے جوہر میں مذکور ہوئی ہے۔ یہ گنبد شریف کچھ بڑی عمارت نہیں ہے بلکہ وہ گنبد کہ جس میں آپ کے صاحبزادہ قیوم ثانی یا ان کے صاحبزادگان مدفون ہیں کہیں وسیع اور رفیع ہیں۔ جس وقت کہ آپ کا جنازہ روزہ مبارک (گنبد شریف) پر لایا گیا ہے۔ فوراً صاحبزادہ صاحب کی قبر مبارک جانب مشرق تقریباً ایک ہاتھ ہٹ گئی اور جگہ وسیع ہو گئی۔ بجانب عرب آپ

کی قبر اطہر کھودی گئی اس میں آپ مدفون ہوئے وہی زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

آپ کے صاحبزادگان اور صاحبزادیاں

آپ کے سب سات صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں:

1۔ اکابر اولیاء حضرت خواجہ محمد صادق رضی اللہ عنہ آپ 1000ھ میں پیدا ہوئے۔ تھوڑی ہی عمر میں علوم ظاہر و باطن میں کمال حاصل کیا۔ آپ کی ذات بابرکات میں انواع و اقسام کے فضائل جمع تھے۔ بتاریخ 9 ربیع الاول روز دو شنبہ بعمر 18 سال .علالت وبائی وصال فرمایا۔ متعلق وفات واقعات عجیبہ پیش آئے۔ ان کی تفصیل دیگر کتب میں مندرج ہے اس وقت تک آپ کا نام نامی وبائی بیماریوں ہیضہ و طاعون کے لیے نقش مجرب ہے۔ آپ اسی گنبد مبارک میں مدفون ہیں۔ جس کی تفصیل اوپر مندرج ہے۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک صاحبزادہ شیخ محمد تھے۔

2۔ خزینۃ الرحمتہ حضرت خواجہ محمد سعید رضی اللہ عنہ آپ 1005ھ میں پیدا ہوئے۔ آپ بھی علوم ظاہری و باطنی میں مثل برادر معظم کے کامل و مکمل تھے۔ تاریخ 27 جمادی الثانی 1070ھ آپ کا وصال ہوا۔ اس مقبرہ میں بجانب مشرق آپ مدفون ہوئے۔ اور آپ کے لیے بھی جگہ مثل حضرت والد بزرگوار

روضہ شریف میں وسیع ہو گئی تھی۔ آپ کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں۔

(1) شاہ عبداللہ (2) شاہ لطف اللہ (3) مولوی فرخ شاہ (4) شیخ سعدالدین (5) شیخ عبدالاحد (6) شیخ خلیل اللہ (7) شیخ محمد یعقوب (8) شیخ محمد تقی۔

(1) بی بی صالحہ (2) بی بی فاطمہ (3) بی بی شاکرہ (4) بی بی اشرف النساء (5) بی بی فخرالنساء۔

(3) عروۃ الوثقی حضرت خواجہ محمد معصوم قیوم ثانی رضی اللہ عنہ۔ آپ 1007ھ میں بمقام بسی پیدا ہوئے آپ بھی علوم ظاہر و باطن فرید دہر اور وحید عصر تھے۔ بعد والد بزرگوار آپ ہی کو منصب قیومیت سے سرفرازی بخشی گئی۔ بتاریخ 9 ربیع الاول 1079ھ آپ کا وصال ہوا۔ ایک عظیم الشان گنبد میں آپ کا مزار شریف ہے اور اس کے قریب ایک رفیع البنیان مسجد بھی ہے۔ جو آپ ہی کے نام نامی سے موسوم ہے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے۔

1۔ حضرت شیخ محمد صبغۃ اللہ ولادت 1032ھ وفات 8 ربیع الثانی 1120ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی میں ہے

2۔ حضرت شیخ حجۃ اللہ محمد نقشبند ثانی قیوم ثالث ولادت ماہ ذیقعدہ 1034ھ وفات 9 محرم 1115ھ مزار شریف ایک گنبد بزرگ بجانب شمال واقع ہے۔

واضح ہو کہ حضرت خواجہ محمد زبیر قیوم رابع آپ کے صاحبزادہ حضرت شیخ ابوالعلی کی اولاد میں ہوئے ہیں۔ گویا آپ کے نبیرہ ہیں۔

3۔ حضرت خواجہ محمد عبید اللہ معروف بہ مروج الشریعتہ ولادت یکم شعبان 1037ھ وفات بتاریخ 19 ربیع الاول 1083ھ مزار شریف روضہ مبارک حضرت قیوم ثانی میں ہے۔

4۔ حضرت خواجہ محمد اشرف ولادت 1048ھ وفات 1117ھ میں ہے۔

5۔ حضرت خواجہ شیخ سیف الدین معروف بہ محی السنتہ ولادت 1049ھ وفات بتاریخ 26 جمادی الاول 1096ھ مزار شریف ایک گنبد کلاں میں بجانب جنوب واقع ہے۔

6۔ حضرت شیخ محمد صدیق معروف بہ مقبول اللہ ولادت 1059ھ وفات 1130ھ میں مزار شریف علیحدہ مقبرہ میں روبروئے مسجد حضرت قیوم ثانی واقع ہے۔

4۔ حضرت خواجہ محمد فرخ رضی اللہ عنہ آپ نے بعمر 15 سال بحالت طالب علمی وصال فرمایا۔

5۔ حضرت خواجہ محمد عیسیٰ آپ نے بعمر 8 سال وصال فرمایا۔

6۔ حضرت خواجہ محمد اشرف آپ نے بعمر 2 سال وصال فرمایا۔

7۔ حضرت خواجہ شیخ محمد یحییٰ آپ کی ولادت 1024ھ میں ہوئی اور بتاریخ 27۔ جمادی الثانی 1096ھ وصال فرمایا۔ مزار شریف روضہ

مبارک حضرت قیوم اول کے بجانب غرب ایک گنبد میں ہے
آپ کے تین صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھی۔

(1) شیخ ضیاء الدین یوسف (2) شیخ زین العابدین (3) شیخ محمد امام۔ صاحبزادی بی بی زیب النساء۔

حضرت قیوم اول کی صاحبزادیوں کی تفصیل یہ ہے (1) بی بی رقعیہ بانو (2) بی بی خدیجہ بانو۔ (3) بی بی ام کلثوم سب نے طفولیت میں وفات پائی۔

آپ کے خلفاء

آپ کے خلفاء بے شمار تھے۔ بموجب عدد سنین عمر شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف 63 خلفاء کا ذکر کیا جاتا ہے پس باستثنائے حضرت خواجہ محمد عیسی اور خواجہ محمد اشرف علیہما الرحمتہ آپ کے پانچوں صاحبزادگان ممدوح خلیفہ ہیں (6) مولانا میر محمد نعمان اکبر آبادی (7) شیخ حمید بنگالی (8) شیخ عبد الحیئی حصاری (9) شیخ نور محمد فتنی (10) شیخ مزمل پوربی (11) شیخ نور محمد بہاری (12) شیخ حامد بہاری (13) مولانا فرخ حسین (14) سید باقر سارنگ پوری (15) سید محب اللہ مانک پوری (16) سید حسین مانک پوری (17) مولانا شیخ عبدالهادی بدایونی (18) مولانا شیخ طاہر لاہوری (19) مولانا امان اللہ لاہوری (20) شیخ طاہر اللہ بدخشی (21) حاجی خضر افغان (22) مولانا صادق کابلی (23) مولانا محمد ہاشم خادم (24)

خواجہ محمد ہاشم برہانپوری (25) شیخ فضل اللہ برہانپوری (26) مولانا حمید الدین احمد آبادی (27) حاجی حسین (28) شیخ داوٗد سانکی (29) مولانا غازی گجراتی (30) خواجہ محمد صدیق الکشمی الدہلوی (31) شیخ بدیع الدین سہارنپوری (32) شیخ احمد دیوبندی (33) شیخ عبدالقادر انبالوی (34) شیخ محمد حری (35) شیخ سلیم البنوری (36) شیخ آدم البنوری (37) مولانا بدرالدین السہرندی (38) شیخ خضر الہلول پوری (39) مولانا محمد یوسف سمرقندی (40) مولانا عبدالغفور سمرقندی (41) مولانا محمد صالح الکولابی (42) شیخ کریم الدین بابا حسن ابدالی (43) حاجی محمد ذکنی (44) مولانا یار محمد قدیم طالقانی (45) مولانا یار محمد جدید طالقانی (46) صوفی قربان القدیم (47) صوفی قربان الجدیدار کنجی (48) مولانا محمد قاسم علی (49) شیخ حسن البرکی (50) شیخ یوسف البرکی (51) شیخ عبدالرحیم البرکی (52) مولانا صغیر احمد الرومی (53) شیخ عبدالعزیز النحوی المغربی (54) شیخ علی المحقق المالکی (55) شیخ زین العابدین (56) شیخ علی الطبری الشافی المکی (57) شیخ احمد استنبولی (58) فقیہ عثمان الیمنی الشافعی (59) سید مبارک شاہ بخاری 60) مولانا حسن بخاری (61) قاضی تولک بخاری (62) شیخ المحدث عیسے المغربی (63) شیخ محمد مدنی

قصیدہ در منقبت حضرت مجدد الف ثانیؒ از مولف!

پلا دے ساقیا ساغر مجدد الف ثانیؒ کا
کہ ہوں مشتاق میں یکسر مجدد الف ثانیؒ کا
پلا دے وہ مئے عرفان کہ زائل ہو خودی جس سے
رہوں مخمور تا محشر مجدد الف ثانیؒ کا
رہے نام و نشان میرا نہ کچھ ذات و صفت باقی
رہے باقی رخ انور مجدد الف ثانیؒ کا
ہیں درج گوہر معنی وہ برج مہر عرفانی
جہاں میں نور ہے گھر گھر مجدد الف ثانیؒ کا
عوام ان کے اشارہ سے بنے خاصان حق یکدم
یہ ہے مخصوص اک جوہر مجدد الف ثانیؒ کا
کرامات ان کی ہیں لاکھوں عیاں ہے جملہ عالم پر
بنانا قطب و غوث اکثر مجدد الف ثانیؒ کا
جناب غوث اعظمؒ نے خبر دی ان کی آمد کی
نہ ہو گا کوئی بھی ہمسر مجدد الف ثانیؒ کا
مٹا دی شرک کی ظلمت کیا اسلام کو روشن
طریقہ سب میں ہے بہتر مجدد الف ثانیؒ کا
مریدان کے مرادیں پوری کر دیتے ہیں اکدم میں

رقم ہو مرتبہ کیوں کر مجدد الف ثانی" کا
مہینوں برسوں کا رستہ کرا دیتے ہیں طے پل میں
ہے وجہ اللہ رخ انور مجدد الف ثانی" کا
سراسر سنت بیضا ہے ان کا راستہ احمد
طریقہ دیکھئے چل کر مجدد الف ثانی" کا

ایضاً

دکھا دے اے خدا روضہ مجدد الف ثانی" کا
کہ ہوں مدت سے پیش شیدا مجدد الف ثانی" کا
امام علم ربانی علیم سر پنہانی
بیاں کس منہ سے ہو رتبہ مجدد الف ثانی" کا
جناب غوث اعظم" نے کہا ایک دن بجے ڈنکا
مجدد الف ثانی کا مجدد الف ثانی" کا
نہیں ممکن کہ ہم کچھ لکھ سکیں توصیف میں انکی
حدیثوں میں بیاں آیا مجدد الف ثانی" کا
خدا کے دوست ہیں وہ اور سول اللہؐ کے نائب
انہی نے خود لقب بخشا مجدد الف ثانی" کا
شہنشاہوں کو کیا نسبت ہے اس در کے گداؤں سے
کہ ان کے سر پہ ہے سایہ مجدد الف ثانی" کا

خودی کے نشہ کو کھو کر خدا کو پالیا اس نے
کہ جس نے پی لیا پیالہ مجدد الف ثانی" کا
شریعت اس میں کامل ہے طریقت اس میں حاصل ہے
طریقہ ہے در بیضا مجدد الف ثانی" کا
انا الحق کہہ اٹھے بعضے مشائخ جوش وحدت میں
کسی نے ظرف کب پایا مجدد الف ثانی" کا
پلائے خم کے خم اسنے کیا مست والست آخر
نہ بہکا کوئی متوالا مجدد الف ثانی" کا
ندیم حق نے وہی ہے جو رکھے اسرار سربستہ
یہی ہے راستہ سیدھا مجدد الف ثانی" کا
طریق احمدی ہے احمد مرسلؐ نے بخشا ہے
اویس رضی اللہ عنہ ہند ہے رتبہ مجدد الف ثانی" کا
ہوئے وہ مسند آرائے ولایت ظاہر و باطن
الم نشرح بنا سینہ مجدد الف ثانی" کا
ملا شجر طریقت کا بہم صدیق رضی اللہ عنہ و حیدر رضی اللہ عنہ کا
نسب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا مجدد الف ثانی" کا
حیا و علم عثمانی رضی اللہ عنہ کیا حق نے عطا ان کو
بنا احمد مسمی کیا مجدد الف ثانی" کا
طریق صابری میں ہیں وہ سجادہ اب وجد کے

لکھوں گا کیا رتبہ اعلیٰ مجدد الف ثانی" کا
طریق قادری کا فیض پایا شہ سکندر سے
ہے جامع مشرب والا مجدد الف ثانی" کا
طریق نقشبندی میں فیوض خواجہ باقی ہے
بنا ہے سینہ گنجینہ مجدد الف ثانی" کا
خلیفہ اور بھی ہیں خواجہ باقی باللہ" کے
مگر سب سے فزوں پایا الف ثانی" کا
دقائق سے ہوئے واقف حقائق کے ہوئے کاشف
تمیز عبدو رب حصہ مجدد الف ثانی" کا
جھلک سے اک تجلی کی ہوئی موسیٰ ازخود رفتہ
ہے ذات بحت نظارہ مجدد الف ثانی" کا
نگاہ فیض سے دیتے ہیں وہ جذب و سلوک اک دم
ہے سکر و صحو سب یکجا مجدد الف ثانی" کا
کہا احمد نے انوار ولایت دیکھ کر ان کے
کہ ہے جلوہ الٰہی کا مجدد الف ثانی" کا

ایضا قصیدہ در منقبت حضرت مجدد الف ثانیؒ مصنفہ جناب قاضی مولوی مرزا محمد عبدالرحیم بیگ صاحب ساکن ضلع گنٹور علاقہ مدارس خلیفہ حضرت مولف مدظلہم

تعالیٰ اللہ کے پیارا ہے آنحضرت کی مدحت کا
ہے نام پاک شیخ احمد گل باغ ولایت کا
کہ ہے وہ گوہر یکتا خدا کی بحر قدرت کا
لطیفہ ہے رسول اللہ کی نور بشارت کا
وہ ہے قطب زماں بل قطب اقطاب زمانہ ہے
ستارہ ہے درخشاں وہ سمائے نور وحدت کا
شہ غوث الوری نے نور حضرت پر نظر کر کے
عطا فرما دیا پہلے ہی سے خرقہ خلافت کا
پس ان کا دوست مومن ہے عدو انکا منافق ہے
ہے یہ قول ولی اللہ ولی رب عزت کا
جہاں پائے مبارک ہیں شہنشاہ دوعالم کے
وہاں صدیق اکبر کا سر شاہ صداقت کا
قدم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر نہایت لطف و خوبی سے

جھکا سر ہے مجدد آفتاب ذی جلالت کا
نسب ملتا ہے ان کا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے
جہاں کے بادشاہوں پر اثر ہو جن کی دہشت کا
کرے ظاہر میں شرع پاک کی تحقیق اور تصحیح
طریق باطنی سے بھی مٹایا رخ ضلالت کا
ہے نسبت آپ کی اقدم سبھی پیروں کی نسبت ہے
یہ درجہ خاص ہے صدیق اکبر ذی وجاہت کا
گیا وہ شاہ ہے شمع حریم کبریائی تک
کہ تھا وہ مقتدر اقطاب اور اہل ولایت کا
طریقہ آپ کا نور نبوت اور ولایت ہے
صحابہ تابعین کا اور سرکار رسالت کا
کیا الحاد و بدعت اور ضلالت کو جدا دیں سے
معاون شرع نبوی کا طریقت اور حقیقت کا
تھا جب دین نبی گرداب بحر علم عقلی میں
کیا دربند لمحد گبرد کافر کی شرارت کا
رہے تاباں اخیر الف ثانی تک طریقہ یہ
ہے کیونکر دور حق گو اس زماں تک انکی صولت کا

مفکر اسلام حضرت علامہ محمد کریم سلطانی دامت برکاتہم العالیہ

کی تصانیف

☆	مقاصد السالکین	150
☆	دعا عبادت کا جوہر	75
☆	ذکر الٰہی	27
☆	قیصر عارفاں	27
☆	شاہ جیلاں	27
☆	اسم جلالت	8
☆	حافظ قرآن' امام الانبیاء کی نظر میں	25
☆	معراج مومن کا ابتدائیہ	10
☆	تعلیمات امام ربانی	15
☆	خزانہ آخرت	24
☆	ختم نبوت	10
☆	علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم	10

فقیہ العصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

کی تصانیف

آبِ کوثر (اردو)

المبشرات

جنتی گروہ

سیدی شاہ نقشبند

مابعد الموت

البرہان

خلیفۃ اللہ

توحید و فرقہ بندی

آبِ کوثر (فارسی)